100 4250ел

DATE LABEL

Call No. ____________ Date ____________

Acc. No. ____________

CENTRAL LIBRARY
THE UNIVERSITY OF KASHMIR

This book should be returned on or before the last date stamped above. An over-due charge of 10 Paise will be levied for each day, if the book is kept beyond that date.

S/C 28726
23-6-27
602 — عمرا ١١

بعون صانع کن فکان و فضل خلاق زمین و زمان

دیوانِ گویا

مطبع نامی منشی نولکشور میں بحسن زیبائش منطبع ہوا

شیخ غلام محمد اینڈ سنز تاجران کتب

CHECKED

اطلاع

اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے اور فہرست اوسکی ہر ایک شائق کو چھاپہ خانے سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ سادہ مین کلیات و دواوین اردو و کلیات و دواوین فارسی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اوس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کلیات و دواوین اردو

کلیات انشاء اللہ خان - نتیجہ طبع شاعر نامی بذلہ سنج میر انشاء اللہ خان انشا تخلص عہد نواب سعادت علیخان مین بڑے مقرب و حاضر جواب تھے۔

کلیات نساخ - عمدہ کلیات جسمین نادر نادر رسائل شامل ہین ۱- شاہد عشرت ۲- سخن شعرا ۳- اشعار نساخ ۴- مرغوب دل ۵- دفتر بیمثال ۶- گنج تواریخ ۷- چشمہ فیض ۸- قند پارسی ۹- زبان ریختہ ۱۰- قطعہ منتخب از جلوہ گرمی طبع وقاد مولوی عبد الغفور خان بہادر۔

کلیات سودا - قصائد و مثنویات و دواوین و رباعیات از کلام تاج الشعرا مرزا رفیع السودا مستند الکلام۔

کلیات نظیر - اکبر آبادی۔

کلیات تراب - مجموعہ جسمین چند کتاب ہین ۱- دیوان ۲- مثنوی عاشق صنم ۳- گوہر بار ۴- شجرہ قادریہ۔

کلیات صنعت - کلام شاعر مستند میان کریم الدین صنعت۔

کلیات ناسخ - دو دیوان صفحہ اور حاشیہ پر نتیجہ بلندی فکر شیخ امام بخش ناسخ شاعر مستند لکھنوی۔

کلیات آتش - طغرائے سخنوران نامی خواجہ حیدر علی آتش لکھنوی معاصر ناسخ۔

کلیات نظام - کلام سخنور خوش فکر نواب محمد مردان علی خان بہادر۔

کلیات تسلیم - جسکا نام تاریخی نظم ارجمند ہے نتیجہ خوش فکری زبان آور بلند خیال منشی امیر اللہ تسلیم شاگرد حضرت نسیم دہلوی۔

کلیات میر تقی - اوستاد مستند مسلم الثبوت کا کلام بعد نظر ثانی مکرر چھپا۔

کلیات ظفر - کلام الملک ملک الکلام چار جلد مین ۱- جلد اول و دوم یکجائی۔ ۲- جلد سوم و چہارم یکجائی۔

کلیات مومن خان - جدید الطبع۔

بہارستان سخن - اسمین تین استادون کا کلام ہے ہمطرح اور ہمقافیہ غزلین۔ ا- شیخ امام بخش ناسخ ۲- خواجہ بدر علی آتش ۳- مہدی حسین خان آباد بڑی معرکہ کا مجموعہ ہے ہر ایک استاد نے زور طبع دکھایا ہے بعد یگر ترجیح بلا ترجیح کہنا زیبا ہے۔

دیوان رند مسمی بہ **گلدستہ عشق** کلام نواب سید محمد خان رند شاگرد خواجہ حیدر علی آتش۔

دیوان فدا - از موج خیزی طبع وقار مولوی فدا حسین وکیل عدالت دیوانی۔

دیوان غافل - کلام سخنور ہمپایہ آتش و ناسخ منوں خان

دیوان ذوق - از نتیجہ فکر سخنگو عالی خیال سید ابراہیم علی ذوق۔

بعون صانع کن فکان و فضل خلاق زمین و زمان

دیوان گویا

مطبع نامی منشی نولکشور میں بحسن زیبائش منطبع ہوا

شیخ غلام محمد اینڈ سنز تاجران کتب
مائیسمہ بازار امیراکدل سرینگر کشمیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بہار مین ہو اگر ساقیا گلاب قلم
عروس فکر کو دکھلائیگا شباب قلم
قلم بناؤن جو منقار عندلیب کا مین
لکھا ہی وصف جو او سرو تیری قامت کا
صفت لکھون اگر اوس چشم نیمخواب کی مین
خیال زلف مین مانند شاخ سنبل تر
ریاض دہر مین ہی بعد رنج راحت بھی
یہی اشارہ ہی اب چشم مست ساقی کا
اگر مری گل مضمون کی وہ صفت پوچھی

کھلے یہ غم سے نہ شیشۂ شراب قلم
کرے مداد سے کیونکر نہ اب خضاب قلم
نہ بوستان کی سوا پھر لکھے کتاب قلم
بنا ہے مصرعۂ شمشاد کا جواب قلم
ہو مثل سبزۂ خوابیدہ مست خواب قلم
ریاض فکر مین کھاتا ہی پیچ و تاب قلم
کہ پھول کھلتے ہین ہوتا ہی جب گلاب قلم
کہ وصف کشتی مے مین چلے شتاب قلم
صریر سے وہین بلبل کو دے جواب قلم

Allama Iqbal Library
28726
KASHMIR LIBRARY
No. 287
Date 2.3.-6
SRINAGAR

کرے صریر سے وصف اوس رخ کتابی کا — رکھے یہ نوک زبان مطالب قلم
یہ کیا ہی دخل کوئی بات بچ کے رہ جائے — کہ صید ساری ہین مضمون اور عقاب قلم
نہ کام لکھنے سے ہوائے جنون نہ پڑھنے سے — رکھی ہی طاق پہ مدت سے یان کتاب قلم
خیال اگر خطِ مشکین کا ہو دمِ تحریر — تو بے مداد لکھے نامی کا جواب قلم
کنو فلک سے تصدق ہو مثل پروانہ — کہ وصف رخ سے بنا شمع ماہتاب قلم
بیاضِ چشم پہ لکھون مین حسرت دیدار — اگر بنے مژۂ دیدۂ پر آب قلم
کھون مین دیکھ کے قلمین رخ مخطط پر — کتابی چہرہ سے پیدا ہوئی کتاب قلم
نہین ہی ڈر مجھے روز حساب کا زاہد — نہ لکھ سکے گا مرے جرم بحساب قلم
ہمارے خط کو اگر پڑھ کے یار ای قاصد — اوٹھائے ہاتھ مین اپنے جواب قلم
نہ چل سکے کبھی مانند پای خواب آلود — ہو بخت خفتہ کی خوبی سے مست خواب قلم
صدای تار ہی نال قلم مین او مطرب — لکھی جو تیری صفت بنگیا رباب قلم
اگر لکھون صفت چشم مست ساقی مین — بنائے دائرون کو ساغر شراب قلم
لگائیگا مجھے نیز سے یہی بس تعبیر — دیے ہین یار نے مجکو میان خواب قلم
جو وصف زاغ کمان لکھوں او شکار انداز — تو اپنے ہاتھ ہو صورت غراب قلم
مین وہ ہون ساغر معجز رقم سن او بلبل — صریر سے تری نالو کو دے جواب قلم
اگر ڈبوئیے شنجرف مین پے تحریر — یقین ہی صورت گلگون چلے شتاب قلم
بھلا ہی فائدہ کیا ایسی ہرزہ گوئی سے — زبان خراب نگر خانمان خراب قلم

مطلع

بس اب حضور مین کرو عرض ایسے دو مطلع
ہر ایک جس مین ہو مصراع لاجواب قلم

ہما ہوا ہی تری مدح سے وہ ای مولا — جو تیرے ہاتھ مین تھا صورت غراب قلم

صفت ترے وندان کی گر بیان کرے — زبان دھونے کی مانگے گہر کی آب قلم

لکھوں مین شرح جو تیرے کلام رنگین کی — کرے مداد کو رنگینی سے شہاب قلم

ہی تیری مدح کا غفلت مین بھی خیال مجھے — بسان نبض ہی جاری میان خواب قلم

مین رشک گلشن جنت کہوں بیتان کو — جو وصف شیر خدا مین لکھے کتاب قلم

لکھوں ترے سر مجروح کا جو مرثیہ مین — تو جائے اشک سیہ روئے خون ناب قلم

ہوا ہے جس سے کہ تحریر دفتر تقدیر — وہ تیرے ہاتھ مین ہی یا ابو تراب قلم

صفت لکھوں مین اگر تیری رائ روشن کی — تو تیرے ہاتھ مین ہو شمع ماہتاب قلم

لکھا جو نام ترا لوح پر ہوا ممتاز — کہ چوب خشک کو حاصل ہوا خطاب قلم

ہوا تو دست بقبضہ نہ حرف حق کلمہ — زمین پہ تو نے رکھا یا ابا تراب قلم

تو تیرے دشمن موذی کا نام مین لکھوں — تو کھائے سانپ کے مانند پیچ و تاب قلم

چلے گا تیرے عدو کے لیے جو صورت تیر — کمان کے خانے مین رکھے گا یا تراب قلم

صریر کلک سے ہو شور الامان پیدا — جو صفحے پر لگے لکھنے ترا عتاب قلم

لکھے جو وصف تری قہر شعلہ افشان کا — بنائے طائر مضمون کو بھی کباب قلم

صریر کلک سے زہرہ ہو آب آتش کا — اگر لکھے صفت شعلۂ عتاب قلم

تری نسیم عدالت سے اے کرم گستر — ریاض خلد مین ہوتا نہین گلاب قلم

شہا یہ تیری عدالت کا گرم بازار — کبھی ہوا نہ سر شمع ماہتاب قلم

الٰہی تا کہ رہے صفحۂ جہان قائم — الٰہی تا کہ رہے دہر مین کتاب قلم
جہان مین شاہ ولایت کے دوست ہین جتنے — بجز ثواب نہ اونکے لکھے عذاب قلم
جو دوستون کو سمجھتے ہین دشمنان علیؑ — تو اونکی سر کو کرے تیغ بوتراب قلم
علیؑ کا صفحۂ عالم مین جو کہ دشمن ہو — تو رو سیہ کرے اسی طرح شتاب قلم
لکھا کرون مین سدا وصف ساقیٔ کوثر — پیالے دائرے ہون کیفی شراب قلم
اگر مرون مین الٰہی تو خاک سے میری — ہر اک کفن پہ لکھے نام بوتراب قلم

قصیدہ در مدح حضرت خاقان زمان و خدیو گیہان

ابو المظفر معز الدین شاہ زمن نصیر الدین حیدر بادشاہ غازی زاد ملکہ و سلطنتہ

برنگ گل جسے اب دیکھیے وہ خندان ہے — بہار عیش سے ہندوستان گلستان ہے
بنایا ہند کو گلشن بہار نے ایسا — کہ شوق سیر مین سرو چمن خرامان ہے
بہار باغ مین کیا کیا کھلا رہی ہے گل — شگفتہ غنچۂ منقار عندلیبان ہے
چمن مین کیجے اشارہ جو سوئے نخل حنا — تو ساتھ اشارے کے اونگلی برنگ مرجان ہے
ریاض دہر مین پھیرے تو سایہ کی صورت — مراد دل عقب آرزو شتابان ہے
چمن مین بات جو کیجے تو منہ سے پھول جھڑین — اب ان دنون مین یہ فیض بہارستان ہے
زمین پہ دانہ جو پھینکا تو گر کے نخل ہوا — نمو کی سعی سے صیاد سخت حیران ہے

۵

ایک مطلع رنگین غزل کا دو گویا

مطلع

پڑھون حضور معلے مین اوسے اک مطلع
کہ مین ہون غیرت خاقانی اور وہ خاقان ہے
خدا کے فضل سے جو ان شاہ شاہان ہے
اب اسکو ہے [illegible] مع اپنے غزل کی
کہ جسکا شعر مین اصلاح شاہ دوران ہے
وہ کس طرح نہ بھلا شاعرون مین ہو ممتاز
یہ فیض تربیت غیرت سلیمان ہے
[illegible]

مطلع

تو وہ ہے شاہ زمین ہند کے لیے جان ہے
فروغ دیدۂ ایران چراغ توران ہے
وہ نخل ہے چمن سلطنت مین قد تیرا
کہ جسمین برگ عدالت ہو بار احسان ہے
ہے سایہ تیرے سایہ مین شاہ ہر اک غریب و بعید
کہ آفتاب کو نزدیک و دور یکسان ہے

دیوان گویا ۶

نہین ہے کچھ تری دریا دلی کی نسبت اوسے
[illegible]

قلم مین لکھی ہی بالیدگی کی وقت رقم
ہر ایک سطر مگر شاخ عشق پیچان ہے

دکھاؤ کھا کے رخ زخم و زلف کہتی ہین گل رو
اگر وہ ہی چمنستان یہ سنبلستان ہے

زمین پہ دھوکے سے دوڑا ئے ہاتھ گلچین نے
کہ اپنے سائے پر اوسکو خیال ریحان ہے

ہوا کے جھوکے سے اوڑ کر گرا جو یوسف گل
تو چاہ باغ عنادل کو چاہ کنعان ہے

نسیم پھرتی ہے مانند خضر کہتی ہوئی
کہ دست شاخ مین گل جام آب حیوان ہے

بجا ہی بادہ ٹپکتی ہے تاک سے مستی
پیالہ دیکھیو ساقی کہ دور مستان ہے

بجا ہی کہیے ہر اک گھر کو خانۂ باغ اگر
ستون خانۂ شمشاد و باغ یکسان ہے

نہ کس طرح سے گلستان ہند ہو سرسبز
کہ دست فیض شہنشاہ مثل باران ہے

یقین ہے سیر کو اب آئے بلبل شیراز
گل نشاط سے ہندوستان گلستان ہے

سمجھ کے دار اماں آتی ہی یہان خلقت
کہ شہر کشتی نوح و زمانہ طوفان ہے

سپہر ملک مین ہو کیون نہ ہند برج حمل
کہ خانۂ شرف آفتاب تابان ہے

سپہر مرتبہ سلطان نصیر دین حیدر
ہی بادشہ جو کوئی تو وہ شاہ شاہان ہے

زمین کی طرح قدمبوس آسمان ہوتا
مگر وہ منتظر حکم شاہ دوران ہے

ہر اک صدف رخ دریا پہ ہے حباب آسا
کہ دست شاہ در افشان برنگ نیسان ہے

نہ کس طرح کہے اوسکو جہان شاہ جہان
زمین کی طرح فلک اوسکے زیر فرمان ہے

اب ایسے شاہ کا گویا ہوا ہون مین شاگرد
کہ جسکے ملک معانی بھی زیر فرمان ہے

[illegible]

دیوان گویا

۷

جہان کو تیغ حوادث سے کسطرح ہو گزند
دعائین دے کے تجھے شب کو سوتی ہے خلقت
کسی غریب کے گھر تک بھلا کب آ ئے چور
شناہ بازی ترے آگے تیغ بازی بھی
فراز دست عدو کیون نہ سیکھے بالون سے
خرید کیجیے کوڑی کٹار کی دے کر
ترا عدو جو سکندر بھی ہے شہا بالفرض
عدو کے قبضے سے بے چھینے تیغ ہاتھ آئے
کمان سے تیر ترا نکلے کیا برائے شکار
بجائے پر نکل آتے ہین استخوان تن سے
کیا ہے حکم جو تو نے نہ رہنے پائے شراب
اسی سے کہنے لگے آفتاب او سے شاع
لگے نہ بحر جہان مین کچھ اوسکا تھل بڑا
یہی ہے ڈر نہ کوئی دے شراب سے تمثیل
عوض مین غنچہ کے توڑین گلابیان گلچین
پیالے ٹوٹتے ہین آپ مثل جام شراب
لکھین جو تخت مرصع پہ تیری تعریفین +

کہ چار سمت کا چار آئینہ نگہبان ہے
ہر ایک در کے لیے دزد مثل دربان ہے
کمند موج لیے سیل بھی گریزان ہے
سر عدو خم تیغ گوی و چوگان ہے
کہ تیغ قبضے سے سر جسم سے گریزان ہے
متاع جان عدو آج کل یہ ارزان ہے
تو ڈر سے صورت عکس آئینہ مین وہ پنہان ہے
ترا وہ جذبۂ آہن ربای فرمان ہے
کہ جو ہے صید وہ قربان پہ تیری قربان ہے
ہمارے تیر کے ڈر سے یہ صید لرزان ہے
خمون کو توڑ کے ہر بادہ کش گریزان ہے
کہ نام سے نہ کوئی لے ترا یہ فرمان ہے
کہ بہر کشتی مے قہر تیرا طوفان ہے
فلک پہ دیکھیے تو آفتاب لرزان ہے
بہار شرع سے ہندوستان گلستان ہے
ترا یہ رعب ہے یہ حکم ہے یہ فرمان ہے
تو خامۂ دو زبان آج گوہر افشان ہے

[illegible]

یہ جلد رو ہے کہ پل مین نگہ سے غائب ہو	اگرچہ ڈہیل ہین وہ مثل چرخ گردان ہے
گریگا نفی عدو کو ترے یہ ثابت ہے	کہ دونون دانتون سے اک شکل لانما یان ہے
جو دیکھون فیل فلک رتبہ کو ترے تو کہون	برنگ کوہ یہ ای خسرو جہانبان ہے
نہین ہین دانت کہ فرہاد کے ہین دست دراز	نہین ہے سونڈ یہ شیرین کی زلف پیچان ہے

دعا کے واسطے گویا اوٹھا تو اپنے ہاتھ
صفت کا اوسکی بیان تجھسے غیر امکان ہے

الٰہی تا رہے گل سے محبت بلبل	بہار زلف سے جبتک جہان گلستان ہے
ریاض دہر مین جبتک رہی گل خورشید	الٰہی تا کہ گل ماہتاب تابان ہے
دکھائی دے گل رعنا کیطرح تا شب و روز	خوشی سے تا کہ یہ طاؤس چرخ رقصان ہے
ہمیشہ عارض و گیسو کو تا کہین شاعر	اگر یہ ہے چمنستان وہ سنبلستان ہے
زمین فلک پہ یہ جبتک ثوابت و سیار	زمین پہ تا کہ یہ گردان سپہر گردان ہے
ہمیشہ عمر دراز خضر کا تا رہے ذکر	جہان مین تا کہ یہ ظلمات و آب حیوان ہے
سپہر آئے نظر جب تلک کہ بازیگاہ	ہلال و مہر مین تا لطف گوی چوگان ہے
الٰہی تا رہے او رنگ زرنگار سپہر	زمین تا شہ خاور کے زیر فرمان ہے
رہے مدام تو باتخت و تاج و جاہ و حشم	کہا کرے تجھے خلقت یہ شاہ شاہان ہے

قصیدہ در مدح حضرت خاقان زمان و خدیو کیہان ابو المظفر معز الدین شاہ زمن نصیر الدین حیدر بادشاہ غازی زاد ملکہ و سلطنتہ

آفسو ہین روان لب پہ ہر دم چاک گریبان
جب خال سیہ دیکھے رخسار پہ کیسے
چھالون لئے مرے پاؤن کے آنکھو نپہ جگہ دیکا
وہ رشک پری جا کے جو گلگشت چمن کو
پروانہ بنے فاختہ اور شمع بنے سرو
میری غزل گرم کا اب مطلع روشن

ہے کون ترے بے سرو سامان کے برابر
ہندو کوئی بیٹھا ہے مسلمان کے برابر
سمجھے ہین ہر اک خار کو مژگان کے برابر
ہو تختہ گل تخت سلیمان کے برابر
یار آئے تو ہو بزم گلستان کے برابر
ہے مطلع خورشید درخشان کے برابر

مطلع

روتا ہون کھڑا مین در جانان کے برابر
گل کھا کے بنا ہون مین گلستان کے برابر
ہر چند کہ موزون ہے ترا سرو بھی قمری
کہتا ہے خضر دیکھ کے سرخی ترے لب کی
قربان مری ایسی اسیری کے رہائی
ایسا ہی جلا دیکھ کے تیرا قد و قامت
تم کشتون کے مدفن پہ جو آؤ تو سمجھ کر
یہ عشق نے کیا آگ لگادی ہے الٰہی
ہے موج ہوا تیر و کمان شاخ خمیدہ
بوسہ وہین لے لونگا مسلمان ہون اگر

نہرین ہین روان روضۂ رضوان کے برابر
نالے ہین مرے مرغ خوش الحان کے برابر
لیکن نہ مرے سرو خرامان کے برابر
خون کس کا ہوا چشمۂ حیوان کے برابر
یوسف مرا آیا در زندان کے برابر
ہے سرو چمن سرو چراغان کے برابر
لے جائے کوئی ہاتھ نہ دامان کے برابر
دوزخ بھی نہین سینۂ سوزان کے برابر
بن تیر ہے ہر اک غنچہ ہے پیکان کے برابر
عارض کو نہ کہیو کہین قرآن کے برابر

قصیدہ در مدح حضرت خاقان زمان خدیو گیہان ابو المظفر معز الدین شاہ زمن غازی الدین حیدر بادشاہ غازی زاد ملکہ و سلطنتہ

بخشی ہی ترے روز حمایت نی یہ طاقت
ہر طفل ہی اب سام نریمان کے برابر

گلے مین جہان کوئی نگہبان نہین ہے
وان گرگ سے تا شیر ہے چوپان کی برابر

رہتا ہی شرر آب مین اب صورت مرجان
ہی شمع کا بھی چور نگہبان کے برابر

تا حسن عدالت کا ہو یا سنگ مے وزن
خورشید ہمیشہ رہے میزان کے برابر

چورون کی طرح ہاتھ لگے دزد حنا بھی
اللہ رے فرمان ترے فرمان کے برابر

دروازے کھلے چین سے کیا سوتی ہی خلقت
ہے روزن در دیدہ دربان کے برابر

ایسی ہے ترے عہد مین اسلام کی عزت
ہے رشتۂ تسبیح رگ جان کے برابر

جو طوف ترے در کا کرے ہی وہی حاجی
تیرا ہے مکان کعبۂ ایمان کے برابر

گر تیری شجاعت کا کرون حال مین تحریر
ہنجائے قلم خنجر بران کے برابر

افسانہ کہون گر تری شمشیر دو دم کا
دشمن کو سلاؤن وہین میدان کے برابر

تلوار تری روز وغا برق نظر آئے
سر دشمنون کے قطرۂ باران کی برابر

گر کاٹ سناؤن مین تری تیغ دو دم کا
ہو ملک عدو شہر خموشان کے برابر

ہے دوست کو تلوار تری نوح کی کشتی
اور آب عدو کے لیے طوفان کے برابر

بجلی گرے دشمن پہ جو ہو عکس فگن تیغ
سایہ بھی ہے اک برق درخشان کے برابر

ہے اسپ فلک سیر ترا غیرت خورشید
ڈانٹے تو اگر اوسکو تو بس ہان کی برابر

جائے کبھی مشرق کبھی مغرب وہ چھلاوا
بجلی سا کبھی گنبد گردان کے برابر

اوڑنے مین اگر کہیے تو وہ رشک پری ہی
خصلت مین جو دیکھو تو ہے انسان کے برابر

ہماری حال کی ہی نرگس جادو نے مار ڈالا ہے
پہ جنون مین کبھی ہم [illegible] سر [illegible] نشتر [illegible]
[illegible]

خیال سنبل خط مین جلون ہون مین وحشی — قلم کی طرح مرے نقش پا نہین تحریر
زبان سے گو نہ کہا حال ناتوانی کا — شکست رنگ سے کرتا رہا ہون مین تقریر
فتادگی مری مسطور کلک قدرت تھی — جبین نقش قدم پر لکھا خطِ تقدیر
وہ شوخ طفلی مین کرتا تھا مشق بیتابی — صریر کلک پہ رکھتا تھا تہمت تقریر
نظر پڑی تری سنبل کی جیسے بیتابی — فرو کی شکل ہے جنبش مین جوہر شمشیر
فلک کے پار ہوئی اپنی آہ نیم شبی — ہمارے تیر سے صیاد ہو گیا نخچیر
وہ کوہکن ہون کرون مین جو عزم کوہکنی — تو آب تیشہ روان ہو بجای چشمۂ شیر
رقیب دیکھ کے کٹتے ہین اسلیے ہمکو — کہ آب تیغ سے اپنی ہوئی ہے خاک خمیر
وہ ہم سخن ہو تو عیسی کا دم بھڑک جاے — یقین ہے معجزۂ لب سے بول اوٹھے تصویر
مرے سبب سے جنون کا ہے سلسلہ باقی — قدم سے ہے مرے آباد کوچۂ زنجیر
کسی کے قامتِ موزون کا دھیان آتا ہے — تو چاہیے غزل عاشقانہ ہو تحریر

مطلع

ہنوز عشق جوان ہے اگرچہ مین ہون پیر — اک آفتاب ہے مثلِ سحر گریبان گیر
لکھون جو مینی و زلف و دہن کی مین اوصاف — کہین یہ سب ہے الف لام میم کی تفسیر
کرو جو شرح جدائی تو ای کمان ابرو — جدا ہین لب سوفار سان لب تقریر
ہمارے ضعف کی تاثیر دیکھ ای مجنون — دکھائی دیتی نہین صورت صدا زنجیر

شفق [illegible] دیکھا غضب [illegible]
[illegible] ابرو [illegible] صبا جل [illegible]
کمان [illegible] یار کی [illegible]
[illegible]

ترے شوق ناوک اندازی
[illegible] سے رنگ ہمارا تیر
[illegible] قاتل ہی کو نہین [illegible] شمشیر
[illegible] طفلی مین
[illegible] زلف یار دراز
[illegible]

مطلع

خدا [illegible] جناب اقدس سلطان دہر شاہ زمن
[illegible] آفتاب عالم [illegible] ماہ
[illegible]

مطلع

ہوئے ہیں تیغ زنی حفاظت [illegible] سے سب [illegible]

ہوا نہ زاغ کمان آج تک [illegible] ہم [illegible]

اوسکے زمانے میں ظالم ہیں مہربان [illegible]

کمان جس کو دیکھو تو وہ بھی [illegible]

نہ اس چمن میں [illegible]

خراب ہاتھ کی [illegible] اوسکی طرف نگاہ کرے

تو چشم کم سے جو [illegible]

ہلال سے بھی دوچند ان ہوا [illegible] نقش

ہوا وہ تیر کے اشارے سے جو ہوا ناوک

کھلا ہے ناخن ابرو سے عقدۂ تقدیر

ترے غضب کی صفت میں لکھا ہے جو مطلع

تو شکل شور قیامت ہوئی قلم کی صریر

مطلع

نگاہ قہر سے تیرے جو ہو گئی [illegible]

ابھی ہو طائر رنگ حنا فلک [illegible]

کبھی جو وہ ترے [illegible]

مثال طوق بنے ماہ نو فلک ہو [illegible]

ترے کرم کی بدولت یہ مالِ مزرعی حقیر — کہ خاک در کی طرح پایمال ہے اکسیر

نہ کیوں ہو صورتِ دیگ گہر دہان سوال — کہ تو ہے بحر سخا تیرا فیض ابر مطیر

ترے کرم سے گدا بے نوا ہوا ایسے — کہ مثل آب گہر ہو گئی ہے موج حصیر

زبسکہ ہے ترا دریائے فیض طغیان پر — گدا نے آب گہر سے کیے ہیں گھر تعمیر

ترے بہار کرم کا یہ فیض ہے جاری — نکل کے صفحے سے اوڑتی ہے بلبل تصویر

کیا ہے سرو کو آزاد تو نے گلشن میں — صفات بندہ نوازی ہو مجھ سے کیا تحریر

لگے ہیں نخل تصاویر میں بھی پھول اور پھل — نہال ہیں تری بخشش سے گلشن تصویر

غریق آب گہر ہے فقیر کی کشتی — ترے کرم سے ہوا پایمالی ابر مطیر

طلب جو کرے جو کوئی مشک اوسکو بخشے ختن — جو شال مانگے کوئی بخش دے او سے کشمیر

جو دیکھی تیری سخاوت فلک کے اوڑ گئے ہوش — گدا کو گنگا و زمین دے بجائے کاسۂ شیر

پڑھو اک اور بھی مطلع تری صفت میں غلام — شہا اگرچہ ہے قاصر مرا لب تقریر

مطلع

یہ ہے ترے در دولت کی خاک کی تاثیر — کہ جس فقیر کو دیکھو ہے صاحب اکسیر

لکھے گا منشی گردوں کچھ اپنا حال تجھے — ترا وہ رتبہ ہے اے آفتاب عالمگیر

یہ کہکشاں کا نہیں خط فلک کے صفحہ پر — کہ عرضداشت کی مد اوسنے کی شہا تحریر

وہ تیری عدل و حفاظت میں لکھو مطلع — کہ جس کا مطلع ثانی ہے مہر عالمگیر

[illegible]

نہ کیوں [illegible] تری [illegible]

[illegible]

قصیدہ

ہزار بار پھر آئے وہ ربع مسکون مین — نگہ کو تا نہ شرہ ہوئی آنے مین تاخیر

فلک کے ساتون طبق ایکدم مین طے وہ کرے — تری سمند کو کیونکر کہون نہ عرش شیر

جو دیکھے اوسے نام خدا تو اوڑتا ہے — بجا ہے رنگ پریدہ کے گر کھینچے تصویر

اوسے ہی تار نگہ تازیانے سے افزون — جو دیکھے تو نکلجائے صفحے سے تصویر

سوار فیل پہ دیکھین تجھے تو سب یہ کہین — کہ آج رات کو نکلا ہے مہر عالمگیر

لکھون وہ فیل کی تعریف مین نیا مضمون — قلم نے آج تلک جو کیا نہو تحریر

ہو فیلبان ہی فرہاد تو ہے تیشہ کمک — پہاڑ فیل اگر ہے تو دانت چشمہ شیر

یہ جلد رو ہے کہ ٹھہرے نہ ایکدم ہرگز — اگرچہ سطر مین ہون مضمون فیل کو زنجیر

یہ وصل کیا ہے تری مدح کر سکے گویا
تری صفت مین ہے قاصر شا لب تقریر

اوٹھاؤن بہر دعا ہاتھ اپنے ای مولا — کہ تو ہے شاہ زمن مین ہون تیرے در کا فقیر

الٰہی تا رہو قائم یہ آسمان و زمین — الٰہی تا کہ رہے آفتاب و ماہ منیر

فلک پہ تا رہین اختر زمین پہ آدم زاد — الٰہی تا کہ رہے برق و رعد و ابر مطیر

مژہ کو تیر کہین اور کمان ابرو کو — ہمیشہ یار کی زلفون کو تا لکھین زنجیر

نگاہ یار ہو یارب ملائے جان جبتک — سواد چشم پری تا ہو سرمۂ تسخیر

کمان چرخ تری دوست کی ہو حلقہ بگوش — ترے عدو کو لگائے شہاب ثاقب تیر

الٰہی شرق سے تا غرب تیرا حکم رہے — کیا کرین تجھے سب آفتاب عالمگیر

یہ رنگ دیکھ کے حیران ہوا ہیں آئینہ وار
کہا خرد نے کہ ای سادہ لوح سن کر

بہار فیض سے او سکے ہے یہ جہان گلشن
ہے جسکے ابر سخا کا ہر ایک قطرہ گہر

محیط پنجہ مرجان بھی ہو نکالے ہاتھ
سخی بھی دست سخا کے ہیں اوسکے دست نگر

تمام خلق کو اوس نے زبس نہال کیا
ہر رنگ غنچہ ہے مفلس کی مشت میں بھی زر

پڑھوں حضور میں اب لاجواب اک مطلع
اگرچہ وصف سدا غائبانہ ہے لب پر

مطلع

تری بہار کرم کا ہے فیض عالم پر
کہ پھل تو رکھتی ہے تلوار اور پھول سپر

ہر ایک فیض سے تیرے ہے زندہ جاوید
یہ کیا ہے دخل کوئی ہو یتیم جز گوہر

فقیر در پہ ترے جو گیا بنا وہ غنی
کہ تیری خاک قدم میں ہی کیمیا کا اثر

نسیم صبح کو گر حکم ہو حفاظت کا
نہ چاک ہووے گریبان غنچہ بار دگر

ذرا الم ہو کسی کو تو ہو زیادہ خوشی
جو نکلے آنکھ سے آنسو وہیں بنے گوہر

ہلال بنتا ہے تسلیم کو مہ کامل
صباح آتا ہے مجرے کو خسرو خاور

نگاہ گرم سے گلشن بنگ مجمر ہو
شمیم لطف سے بنجائے مثل گل اخگر

جہان کو ہے یہ تری چشم پرورش سے فیض
کہ طفل اشک کو دامن ہی دامن مادر

ترے تو عہد میں غم بھی یہ راحت جان ہے
کہ سر کے کٹنے سے ہوتی ہے شمع روشن تر

مثال سرو ہے شمع باغ ہو محفل
کرے جو بزم میں تیری نسیم لطف گذر

ہوا ہے آتشِ گل سے یہ عالم گلزار
کہ نخل طور ہین گلشن مین اک قلم اشجار

عجب ہی نام خدا لطف رنگ خاک چمن
خفائی ہوتے ہین پائے بتان دمِ رفتار

نسیم گل مین ہے تاثیر معجزۂ عیسیٰ
نہ کوئی دیدۂ نرگس کو اب کہے بیمار

خروش خندۂ گل اسقدر ہے گلشن مین
کہ کان تک نہین آتی نوای بلبل زار

گذر جو زاغ کا ہو تو برنگ طوطی ہو
عجب نہین ہے جو زنگی بھی ہووے گلرخسار

جو گرد باد اوٹھے باد سے بنے وہ سرو
چلے جو باد خزان بھی تو ہو نسیم بہار

چمن مین لائین اگر عندلیب کی تصویر
تو صفحے سے وہ نکل جائے ہے بجوش بہار

جو باد صبح بناگوش مین کرون مین آہ
زبان تک آتی ہی آتے بنے نسیم بہار

زمین تو غیرتِ آئینہ ہے عجب کیا ہے
لگے جو بولنے طوطی سبزۂ گلزار

اوگا ہی خندۂ گل تخم اشک بلبل سے
کہ کچھ تلف نہین کرتی بہار فیض آثار

لسان شمع کہ روشن ہو شمع روشن سے
رکھین جو شاخ ثمردار پر عصا ہون بار

خمیدہ شاخ ہر اک گل کی ہی نزاکت سے
ہوا ہی رنگ بھی اپنا گلون کے اوپر بار

کہین نظر کے نہ صدمے سے نیلوفر ہو جائے
نگاہ کر نہین سکتی ہی گل پہ بلبل زار

یہ پاس نازکی شاخ گل ہے گلشن مین
کہ دم چرائے ہوئے پھرتی ہی نسیم بہار

برنگ عارضِ خوبان ہین صاف دیوارین
مثال گیسوئے محبوب سایۂ دیوار

شراب اوس ہے گل جام غنچہ مینا ہین
نسیم لاتی ہے گردش مین اونکو ساقی وار

چمن مین پھرتی ہی مستی سے لڑکھڑاتی ہوئی
کسی روش پہ صبا اور کہین نسیم بہار

دیوان آتش ۱۵

ہر ایک شے مین رطوبت نے یہ کیا ہے اثر
بنا ہے کاغذ ابری برنگ ابر بہار

مطلع

چو تیرا ابر کرم بحر پر ہو سایہ فگن
حیات میں ہوں لبہان صدف دُرِ شہوار

لگے جو سنگ کو ٹھوکر تری تو یار ہیچ
قدم کے فیض سے اکسیر ہووے گرد و غبار

صبا کرے جو ترے جود کا چمن میں بیان
تو گل صدف بنے شبنم بنے درِ شہوار

کروں میں عرض وہ رنگین مطلعِ ثالث
کہ جیسے برگ گل تر ہزار کیجے نثار

مطلع

ترے سحاب کرم کا جو دشت میں ہو گذار
تو شاخ میں آہوؤں کی سبز ہوکر لائیں بار

زمین پہ ہاتھ جو تو دھو دے اے سحاب کرم
تو آب خاک کو کر دے ملک کا دست افشار

جہان اہل جہان تیری زیر دست ہیں سب
زمین پہ دست سخاوت ترا ہے ابر بہار

ہے ایک آئینہ بردار تیرا اسکندر
مثال قیصر و خاقان ہیں تیری خدمتگار

جو بیٹھے تخت پہ تو سب کہیں سلیمان ہے
ہوں دست بستہ کھڑی انس و جن ہمیں و یسار

اگر بلندیِ اقبال کا نظارہ کرے
سرِ فلک سے گرے آفتاب کی دستار

شہا تو ظل الٰہی ہے اور خلیفۂ حق
قدم جو کرسی پہ رکھے تو ہووے عرش وقار

چلے رکاب سعادت پکڑ کے افریدون
بجا ہے کہیے جو دارا کو غاشیہ بردار

رکھا جہاں کہ قدم تو نے اے سحاب کرم
بنا ہے ابر در افشاں زمین سے اوٹھکے بخار

ہر اک صدف ہی تہی اب لبان درج بخاب
ترا جو دست سخاوت رہا ہے گوہر بار

کرے نہ جیب سحر چاک بخیۂ خورشید
شمیم زلف جو ہو تیری حامی شب تار

نہیں بناتا ہی پا اوسکے خوف جولان سے — نہ گرد کھینچ لے جب تک کہ چرخ سی دیوار
گر اوسکی گرم روی کا بیان کرون کچھ بھی — تو شکل برق بنے ہر مرا لب اظہار
عیان ہے صاف شب قدر سر کی چوٹی سے — طلوع صبح ہے اوسکے جبین پر انوار
ہوا کے دوش پہ گویا کہ سنبلستان ہے — ہے اوسکی گردن موزون پہ بال سی بہار
دم سیاہ ہی یون جلوہ گر سر سرین — کہ درمیان مہ و مہر ہے عیان شب تار
پھر آئے روی زمین سب وہ گام اول مین — کہ جیسے صفحہ قرطاس پر پھرے پرکار
یقین ہی سیکڑون فرسنگ اوسکی جای صدا — لگائے ساز مین مطرب جو موی بال کا تار
شہا صفت تری توسن کی مجھسے کیا ہو بیان — خوشا وہ مرکب عالی کہ جسپہ تو ہو سوار
سوار ہووے جو فیل سیاہ رنگ پہ تو — تو کہیے تو مہ تابان ہی اور وہ شب تار
جو دیکھیں اوسکو کہیں سب کہ چھا گئی ہی گھٹا — کہیں چمک گئی بجلی جو دیکھ لین رفتار
اگرچہ دائرے حلقے ہون سطرین ہون زنجیر — نہ ٹھہرے تسپہ بھی مضمون تیزی رفتار
جو پانی پھیکے وہ خرطوم سی کہین دہقان — ہماری کشت پہ برسا ہے آج ابر بہار

کرون دعا پہ قصیدے کو ختم اے گویا
کہ مدح کر نہیں سکتا مرا لب گفتار

نسیم صبح اجابت ہوئی ہی جنبش مین — مین اپنے دست دعا کھولون غنچہ سان یکبار
الٰہی تا ہی گلزار خلد و باغ جنان — چمن مین پھرتی رہی جبتلک نسیم بہار
بگوش دل سنین جبتک سخن کو صاحب فہم — صدف مین قطرہ نیسان ہوتا در شہوار

[illegible]

غزلیات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

۱۷ دیوان گویا

خون روؤن چشم زخم سے مین تیری یاد مین
یارب نشانہ ہون تری الفت کے تیر کا
دل اڑ پڑے [illegible] برق تری ذوق شوق مین
عالم ہو برگ چشم مین ابر مطیر کا
روشن ہو تیری یاد سے دل مثل آفتاب
عالم جبین مین سجدہ سے ماہ منیر کا
[illegible]

[illegible]

سلطان

سلطان مرسلین کی گویا صفت کرون
کیا منہ بھلا ہے مجھ سے فقیر حقیر کا

مقصور تھا جو وقتِ مرگ اک لیلی شمائل کا
مرے تابوت پر دھوکا ہوا مجنون کو محمل کا

وہی تھا جسکو مین سمجھا من و تو ایک مدت تک
زہے غفلت رہا مین مدعی دعوای باطل کا

تعلق ہوئے دامنگیر سالک کا یہ ممکن ہے
نہین اب رہروان کو خوف موجونکی سلاسل کا

نہین ہے علم جانبازی مین کچھ حاجت معلم کی
تڑپنا آپ ہی اوستاد ہے تعلیم بسمل کا

خدا کی یاد سے غافل نکر اس قلب خاکی کو
کہ نور ذکر رونق بخش ہے اس مہرۂ گل کا

بسانِ اشک بے تاثیر مین اک گشت عالم مین
ارادہ میرے دانے سے نرکھے کوئی حاصل کا

نہین ملتی ہے ہاتھون کو گریبان کبھی صورت
پکڑنا قیس کو دشوار ہے دامان محمل کا

ہویدا ہے سواد منزل مقصود زاہد کو
نہ پہونچا کعبے کو جو نابلد ہے وادی دل کا

سینہ زندان تن ہے روح صافی کیون گھبرائے
ملک کو کسطرح خوش آئے مسکن چاہ بابل کا

نہ دیکھون سوئے دریا تشنگی مین بیدلی سے
اگر مین غرق ہون دامن کبھی پکڑون نہ ساحل کا

بھرا ہے جام مہر و ماہ مین شربت شہادت کا
یہ مینائے فلک شیشہ ہے اک زہر ہلاہل کا

ازل سے چلتے چلتے گو رتک پہونچے ہین مشکل سے
کنارہ اب تلک پایا نہین مقصد کی منزل کا

برنگ خوشۂ انگور تھین لاکھون گرہ دل مین
کھلا اک جام سے ساقی کے عقدہ میری مشکل کا

زبان کی بند ہر جانب سے روزن کھل گئے دل کے
نظر کی بند پردہ اوٹھ گیا بس سد حائل کا

نہین ممکن کوئی سیراب ہو دریائے الفت سے
بایں قربت ہمیشہ تشنہ لب رہتا ہے ساحل کا

مین مانگ جاؤن بوسہ گرچہ سو تلوارین مارے تو
زمین پر یار جب چلتا ہی دل پامال ہوتا ہے
تو وہ ہی شمع رو تجھسے اگر تشبیہ دیتا ہون
الٰہی زلف سے آئینہ رخ صاف کہ بیٹھے
شب فرقت کا گر وہ حال پوچھے کیو اے قاصد
جو وحشت مین و قدم رکھون زمین پر آسمان کانپے
تنگ ایسا غم فرقت سے ہون [illegible]
جفا گر وہ کرےگا تو وفا مین بھی دکھاؤنگا

دہان زخم سے مین کام لون لبہای سائل کا
قدم ہی عرش پر پڑتا مرے خورشید منزل کا
فلک پروانہ بجھاتا چراغ ماہ کامل کا
کہ ہے بیجا الجھنا ہر کسی سے کام جاہل کا
بہت رویا بہت پیٹا بہت تڑپا بہت بلکا
بلا دو عرش کی زنجیر کو نالہ سلاسل کا
بنا دیتی قضا جو گھاٹ تنکو تیغ قاتل کا
دہان زخم سے لے لونگا بوسہ تیغ قاتل کا

برہنہ کیا ہی وہ دریا مین گویا تیغ عریان ہے
ہوا ہے مردم آبی مین عالم نیم بسمل کا

کوئی مجھ سا دیوانہ پیدا نہو گا
نہ دیکھا ہو جسنے کبھی اوسکے آگے
گیا ہو گا گلگشت کو جبکہ وہ گل
قیامت کے منکر جو ہین اے ستمگر
کبھی اسکی ہم سے نجانےگی ہر گز

ہوا بھی تو پھر ایسا رسوا نہو گا
ہمین لن ترانی سنا تا نہو گا
تو گلزار پھولا سمایا نہو گا
ترے قد و قامت کو دیکھا نہو گا
فلک جبتلک خوب سیدھا نہو گا

وہ ایسا نہین چپ رہے بات سنکر
کوئی اور ہووے گا گویا نہ ہوگا

دیوان گویا

[illegible]

یان تک رویا کہ پہونچا تا فلک دریا اشک
عقرب گردون پہ دھوکا ہوگیا گھڑیال کا

دیکھکر داغِ دلِ سوزان ہرا نالان ہوا
آفتاب حشر کو دھوکا ہوا گھڑیال کا

جو اوٹھاتا ہے طمع سے ہاتھ وہی پنج ہے
طائرِ رنگ پریدہ کو خطر گیا جال کا

پانو نہین پہنا جو تو نے ماہ کامل بنگیا
تھا برنگِ ماہ تو حلقہ تری خلخال کا

جب تری منھ سے دھوان نکلا بنا ابر بہار
دم مین کھلجائیگا غنچہ بھی تری ہنال کا

مت چھپا رخ کو لب بام فلک بے نور ہے
مہر و مہ مین بن تری عالم ہوا تخال کا

اسقدر محبوب ہے شکل اوسکی گر شجا عکس
نقش ہے آئینہ تصویر مین تمثال کا

دیکھ لیتا ہون جو مہر و مہ کو بارہ مرتبہ
پھر تو ہوتا ہی یقین اوس دن مجکو سال کا

جو کہ دنیا مین ہے وہ پستا ہے تیری چال پر
باغ عالم مین ہر عالم سبزۂ پامال کا

قتل کرنیکو جو آیا ہوگئی بس مجکو عید
تیغ قاتل کو مین سمجھا چاند ہے شوال کا

پانون پڑتے ٹھوکرین کھا آگئی گویا کی عمر
نقش پائے یار ہے نامہ مرے اعمال کا

ہی جو مضمون فتنہ انگیز اسمین تیری چال کا
اب زمین شعر مین بھی خوف ہی بھونچال کا

مردی جی اوٹھتی ہین سنکر ہے یہ طرز گفتگو
ایک عالم جسپہ مرتا ہے وہ عالم جال کا

ابر کہتے ہین جسے ہے سایہ مژگان تر
دامن دریا ہے اک گوشہ مری رومال کا

خون ناحق سے لے نہ سر پر مہندی ہاتھون میں مل
دل پسا جاتا ہی او ظالم تری پامال کا

چاندنی کا دنکو بھی زخمی تری رہتی ہین خوف
پرتو افگن ہے زمین پر چاند تیری ڈھال کا

دیوان گویا ۲۱

کون سویا تھا کھول کر زلفین	تار سنبل ہے تار بستر کا
اوسنے صندل لگایا ماتھے پر	درد دونا ہو مرے سر کا
کیا بنائی کمان ابرو کی	چو سے ہاتھ اوس کمانگر کا
طائر جان کو نامہ بر کیجے	کون احسان لے کبوتر کا
کھو ابر بہار سے آئے	دیکھ لے جوشن دیدۂ تر کا
وہ پری رتبہ مین سلیمان ہے	نقش پا آئینہ سکندر کا
خال مہرو سے دی ہے جو تمثال	ہے فلک پر دماغ اختر کا
زخم پانی چراتے ہین ظالم	ہین وہ پیاسا ہون آب خنجر کا

داغ دل گرد لکھاؤن اے گویا
ہو گمان آفتاب محشر کا

یہ اشارہ کر رہا ہے ہمکو حلقہ دام کا	ہو کف صیاد مین دانہ تمہارے نام کا
گر کبھی ہم چشم ہو چشم بت گلفام کا	پوست کھینچا جائے اس تقصیر پر بادام کا
کھل گیا گیسو جبین مین گر بت گلفام کا	موج بوئے گل نہین عالم ہو گیا گلدام کا
آنکھ پڑتی ہے جو ای صیاد ہر نخچیر کی	آنکھ کا ڈورا ہے گیا ہر ایک ڈورا دام کا
مجھ مین اور اوس مین اب ایسا ہی ہجوم اختلاط	دخل ہو سکتا نہین ہیچ مین پیغام کا
بھول جائے اپنا بل کرنا ابھی شاخ غزال	پیچ دکھلا دے جو تو گیسوئے عنبر فام کا
تھی یہ الفت چشم جانان سے مجھے طفلی مین بھی	شیر کے بدلے سدا شیر اپیا بادام کا

ہو گیا تاراج اپنا کشور صبر و قرار
کھا گئی پان مہی کھاتا ہمین شبخون ہوا
انقلاب عشق آخر چرخ نے دکھلا دیا
لیجیے وہ لیلی تماشائی بھی مرا مجنون ہوا
مہندی ہاتھون مین لگا کر یار نے سمجھا باہمت
معنت مین جب اوسکا دیکھا عاشق مجنون ہوا
تذکرے گویا [illegible]
ہو گئی شب [illegible]

حق پہ سر کٹوا دیا ہے اب تو مین دیکھو لو
طعن ناحق ہے جو سر کاٹا گیا منصور کا

مثل دوزخ جسم سے جنت مین اٹھتا ہی دھوان
بعد مردن بھی یہ عالم ہے تن محرور کا

وصل کا وعدہ وہ کب لکھتا ہی نامہ مین مجھے
نام وصلی پر نہین لکھتا ہو مجھ مہجور کا

بادشاہی کو فقیری سے سمجھتا ہے ذلیل
حوصلہ تو دیکھیو گویا ہے بے مقدور کا

کشتہ ہون تیغ نگاہ نرگس مخمور کا
زخم ہے ہر ایک ساغر بادۂ انگور کا

وصف گر لکھون مین اوسکے عارض پرنور کا
ہاتھ مین میرے قلم بجاے شعلہ طور کا

دیکھ لے آ گر زمین کے آسمان ہتا ہی خم
خاکساری سر جھکا دیتی ہے ہر مغرور کا

اشک مثل آبلہ ہین اور مژہ ہے چشم خار
ضعف سے اب چشم کی گردش فقط ہی دور کا

جای حق پڑھنے لگین زاہد انا الحق جذب سے
رشتۂ تسبیح گر ہو کینہ منصور کا

جس نے دیکھا بس وہین رونے لگا مانند زخم
چشمہ خورشید ہے چشمہ مرے ناسور کا

جام مے بے یار ہمکو آفتاب حشر ہے
قلقل مینای ساقی صاف نالہ صور کا

لب کبھی شکوے سے اپنے آشنا ہوتی نہین
ہو وہان شکر ہر اک زخم مجھ مشکور کا

سنگھیا وہ طور مین جس کوہ پر نالان ہوا
نالہ سوزان فتیلہ ہی چراغ طور کا

شمع سان سو بار سر کٹ کر مرا پیدا ہوا
بوجھ اوتری ہید نہ جھکارا ہوا مزدور کا

اپنے جو مرکو جو وہ دیکھے نگاہ مست سے
ہو ہر اک موتی مین عالم دانۂ انگور کا

ابر تر مژگان تر ہے برق آہ شعلہ بار
بیقراری سے یہ نقشہ ہی ترے رنجور کا

دیوان [illegible] ۳۲

جاناں قاتل کی سپر کا جب عیاں ہو جائیگا
جامہ اپنی زندگانی کا کتاں ہو جائیگا

جی نکلجائیگا تن سے تو گیا صیاد اگر
طائرِ جاں دیکھنا بے آشیاں ہو جائیگا

حسنِ روز افزوں دکھائیگا جو وہ یوسف جمال
پیر مانندِ زلیخا پھر جواں ہو جائیگا

سوت حبِ نزرو یک آئی پھر ملی اوس سے تو کیا
فائدہ گردہ ہوا تو بے زباں ہو جائیگا

میں وہ گریاں ہوں کہ بعد از مرگ تربت پر مری
ابرِ رحمت کا متر سائباں ہو جائیگا

وصفِ قاتل کا کروںگا میں دہاں زخم سے
ٹوٹ کر گر رہگیا خنجر زباں ہو جائیگا

ای معلم مت پڑھا اوس طفل کو زیر و زبر
جنبشِ لب سے تہ و بالا جہاں ہو جائیگا

ہوگی لفظوں سے صفائی روی جاناں کی سبب
صلح ٹھہری گی جو قرآن درمیاں ہو جائیگا

جلوہ فرما ہی جو اب تیرے لبِ شیریں کے پاس
سبزۂ خط طوطیِ شیریں زباں ہو جائیگا

کھولدینگے شعلہ رو زلفیں تو رو دیگا جہاں
آنکھ سے نکلینگے آنسو جب دھواں ہو جائیگا

نیست ہوگا آسماں ہوگی زمیں بے سر بلند
میرے نالوں سے تہ و بالا جہاں ہو جائیگا

جو ہوا کامل وہ کرتا ہے خموشی اختیار
آہ تو جب بدر ہوگا بے زباں ہو جائیگا

آستانِ یار چھوٹیگا نہ بعد از مرگ بھی
سنگِ مدفن مجکو سنگِ آستاں ہو جائیگا

دل جلا تو آئیگا لب پر مقرر دود دل
آگ بھڑکے گی وہاں پیدا دھواں ہو جائیگا

سرخ ہو بات اوسکی چولی کا نظر آیا اگر
وصل میں مجکو شبِ خوں کا گماں ہو جائیگا

شور ہوگا چار سو اے یار المشتاق کا
ایکدم بھی تو جو نظروں سے نہاں ہو جائیگا

ایک دل دینگے ہزاروں اوسکی بوسے لینگے ہم
فائدہ ہوگا بہت تھوڑا زیاں ہو جائیگا

پھر ترے قد کا خیال آنے لگا گلشن مین | نخل ماتم مجھے پھر سروِ گلستان ہوگا
پھر کسی آئینہ رخسار سے الفت ہوگی | صورتِ آئینہ پھر دل مرا حیران ہوگا
زعفرانی کسی تلوار کا پھر ہے رومال | پھر ہر اک زخم مرے جسم کا خندان ہوگا
چاہ پھر تیری جھکائیگی کنوئین ای یوسف | پھر یہ دل شیفتۂ چاہِ زنخدان ہوگا
پھر لکھونگا تری رفتار کی خط مین تعریف | نامہ بر پھر مرا یہ کبک خرامان ہوگا
گھر مین دل پھر مرا گھبرانے لگا آپ سے آپ | ای جنون پھر یہ مکان خانۂ زندان ہوگا
پھر ہوا عشق ترے ناوکِ مژگان سے مجھے | پھر عوض دل کے مری سینے مین پیکان ہوگا
یاد پھر یار کی تڑپائیگی بجلی کی طرح | ابر پھر ساتھ مرے راتون کو گریان ہوگا
پھر مری نالون سے ہو جائیگا محشر برپا | چاک پھر صبحِ قیامت کا گریبان ہوگا
پھر خوش آتی ہے مرے دل کو شبِ ماہ کی سیر | عشق پھر چاند سے مکھڑے کا دوچندان ہوگا
پھر ہوا جوشِ جنون جاؤنگا پھر صحرا کو | پھر ہر اک آبلے مین خارِ مغیلان ہوگا
مجھ سے پھر مرنے پہ خوش چشم کریگی کاوش | سبزہ پھر قبر کا پامال غزالان ہوگا
پھر طبیعت مری آنے لگی اک کافر پر | پھر نہ دل ہوگا نہ دین ہوگا نہ ایمان ہوگا
پھر مزا عشق کا چکھینگے مری زخم جگر | ہاتھ مین پھر مرے قاتل کے نمکدان ہوگا

ان دنون پھر تجھے گویا جو یہ ہچکی سی لگی
پھر ارادہ طرف ملک خموشان ہوگا

یہ مر کے خار خلائق مین ور مست ہوا | کہ سگ کو بھی نہ مرا استخوان پسند ہوا

نہ اجل آئی نہ وہ یار آیا یہ بھی نہوا وہ بھی نہوا

نہ تو وصل ہوا نہ وصال ہوا یہ بھی نہوا وہ بھی نہوا

ہر رگ کو شوق تھا نشتر کا مشتاق گلا تھا خنجر کا

لیکن نہ مٹا یہ مقدر کا یہ بھی نہ ہوا وہ بھی نہوا

تاثیر نہو جب ان مین فریاد روئے تو کیا تڑپے تو کیا

بجلی نہ گری طوفان نہ اوٹھا یہ بھی نہوا وہ بھی نہوا

نہ تو صدمۂ کوہ الم اوٹھا اور زار یہ ہون تنکا نہ ہلا

مجھسے تو سنا اے کاہ ربا یہ بھی نہوا وہ بھی نہوا

تڑپا نہ تہِ خنجر مین ذرا سر اپنا دیا شکوہ نہ کیا

تھا پاس ادب جو قاتل کا یہ بھی نہوا وہ بھی نہوا

کہتا تھا ہو اوس سے وصال مرا یا جلد کہین ہو وصال مرا

تھا خواب مین بھی یہ خیال مرا یہ بھی نہوا وہ بھی نہوا

مینھ ہائے نہ برسا تیرون کا اور اون ابرِی شمشیرون کا

کچھ بس نچلا تدبیرون کا یہ بھی نہوا وہ بھی نہوا

بازار محبت گرم رہا اوس یوسف سے سودا نہ بنا

نہ تو مول لیا نہ تو آپ بکا یہ بھی نہوا وہ بھی نہوا

مین نزع مین تھا بلوا نہ سکا کوئی مجھسے یہ پونچا نہ سکا

نغمۂ سازنے وان شب تمھین بیدار کیا
یان ہمین آنسوؤن کے تارنے سونے نہ دیا

سو گیا شب کو جو مین اوسنے جبین ٹھکرائی
میرے طالع کو مرے یار نے سونے نہ دیا

جیتے جی سمجھے تھے آئے گی عدم مین ہمین نیند
سو خیال دہن یار نے سونے نہ دیا

تیغ نے اوسکے گلے لگ کی سولایا مجکو
کیا ہوا ساتھ اگر یار نے سونے دیا

خار کو بے کفِ پا میرے نہ آرام آیا
پاؤن کو آرزو خار نے سونے نہ دیا

یار نے وصل مین چاہا کہ مجھے نیند آئے
پر مرے طالع بیدار نے سونے نہ دیا

اوسکی آنکھونکے تصور نے اوڑا دی مری نیند
اپنے بیمار کو بیمار نے سونے نہ دیا

وصل مین آنکھ لگی تھی کوئی دم اسکی عوض
عمر بھر چرخ جفا کار نے سونے نہ دیا

تمھین نیند آئی نہ وان فکر حنابندی مین
یان ہمین دیدۂ خونبار نے سونے نہ دیا

ہے یہ مشہور غلط سولی پہ بھی آتی ہے نیند
ہمکو یاد قدِ دلدار نے سونے نہ دیا

بال سا آنکھو مین کھٹکا کیا میری شب ہجر
یاد موے کمر یار نے سونے نہ دیا

جلد تلوار اوٹھالی مرے سر پر رکھکر
سایۂ تیغ مین بھی یار نے سونے نہ دیا

ہجر مین سوتے تو کیا وصل مین منھ دیکھا تے
خیر گذری جو غم یار نے سونے نہ دیا

قبر مین جنکو نہ سونا تھا سولایا اونکو
پر مجھے چرخ ستمگار نے سونے نہ دیا

چونک اوٹھا سبزۂ خوابیدہ چمن مین گویا
نالۂ بلبل گلزار نے سونے نہ دیا

تھا جو افتادگی شعار اپنا
نہ زمین سے اوٹھا غبار اپنا

دل سا دشمن ہے دوستدار اپنا

بندھ گیا اب خیال زلف دراز
طول کھینچے گا انتظار اپنا

[illegible]

کون ہیں وہ جو کیا کرتے ہیں انسان کو قتل
ہم سے سیماب بھی کشتہ کسی عنوان نہ ہوا

زور سے زیر کیا چاہیے نفس بد کو
آپ سے خر تو کبھی مائل پالان نہ ہوا

سخن بد نہ کبھی فائدہ بخشے ہرگز
خس و خاشاک کبھی سنبل و ریحان نہ ہوا

آسیا آرد سے خالی ہے فلک کی یارو
اس سے کوئی کبھی منت کش دندان نہ ہوا

عشق کا بار اٹھا تب ہی گردن پہ رکھا
حامل اس بوجھ کا جب گنبد گردان نہ ہوا

برق وش جب مجھے وحشت نے اڑھایا ایسے
اک قدم ملک دو عالم مرا جولان نہ ہوا

سینۂ گرم مرا خود ہے تنور روشن
میں کسی سے کبھی منت کش نان نہ ہوا

عیب عالم کا نہ دیکھا مری آنکھوں نے کبھی
کبھی آلودۂ غش دامن پاکان نہ ہوا

اک غزل اور سناؤ کوئی گویا ہم کو
اس سے آسودہ ہمارا دل نالان نہ ہوا

۲۷ [illegible]

دیکھکر کون تری چہرہ کو حیران نہ ہوا
کسنے دیکھیں تری زلفیں جو پریشان نہ ہوا

بسکہ سانہ میں ہوا خنجر قاتل سے شہید
کوئی جز زخم مری لاش پہ گریان نہ ہوا

جب میں سمجھا کہ یہی سایۂ گیسوی دراز
پھر مجھے کچھ غم طول شب ہجران نہ ہوا

ہم وہ بلبل ہیں قفس میں ہی کٹی ساری عمر
گذر اپنا تو کبھی سوی گلستان نہ ہوا

اس تمنا میں ہم افسوس ہوئے سودائی
تیری ہاتھوں سے مگر چاک گریبان نہ ہوا

جبتلک باندھا نہ خورشید رخوں کا مضمون
مطلع صبح مرا مطلع دیوان نہ ہوا

ابر میں کب نہ چھپا شرم سے تیرے آگے
ماہ کس رات چراغ تہ دامان نہ ہوا

[illegible]

وہان شکوہ وارستہ ہے درد ہجر جانان کا
کوئی مرہم نہین جز وصل مین زخم نمایان کا
تصور یار کا باندھا ہی جلوہ مہ تابان کا
دہن مین دیکھلا دانت اوس ...
عدم مین بھی ... آب حیوان کا
پیا کرتا ہون شانہ باغ مین زلف جانان کا
بسے تسکین تصور باندھا ... مژگان کا
شعاع مہر سے ثابت ہوا ہے ...
سیہ کارون ہی کو خاطر ہے رحمت ...
پری ظلمات کی قسمت مین چشمۂ آب حیوان کا
زبان میری ہوئی ہے صاف مچھلی آب حیوان کا

اس روب سے رنگئی دل مین تڑپنے کی ہوس
صبح محشر ہے بیاض صفحۂ خامہ صور ہے
آسمان اک آبلہ ہی پانون کا ہی جنون
دیکھکر چہرے پہ تیرے زلف مشکین کی بہار
ہاتھ روشن صبح کو تھا ہیجۂ خورشید سان
ایک کافر کے غم فرقت نے زار ایسا کیا
سر جھکا تا ہے تہ شمشیر ہر اک آن کر
برگ گل ہر ایک تجھ بن تیغ خون آلودہ ہے
رو نبیسے حال دل صد پارہ ظاہر ہو گیا
شام کو پڑھنی نماز صبح واجب ہو گئی
چشم جانان کا ہمیشہ وصف جو لکھتا ہون مین
گلشن دنیا کا پھل ہر ایک ہے برچھی کا پھل

پاس تھا خون سے نہ آلودہ ہو دامن یار کا
وصف لکھا ہی جو ہمنے یار کی رفتار کا
ایک کانٹا ہی ہلال اپنے کف پر خار کا
ہو قلق پھر باغ جنت کو فراق یار کا
ہاتھ مین جو ہاتھ دیکھا خواب مین شب یار کا
سیر کی ہر رگ پر گمان ہی رشتۂ زنار کا
ہی خم محراب شاید خم تری تلوار کا
بن تری ہر سرو پر مجھکو گمان ہے دار کا
اشک خون رخنہ ہوا گلزار کی دیوار کا
روی عالمتاب سے سرکا جو گیسو یار کا
ہو گیا ہے اب قلم میرا عصا بیمار کا
چوب دربان ہی نہال خشک اس گلزار کا

مروے بھی او ٹھتے ہین نالے سنکے اے گویا مری
بند ہو گیا ہے یہ تصور یار کی گفتار کا

جو داغ سینہ ہی چشم ہے خورشید تابان کا
ہما کا سایہ بھی مرغ خائف سان گریزان ہے
خیال اٹھ زمین ذکر دیا ایسا سو ناز کے

شعاع مہر ہے جو تار ہے میری گریبان کا
اندھیر اپنی دیکھا ہی جو اکثر شام ہجران کا
او ٹھا سکتی نہین ہے آنکھ اپنی بوجھ مژگان کا

تعجب کچھ نہین ہے طوطی خط ہوا گر گویا
در دندان کو دکھلایا تو ہوتا
رسائی ہاتھ دکھلایا تو ہوتا
کبھی منھ خون کا برسایا تو ہوتا

۲۹

کہے کب سرو کو آزاد بندہ | خطِ آزادی لکھوایا تو ہوتا
سمجھتے ہم ہین مصحف تیرے رخ کو | ہمارا ہاتھو رکھوایا تو ہوتا
چراغِ زیرِ دامن کیون بنے ہو | ڈوپٹہ منھ سے سرکایا تو ہوتا
پس از مردن مجھے ای جذبۂ دل | لحد تک کھینچکر لایا تو ہوتا
نجاتے یاریون جلد اوس گلی سے | جنازہ میرا ٹھہرایا تو ہوتا
اگر آنکھین ہمین دی ہین خدا نے | کبھی اوس بت کو دکھلایا تو ہوتا
دکھا کر رہگئے کیا تیغ کا گھاٹ | لہو مین ہمکو نہلایا تو ہوتا
جو کاہیدہ تھا مین تو کہربا سے | مرے لاشے کو اوٹھوایا تو ہوتا
بنایا ای خدا اگر اوسکو یوسف | ہمارا ہاتھ بکوایا تو ہوتا

اگر کہتے ہو تم آئینہ رخ کو
کبھی گویا کو دکھلایا تو ہوتا

غم نہین اسکا مجھے مین مرگیا | غم یہ ہے قاتل کا خنجر سہہ گیا
اولٹی دکھلائی مسیحائی مجھے | جلنے مین ہر بات پہ مر مر گیا
ضعف سے جب پانون اپنے رہ گئے | راہ مین تیرے ہمارا سر گیا
مرنے پر بھولا نہ مجھ وحشی کو وہ | آکے اک چھاتی پہ پتھر دھر گیا
میرے ہوتے غیر پر کرتا ہی ظلم | اوستم ایجاد کیا مین مرگیا
تھم گئے آنسو تو دل کہنے لگا | ہاتھ سے کیا گنجِ گوہر گیا

غیر کی دید بھی گویا ہے نظارا اپنا

اے اجل اب ہمین مرنا ہے گوارا اپنا

[illegible]

سر و پا دست و بغل کاٹ کے رکھدین تو سہی
بلبل زار ہون صیاد نہ رکھ قید مجھے

اوسکے جاتے ہی ہوا صورت بسمل ہر گل
لخت دل دیکھ کے مژگان پہ مری کہتا ہے

توڑ سکتے نہین اک تار بھی اب ضعف سے ہم
ابر ہے تجکو قسم نوح کی آتو بھی دیکھ

تجکو دکھلاتے ہین ہم گنج شہیدان کیسا
اندنون دیکھ تو ہے رنگ گلستان کیسا

ہو گیا صحن چمن گنج شہیدان کیسا
آج دریا کے کنارے ہے چراغان کیسا

چاک کرتے تھے کبھی اپنا گریبان کیسا
آج ہم کرتے ہین ان اشکون سے طوفان کیسا

کون سی فصل کو برسات ہین کہتے گویا
اشک بن ہمنے نہ دیکھا کہ ہے باران کیسا

گھر مین اک ماہ لقا کے ہے گذارا اپنا
آتی ہے بحر محبت سے یہ ہر آن صدا

نقد دل دیجیے اور زلف کا بوسہ لیجے
منھ سے اوس بت کے نکلتا ہے کہ سبحان اللہ

گذری جب آپ سے جا پہونچے در جانان تک
قبر کو دیکھ کے اوس ماہ نے منھ پھیر لیا

ہم وہ پیاسے ہین نہ دیکھین کبھی دریا کی طرف
منع کرتے ہو مجھے دیکھنے سے تم اپنے

دیکھو آئینہ مین اک بار ذرا شکل اپنی

اندنون برج قمر مین ہے ستارا اپنا
گور کہتے ہین جسے ہے وہ کنارا اپنا

ای جنون خوب ہے اس سے وہین ویرانا اپنا
جب وہ آئینہ مین کرتا ہے نظارا اپنا

اب تو بے منت پاپوش ہے گذارا اپنا
کیون فلک اب بھی ہے گردش مین ستارا اپنا

سوے آب دم خنجر ہے اشارا اپنا
شاید آپ تک گیا ہوگا نظارہ اپنا

تب مین جانون کہ منھ دیکھو دوبارا اپنا

چشم بیمار نے ہمین مارا

[illegible]

ہو سیہ پوش کیوں نہ مردم چشم
نگہِ یار نے ہمیں مارا

طور پر جا کے لاشہ رکھ دینا
شوق دیدار نے ہمیں مارا

مر گئے بس اسی تمنا میں
نہ کبھی یار نے ہمیں مارا

بند جس نے کیا ہے گویا کو
اوسکی گفتار نے ہمیں مارا

ہمسے برگشتہ ہوئی ابروِ خمدار جدا
پھر گئی بخت کی صورت فرۂ یار جدا

ہم بغل تجھسے جو ہوں ہو نہ تنِ زار جدا
جس روش گل سے رگِ گل ہو نہ زنہار جدا

عشق اسی کہتے ہیں لب پر یہ دعا ہے تہِ تیغ
سر جدا ہو پہ نہو قاتلِ خونخوار جدا

شمع کیطرح کھڑی ہیں یہ چلے جاتے ہیں
تیرے دلسوز رفیقوں سے بھی ہے رفتار جدا

دیکھکر دل کو مری پھیر لیں یوں آنکھ اوسنے
جسطرح ہو کوئی بیمار سے بیمار جدا

ہے عزا وہ مہِ کنعان کہ جیسے دیکھے ہوں
اونگلیاں پنجۂ خورشید کی دو چار جدا

دل سے جاتی نہیں اوس نرگسِ مخمور کی یاد
میرے کعبہ سے نہیں خانۂ خمار جدا

رات دن بس ہیں اسی سوچ میں رہتا ہوں الٰہی
شہسوار ایسا ہوا کو لنا غمخوار جدا

ابلقِ چشم ہے گردش میں اور آنسو ہیں رواں
جا گرا آوارہ جدا پھرتی ہیں رہوار جدا

پیچ میں لائینگے وہ دیکھیے اب کس کس کو
ایکدم سر سے نہیں ہوتی ہے دستار جدا

تیرہ بختی مری اتنی تو بھلا کام آوے
ہو نہ سر سے وہ کبھی سایۂ دیوار جدا

فکرِ وصفِ درِ دندان میں جو ہوں اے گویا
ہاتھ سے ہوتی نہیں کلکِ گہربار جدا

ردیف ثاے مثلثہ

بلبلونکو دیکھکر دریا کا جانا چھوڑ دے کوئی بلبل مر گئی تو دیکھ لینا باغبان	کب وہ گل جاتے گلستان ہین برائے عندلیب بیچ کر کھیلونکو لونگا خونبہائے عندلیب

یادگاریان ہین کیا گویا لئے کھینچی آہ سرد
ہو گئے ہین گل چراغ داغہائے عندلیب

ردیف تاے فوقانیہ

کیا ہین شیدائے قدِ یار درخت	ہین جو شبنم سے اشک بار درخت
دیکھین گر سرو قدِ یار درخت	خاک پر لوٹین سایہ دار درخت
اشک باراون یہ ہین جو مرغِ چمن	پہنے ہین موتیون کا ہار درخت
کشی کی ہے کیا ترے قد سے	کاٹے جاتے ہین بے شمار درخت
کیا ترے قد سے دون مثال آہ بے	کہ ہے انگشت زینہار درخت
تیرے جلوے سے نخل طور بنے	ہین جو لائے کو مسمار درخت
بید مجنون کو دیکھ او لیلی	ہے یہ مجنون کا یادگار درخت
دیکھکر تجھکو بھول جائین گے	گل کھلائین گے بے بہار درخت
زندگی مین نہ مین نے پھل پایا	ہو نہ میرے سرِ مزار درخت
فائدہ بھی یہان تو نقصان ہے	سنگ کھاتے ہین باردار درخت
داغ تن کھل رہے ہین صورتِ گل	ہم ہین گویا شگوفہ دار درخت

ردیف جیم فارسی

کیا چمن کو جاؤں میں دیوانہ نازک مزاج
جب تمہی ہو جاتا ہوں زنجیر و نکی پیچ

جب صنم خانے میں جاتا ہے وہ بت نام خدا
جان پڑ جاتی ہے سب پتھر کی تصویر و نکی پیچ

باندھے سب فتراک سے صیاد نے چھوڑا مجھے
میں ہی کیا صید ہوں تھا سارے نخچیر و نکی پیچ

رنگ اوڑ جاتا ہے سبھی کا تیری عیب جس سے
گر تری تصویر رکھدیں لاکھ تصویر و نکی پیچ

تشنگی جب سے شہید کربلا کی ہے سنی
آبداری کا نہیں ہے نام شمشیر و نکی پیچ

مرضی حق میں کبھی رکھا نہ ثابت اک قدم
عمر ساری کٹ گئی اپنی تو تقصیر و نکی پیچ

واہ کیا کہنا ہے اوسکا سحر ہے باتیں نہیں
بند کر دیتا ہے جو گویا کو تقریر و نکی پیچ

ردیف حای حطی

اوس رشک آفتاب کو گر دیکھ پائے صبح
خجلت سے تا بحشر نہ پھر منہ دکھائے صبح

چوٹی کے بال بیٹھ پرا ہے وہ کھول کر
کہتا ہے ہنس کے شام ہے دیکھو قفائے صبح

آجاتی ہے ہنسی مجھے یاد ایک صبح کی
روتا ہوں دیکھ دیکھ کے میں خندہائے صبح

بند قبا جو کھولے تو اے رشک آفتاب
کیونکر نہ اپنی جیب کو پکڑے اور اڑائے صبح

تیرا رخ صبیح اگر دیکھ لے کبھی
خورشید کی نظر میں نہ ہرگز سمائے صبح

کس نازنین سے سیکھی ہے اوسنے سبکروی
دیکھا زمین پر نہ کبھی نقش پائے صبح

چپکن کے تیرے بند جو دیکھے سو یہ کہے
تار شعاع مہر سے بند قبائے صبح

ردیف خای معجمہ

نظر آیا نہ کسیکو کبھی عنقا ہے وہ رخ
پیچ بتاؤ کہ کسی نے کبھی دیکھا ہے وہ رخ
مہر و مہ پھرتے ہیں اب تک نہیں دیکھا ہے وہ رخ
مہ و خورشید کا دیکھو تو تماشا ہے وہ رخ
باعث روشنی دیدۂ بینا ہے وہ رخ
[illegible]

کیوں
یہ چراغ حرم و شمع کلیسا ہے وہ رخ
[illegible]

[illegible]

فلک ہے زیر فرمان محمد
[illegible] آتش ستان محمد
بیان اور کلام [illegible] فرمان محمد
کلام حق ہے فرمان محمد
یقین ہے وہ مکان ہے اوس لامکان مین
ہے عالم سب ہے مہمان محمد
چراغ ماہ ہے شمع شبستان محمد
ہوا وہ باعث ایجاد عالم
ولا ہے سب احسان محمد
کیون کی تکرار مین دربان کو رضوان
کہ جنت ہے گلستان محمد
چراغ آسمان الکرم مین گل ہو
منور ہے زمین داماں محمد
مسیحائی ہوئی امت کو دم مین

گویا مصرع صائب
سند طبع ہے بو دو زلف لب اور رخ بدن ان سے

ردیف دال

کیون نہ انگشت نما ہو وہ مہ نو کیطرح
کہ ہمین بعد مہینے کے دکھاتا ہو وہ رخ

آنکھین نرگس ہین دہن غنچہ ہی عارض گل ہین
پھولون کی ڈالی ہمین اب نظر آتا ہو وہ رخ

فاصلہ شام و سحر مین نہ رہا اے گویا
دیکھ لے متصل زلف چلیپا ہے وہ رخ

جو ہمیہ غصے مین ہو رنگ روے جانان سرخ
لہو یہ روئین کہ ہو جیب سرخ و دامان سرخ

خیال آتش گل مین ہین بسکہ گرم فغان
ہوا ہی شعلۂ آواز عندلیبان سرخ

کرے جو قتل وہ مجکو نہ مین کرون رسوا
لہو سے میرے کبھی ہو نہ تیغ جانان سرخ

لگایا آنکھون کو جو یار کا حنائی ہاتھ
تو میری پلکین ہوئین مثل شاخ مرجان سرخ

قبای سرخ صنم سے ہی کیا اوسے نسبت
کہ عندلیب فقط گل کا ہے گریبان سرخ

گمان ہی سکو کہ الماس ہو گئے یاقوت
جو پان کھانیسے اوسکے ہوئے ہین دندان سرخ

مین کیا بتاؤن کہ کیسے ہین سرخ وہ لب یار
نہ لعل سرخ ہی ایسا نہ ایسا مرجان سرخ

جو عندلیب کو غیرت ہو روے ایسا خون
کہ گلفروش کی ہو جا ساری دکان سرخ

قبا سفید جو پہنے تو سرخ ہو جائے
فزون ہی گل سے کہین رنگ جسم جانان سرخ

پس از فنا بھی جمع ہے دھیان دست رنگین کا
تو ہڈیان ہین مری مثل شاخ مرجان سرخ

برس رہا ہی لہو میری چشم پر خون سے
وہ دیکھے آکے نہ دیکھا ہو جسنے باران سرخ

ہماری قبر پہ شوخی سے اوسنے پھینکے پھول
کہا کہ چاہیے تھا مرقد شہیدان سرخ

ہر ایک خار مین عالم ہوا رگ گل کا
بہایا تلوون سے خون ہو گیا بیابان سرخ

خدا [illegible] زیادہ [illegible]
[illegible]

[illegible]

دیکھ لونگا جو تصور میں تو کیا کیجیے گا
بنگیا چرخ مری اشک کے دریا کا حباب
شکل فانوس خیالی ہوں سدا گردش میں
کردے قاتل دہن زخم سے خندان مجکو
کھا گیا آہ ترا غم تو کلیجہ میرا
پانون رہجاتے ہیں چلنے ہی تو سر سہرتا ہے
کھائے زخم اوسکے بہت ابکی گلا کاٹیں آپ
بھولتی دل سے نہیں یاد کسی مطرب کی
کبھی کاشانۂ دل میں نکیا تونے ظہور
تنگ ہیں زیست سے ہم سہتے ہی دوبال گراں

میری نظروں سے بھلا رہیگا پنہان تا چند
رہوں ای ماہ ترے ہجر میں گریان تا چند
تجکو ڈھونڈا کروں اے شمع شبستان تا چند
میں رہوں آرزو قتل میں گریان تا چند
ای ستمگار کروں دعوت مہمان تا چند
رہوں سرگشتہ میں اے گنبد گردان تا چند
سر پہ لیں ہم تری تلوار کا احسان تا چند
دیکھیے دے کیطرح رہتی ہیں نالان تا چند
خانہ آباد مرا گھر رہے ویران تا چند
تیرے مشتاق رہیں خنجر جانان تا چند

نظر آتا نہیں گویا مجھے سامان وصال
دست وحشت میں پھروں بے سر و سامان تا چند

از ادب چشم سوی زخم دل من نکند
نالم وحیف لب بام تو شیون نکند
جامہ گر چاک شد از تار کفن دوختہ ام
زیر دیوار تو از رشک نگہبان باشم
عشق گیسوے تو گر سلسلہ جنبان نشود

تا مسیحا وضو از چشمۂ سوزن نکند
گریم و اشک روان دیدۂ روزن نکند
چون من زار کسی خواہش مردن نکند
کہ نگہ بر رخ تو دیدۂ روزن نکند
کار زنجیر بہ گردن رگ گردن نکند

نام روشن خاک اوڑا لی ہے صبا میرے بعد
ہوگئی اودہی گلشن کی ہوا میرے بعد
کہگئے دن یار نے شانہ نکیا میرے بعد
کیا پریشان رہی زلف دوتا میرے بعد
خون مرا کرکے لگانا نہ حنا میرے بعد
دست رنگین ہنون انگشت نما میرے بعد

ردیف ذال معجمہ

سنبل تر بھی پریشان نہ ہوا [illegible]
پیو مجنون نہ ہوا گل کا گریبان نہ پھٹا [illegible]
نظر آیا نہ کوئی [illegible]
ولولہ جوش جنون کا [illegible]

قطعہ گویا

[illegible]
غالب [illegible]

نکیا شوق سے مضمون سے کبوتر کا غذ
خود بخود بار تلک جا پہنچا اوڑ کر کاغذ
خط پہ خط [illegible] لکھے پر نہ لکھا [illegible] جواب
کہہ قاصد کہ ہوا کیا نہ میسر کاغذ
حال رونے کا اگر کاغذ ابری پہ لکھون
صورت ابر ہمیشہ وہ رہے تر کاغذ
سیکڑون [illegible] بھیجے ہین خط تجکو [illegible]
اوڑ سے پھرتے ہین تری کوچہ مین اکثر کاغذ

استخوان میری سگ یار تلک پہونچا دے	اتنا احسان کرے مجھ پہ ہما میرے بعد
صد ہزار تیغ نے اور فرط نزاکت کے سبب	پہلے مین گرپڑا اور یار گرا میرے بعد
چمن جوہر شمشیر سے سنگوائے پھول	خوب قاتل نے سوم میرا کیا میرے بعد
کیا ہی مرنے سے مری شاد ہین اللہ اللہ	بت کیا کرتے ہین اب شکر خدا میرے بعد
نرہی بعد مری نامۂ پیغام کی رسم	خاک اوڑاتی پھری گلیون مین صبا میرے بعد
منھ دکھانا تو کہان باتین تھین اوسکی جھنک	لن ترانی کی بھی آئی نہ صدا میرے بعد
کیا ہوا غم نکیا اوسنے مرے مرنے کا	اوسکا گیسو تو پریشان رہا میرے بعد
چاک کرتا ہون اسی غم سے کفن مرقد مین	کھلے رہتے ہین ترے بند قبا میرے بعد
مجھسا بدنام کوئی عشق مین پیدا نہوا	ہان مگر قیس کا کچھ نام ہوا میرے بعد
کبریائی تری ثابت نرہی گی اوبت	کوئی کہنے کا نہین تجکو خدا میرے بعد
استخوان کو نہ جلا دیجیو ای آتش غم	آکے مایوس نہ پھر جا ہما میرے بعد
دہن گور ابھی وا ہو بیان کرنے کو	آکے پوچھے تو اگر حال مرا میرے بعد
سر اوٹھایا مری وحشت نے پس انعرون بھی	بید مجنون مری تربت پہ اوگا میرے بعد
سنگ مدفن کی عوض رکھدیا مدفن پہ مرے	کوہ غم جبکہ کسی سے نہ اوٹھا میرے بعد
سب سے پہلے ہوئین اوس ورخ تابان کا اسیر	طوق قمری کے بھی گردن مین پڑا میرے بعد
تیرے آنیکی دعا مانگی ہی اول مین نے	ساقیا ہاتھ سبو کا بھی اوٹھا میرے بعد
اوٹھ گیا صفحۂ ہستی سے نگین کی صورت	نزع مین تھا مرا نام رہا میرے بعد

حال لکھا ہے ترے ہجر مین جس پر کاغذ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ردیف رای مہملہ

[illegible]

طبیعت آئی ان روزون ہے اک طفل برہمن پر
گمان ہی نالۂ ناقوس کا اب میری تسبیحون پر

ہوا یہ رتبہ زلف یار کا کنگھی کے کرنے سے
ہوا پر ہی اوڑی جاتی للا شانہ کی ناگن پر

ہمیشہ مار او رطاؤس مین ہے دشمنی دیکھی
دل ہر داغ کیون شیدا ہوا ہی زلف پرفن پر

نظر آتی ہے مسی کی دھڑی پریان کی سرخی
کسی نے برگ گل یا رکھ دیا ہی برگ سوسن پر

ہوا یہ پانی پانی دیکھکر اوس غیرت گل کو
طلب کرتا ہی اوڑ جاتی تو ہر بلبل سے گلشن پر

شب مہتاب مین ہنسنا تمھارا لائیگا آفت
گری گی ایکدن بجلی مہ تابان کے خرمن پر

تبسم دیکھکر اوس شعلہ رو کا جل رہے ہین گل
بجا ہی گر کہون بجلی گری پھولونکی خرمن پر

دھوان جب لیسے اوٹھتا ہے تری آن سیر گزین
تو اک کالی گھٹا سی یار چھا جاتی ہے گلشن پر

نہ کیونکر سینہ و دل خانۂ زنبور ہو جائین
طبیعت آگئی ہی اک نگاہ ناوک افگن پر

ہوا تار نگہ مین رشتۂ زنار کا عالم
ہماری آنکھ پڑتی ہی جو اک طفل برہمن پر

منور ہو گئی میری لحد کس کے پرتو سے
چڑھائی چادر مہتاب کس نے میرے مدفن پر

کوئی خورشید تابان جلوہ گر ہے اوسکی اوجھل مین
شعاع مہر کا کیونکر گمان ہوئے نہ چلون پر

منور ہو گیا السا مکان اوس مہ کے جلوے سے
ستارون کا گمان ہوتا ہی دیوارونکی روزن پر

بنایا ہے زمین کو آسمان ان شہسوارون نے
مہ نو کا ہی عالم ہر نشان نعل توسن پر

مری زنجیر پر یون سنگ طفلان آ کے لگتے ہین
کہ بیتابانہ دوڑی جیسے مقناطیس آہن پر

اگر مجھ ناتوان کو رخصت گلشن نہین دیتے
بجای خار بٹھلاوین سر دیوار گلشن پر

چمک تیری دانتونکی اونھین دعوی تھا کچھ شاید
تبھی مٹی خدا نے ڈالدی ہیرون کی معدن پر

دیکھ لیلی کو ہنسا جب مین تو مجنون نے کہا
میری آنکھون سے اگر تو دیکھتا روتا ضرور
آگے اوسکا مصحف رو دیکھتا روتا ضرور
ہے یقین واللہ مجھکو حافظ قرآن اگر
یار کی گر بیت ابرو دیکھتا روتا ضرور
گرچہ یوسف کا بھی تھا مصرع قامت لاجواب
اوسکو اسے غافل اگر تو دیکھتا روتا ضرور
جو صبا کی ظلم رانی ہے ہمارے حال پر
میرا رونا وہ ستمگر بو دیکھتا روتا ضرور
ایسا رویا ہون کہ گریندہ ہوا ابر بہار
میری حالت گر وہ بدخو دیکھتا روتا ضرور
کسطرح کٹتی ہین راتین کسطرح گذرے ہین دن

مجھکو جب بجلی تو مینہ کا بھی برسنا چاہیے
مین مجھے ہنستے جو ابرو دیکھتا روتا ضرور
باغ مین لالہ ہی نہین ہون داغ اشک کی
جب ترا مین گلشن کو دیکھتا روتا ضرور
چشم بد دور آنکھین تیری غیرت لیلی کی گر
وادی مجنون کا آہو دیکھتا روتا ضرور
بن گیا ہون غم کی مین تصویر اوسکی ہجر مین
مجھکو وہ جو سر بزانو دیکھتا روتا ضرور

حیف کبھی یار تک پہونچی نہ میرے استخوان
سوکھ جائین گر ہماری آبلون کی چھاگلین
بعد مردن بھی ہے باقی میرے نالون کا اثر
تیرے آب تیغ سے ظالم جو ہو طوفان بپا
خط او سے اتنے لکھے مینے کروان جعبہ اب
حشر تک ممکن نہین اب جھکی تیغ آفتاب
کفش پا کے گل دکھا کر ہنسنے بعد گھینچ لگا
دیکھیو ضد میرے مرغ نامہ بر کے واسطے

مدفون اگر ہما بیٹھا رہا دیوار پر
پیاس سے کانٹے نظر آئین زبان خار پر
تار مطرب کا ہے عالم ہر کفن کے تار پر
حوت تڑپے مثل ماہی گنبد دوار پر
بیٹھے رہتے ہین کبوتر سیکڑون دیوار پر
باڑھ رکھواتا ہے ظالم مغزلی تلوار پر
سیر کو کیون جاؤن گلشن ہے مری بیزار پر
قینچیان لگوائی ہین بیرحم نے دیوار پر

یار کو معلوم ہوتا ہجر مین سویا نہین
خط لکھون گویا بیاض دیدہ بیدار پر

جو کوئی وہ چشم و ابرو دیکھتا روتا ضرور
تیرے آگے ہوتا یوسف بہ گمان یعقوب کا
گردش چشم سیاہ یار یاد آتی مجھے
بیخبر ہے تم وجہ اللہ سے کچھ بھی خبر
راتدن رستم کو گو تیغ و سپر سے کام تھا
تجھکو خندان دیکھ کر موتی سمجھتا برق طور
ہے یقین مجھکو کہ ہے چشمہ زمزم کیطرح
آہ سوزان لبی تھی آنسو روان تھی مثل شمع

عین کعبے مین گر آہو دیکھتا روتا ضرور
قد و قامت دست و بازو دیکھتا روتا ضرور
گر کبھی رم کردہ آہو دیکھتا روتا ضرور
ہے یہ لازم تجھکو ہر سو دیکھتا روتا ضرور
یار کی شمشیر ابرو دیکھتا روتا ضرور
ساحری گر چشم جادو دیکھتا روتا ضرور
شیخ کعبہ گر وہ ابرو دیکھتا روتا ضرور
مجھکو روتے رات گر تو دیکھتا روتا ضرور

لامکان تک مین تلاش یار مین پھرتا رہا
[illegible] دیکھتا روتا ضرور
گر [illegible] میری [illegible] سر حال پر
[illegible] دیکھتا روتا ضرور
خلق کو [illegible] ہے [illegible]
تو اوسے [illegible] دیکھتا روتا ضرور
[illegible] اعمال [illegible]
جب [illegible] سر کھلا کر سر آتش
[illegible] خدا خدا کر
[illegible] سلطان بندہ خدا خدا کر
ہوا ہون تب مین [illegible]
دنیا [illegible] خدا خدا کر
[illegible] خدا خدا کر
[illegible] اپنا جلوہ [illegible] پردہ
[illegible] خدا خدا کر
[illegible] تو اوس مین

بین انتک

ہین اشک زخمون سے میرے جاری نہ کبھی ہوگی یہ اشکباری
بنی ہین چشم پر آب قاتل یہ زخم بالائی جورا چورا کر
کہان وہ تمکین کہان وہ باتین کہان وہ جلسے کہان وہ محفل
یہ سب کا سب خواب کا تھا سامان چھپا لیا بس دکھا دکھا کر
برنگ ساغر ملا دیا منہ جو منہ سے تیرے خفا نہوتا ۔
کیا ہے بیہوش تو نے ساقی شراب مجکو پلا پلا کر
اوٹھایا یارون نے پر نہ اوٹھا زمین سے ہرگز ہمارا لاشہ
یہ کسنے ہمکو ہے مار ڈالا نظر سے اپنی گرا گرا کر
جو بھیجین ہم مرغ نامہ بر کو تو چٹکیون مین اوسے اوڑا دے
اگرچہ وہ طفل کھیلتا ہے پر کبوتر اوڑا اوڑا کر
پس از فنا بھی اگر تو آئے کرون سگ یار میہمانی
کہ استخوان کو ہے اپنے تن مین رکھا ہے بچا بچا کر
کرے اگر سرکشی یہ مجھسے ابھی فلک کو زمین پہ پٹکون
کہ توڑ ڈالے ہین ایسے مین نے ہزارون شیشے اوٹھا اوٹھا کر
کبھی مرے دل سے کرتے ہین بل کبھی ہین شانہ سے یہ اولجھتی
غرض کہ زلفون کو تو نے ظالم بگاڑا ہے سر چڑھا چڑھا کر
شکست لکھتا تھا نام دل کا یہی تھی طفلی مین مشق تیری

وہی اثر ہے جنون کا ابتک وہی ہے لڑکو نکو اب بھی کاوش
کہ میری مٹی کے روز مجنون بگاڑتے ہین بنا بنا کر

عجب نہین نامۂ عمل کا دلا ہو کاغذ اگر خطائی
خطائین کیین مین نے آشکارا کیے ہین عصیان چھپا چھپا کر

اثر ہے چاہ و ذقن کی الفت کا بعد مردن بھی آہ باقی
کہ کھیلتے ہین ہماری مٹی کے ڈول لڑکے بنا بنا کر

کیا ہے پوشیدہ عشق ہمنے کسی سے در پردہ ہے محبت
پڑے ہوئے بستر الم پر جو رو رہے ہین منھ چھپا چھپا کر

جو خوف طوفان اشک سے اب نہین ہے جاتا نجائے قاصد
روان کرون سوئے یار جانی خطون کی ناوین بنا بنا کر

ترا سا قد بن سکا نہ ہرگز تری سی صورت نہ بن سکی پھر
اگرچہ صانع نے لاکھون نقشے بگاڑ ڈالے بنا بنا کر

ادھر فقرہ نے لگائی برچھی ادھر نگاہون نے تیر مارے
شکست دی فوج صبر دل کو یہ کسنے آنکھین لڑا لڑا کر

کٹی ہے گویا شب جوانی قریب آن پہونچی ہے صبح پیری
بہت سی کی تو نے بت پرستی اب ایک دو دن خدا خدا کر

ہر کف پا مین حنا کا گل عیان بالای سر
شعلہ اوسکے زیر پا ہے اور دھوان بالای سر

گر تری تیغ بلا کی ان پہ ہو تو [illegible]
چھپایا ہین ہم نے سر [illegible] بالای سر [illegible]
[illegible] طفلان [illegible] آسمان بالای سر [illegible]
داغ سودا [illegible] دنیا مین [illegible] بالای سر
[illegible]

تھے سبک بدوش کی پہونچے جلد یاران عدم
ہان تو ہے عصیان کا اک بار گران بالای سر

مجکو اک سرو روان کے عشق نے مجنون کیا
کیا عجب باندھی جو قمری آشیان بالای سر

کانپ کانپ اوٹھی ہی اکثر میری نالون سے زمین
کیون نہ یارب گر پڑا یہ آسمان بالای سر

ہوگیا اکثر سرشک چشم سے خانہ خراب
گر پڑی ہے بارہا سقف مکان بالای سر

اس زمین مین اور اک ایسی غزل گویا کہون
جسکو سنکر رکھین سب اہل زبان بالای سر

چاند سورج ہین ترے اے جان جہان بالای سر
کیون نہ ہو پھر پھیر کے صدقے آسمان بالای سر

کاش پہونچے اشک کا آب روان بالای سر
ہے ہر اک داغ جنون آتش فشان بالای سر

ہے زمین پاؤن کے نیچے آسمان بالای سر
مہربان ہے زیر پا نامہربان بالای سر

اے خط نورستہ مجکو تیرا مجنون جان کر
طوطیون نے آکے باندھا آشیان بالای سر

سر چڑھا کر تو نے اے ظالم بگاڑا ہے اسے
کرتی ہے بل کاکل عنبر فشان بالای سر

اسقدر گلکاریان کی ہین تری تلوار نے
زخمون سے رکھتے ہین ہم اک گلستان بالای سر

شل گلبن پاؤن گڑ جائین زمین مین اے نسیم
گر زر گل بھی رکھون مین ناتوان بالای سر

پھرتے ہین صحرا مین سر پر ہین گل داغ جنون
خار اپنے زیر پا ہے بوستان بالای سر

بادشاہی سے یہ نفرت ہے کہ چھوڑون اپنا سر
گر پڑے ظل ہمای آسمان بالای سر

یان خزان مین بھی شگفتہ ہین گل داغ جنون
کہدو اب بلبل سے باندھے آشیان بالای سر

مجھسے یارب غم اوٹھتا نہین اسکے عوض
کاش رکھدیتا زمین و آسمان بالای سر

[illegible] دیوان منور

بلبلین آنکھون پہ رکھین باغبان بالای سر
سر چڑھایا ہے جنون نے [illegible] از مرگ بھی
[illegible] پہونچے ہین سرے استخوان بالای سر
ہے ہماری بیقراری سے تہ و بالا جہان
ہر زمان زیر قدم ہے ہر زمان بالای سر
آسمان مثل زمین ہے تلے پاؤن کے
اور زمین ہے نگاہ مثل آسمان بالای سر
دل ہمارا نعرہ زن ہے [illegible]
سینہ مین گویا جرس ہے کاروان بالای سر

ردیف زای معجمہ

مجلس مین غیر [illegible]
بلبل نہ ہو [illegible]
آوارہ [illegible]
[illegible]

جب بہار آئی تو ہوتا ہے ہمارا چاک جیب
آہ دکھلاتی ہے یہ وحشت ہمین جوش جنون
صورت گل چاک کرتے ہین گریبان ہر برس
خانہ آباد ہو جا ہے وحشت بیابان ہر برس
سلسلہ بی عالم مرا دیوانہ
طوق منت کا پہنتا ہے وہ جانان ہر برس
اتنا جوش اشک دکھلاتا ہے طوفان ہر برس
یاد آجاتے ہین ہمکو جو دندان یار
موتی برساتی ہین آنکھین ہر برس
کہتے ہین ... ہوتا ہے گویا نالہ ... ابر برس
ہوتی ہے آلودہ خون تیغ جانان ہر برس
زخم میرا ... ہوتے ہین خندان ہر برس
عشق ... ہو کے دل قربان
ہو جاتا ہے ... نظارہ یار

باغ جہان مین آہ بہار آئی لاکھ بار	وہ نخل ہون صبا کہ نہ لایا ثمر ہنوز
ظالم تو قتل کرکے ابھی سے مکر نہ جا	مین تو تڑپ رہا ہون پڑا خاک پر ہنوز
گو خاک ہو گئے نہ گئی جستجوے یار	جون گرد راہ پھرتے ہین ہم دربدر ہنوز
کشتے ہین جب سے ہم تری شمشیر ناز کے	آگاہ تھی نہ دوش سے تیری سپر ہنوز
اکدن سنا تھا کچھ مری سرگشتگی کا حال	کہتا ہے یار ناز سے پھرتا ہے سر ہنوز
یہ زار ہون کہ موے بدن بھی وبال ہے	تسبیح ہے دل مین الفت موے کمر ہنوز
سر جب آستان پہ تری دیر مارتے	صندل سے تو گیا نہ مرا درد سر ہنوز
آخر ترے فراق مین میرا ہوا وصال	دیکھا نہ شام ہجر نے روے سحر ہنوز

گویا حال پوچھے جو وہ کہیو اسے صبا
بیٹھا ہے مثل نقش قدم خاک پر ہنوز

ردیف سین مہملہ

سر کٹے پر کر نہ چور نگ اے مری جلاد بس	تا کجا ظلم و ستم بس اے ستم ایجاد بس
تیر اہی مصرع قد ہی خوب شاخ مت نکال	سرو کے مصرع پہ ظالم ہو چکا ایراد بس
یار کا نقشہ نہ ہرگز کھینچ سکا غش آگیا	دیکھی صناعی تمھاری مانی و بہزاد بس
سن نہیں سکتا مری نالون این الیسا درد ہے	جب کردن فریاد کہتا ہی وہین فریاد بس
کسکو طاقت ہے سنے دیوانی فریاد کو	سنکے زنجیر دیوانگا غل کہنے لگا حداد بس

دیوان ۴۳

ردیف سین مہملہ

[illegible]

انتہا ہی نہ ہو [illegible] بن قاتل [illegible] رقص

[illegible] رقص

ردیف طای مہملہ

ردیف شین معجمہ

گرمی سے چاندنی کے ہوا ہی عرق عرق	آئے نہ اب کہین مری سرو روان کو غش
مستی مین شب وہ ماہ جو گرم خرام تھا	آ گیا تھا بزم مین پیر مغان کو غش
نام خدا ابھی سے یہ طفلی مین حسن ہے	آتا ہے اوسکو دیکھ کے پیر و جوان کو غش
ناقے کے ساتھ چل نسکا فرط ضعف سے	لیلی سے کہدو آیا ترے ساربان کو غش
آیا جو وہ تو اوڑ گئے صبر و قرار و ہوش	یوسف کے دیکھنے سے ہوا کاروان کو غش

گویا وہ ساتھ غیر کے جاتا نہو کہین
آنے لگا ہے آج جو مجھ ناتوان کو غش

ردیف صاد مہملہ

قہر ہے تیرا بت خود کام رقص	لے گیا دل سے مرے آرام رقص
تیرے گانے سے زمین ہے وجد مین	کرتے ہین دیوار سقف و بام رقص
آ گئی ہے چرخ مین گردون کی عقل	دیکھکر اے ماہ سیم اندام رقص
تان کے ہمراہ نکلی میری جان	مفت مین اوسکا جو ہو بدنام رقص
ہو گئی گردون تلک ہے وجد مین	رقص یہ ہے بس ہے اسکا نام رقص
ہو وہ بسمل گر تڑپتا دیکھ لے	دست قاتل مین کرے صمصام رقص
تیرے دکھلانے کو اے مہ آفتاب	کر رہا ہے صبح سے تا شام رقص
دیکھکر تجکو تڑپ جاتے جو ہین	کرتے ہین صید اسیر دام رقص

نالان سرا [illegible] ہاتھ سے ہین دیکھو اے صبا
خط لکھو لیکے تو آئی ہے اگر صدا سے خط
وحشی کیا ہے مجکو بھرا یا ہے سارے پر
زلفون کے [illegible] آہ جو رکھون یا جفا سے خط
اوس رشک گل کے [illegible] گل بیچا رے مثال
رخسار نکلین صاف اگر وہ بنا سکے خط
اے جان ہم ہین صدقے ترے بال بال پہ
شیدا ہے زلف دل ہے جو مبتلا سے خط
تا فرخ حال لکھے یار کو رنگ پریدہ کا
لکھو نامہ بر کی طرح اوڑ کے جا سے خط

ردیف ظای معجمہ

قاصد ہوا ہین یا کبوتر ہو یا صبا
خط غلامی لکھدون اگر کوئی لا سکے خط
ہاتھ آئیگا [illegible] لکھون حال
[illegible] لکھون گویا لکھون حال
پیان وہ ہون جو دو [illegible] بہا سے خط
ہم دائرہ ہو چشم اور [illegible]
زبان سے کیا ہین کہو دل سے پوچھو اسکا حظ
بجا ہے جو دو سے تمہارے اوکھا بالکل بنا حظ
شراب بار بلا تا ہے تجکو دکھلا کر
دکھا رہا ہے عجب دور جام صہبا حظ
نوش

خوش آے کیا تجھے زاہد خط عذار صنم گناہ ہوتے ہین ادا ہمسے خط کے لیے	جسسے جنون ہو اس کو بہار سے کیا حظ الٰہی کاش ہوتا جہان مین پیدا حظ
نہین ہے کم مجھے رونیسے خندہ ساغر کبھی نہ لب ان مرے آشنا شکایت سے	جو پاس یار ہو سیکشی کا پھر کیا حظ جو دیکھے گا لی یہ گالی اوٹھاؤن وفا حظ

کہی جنون مین غزل ایسی ہم نے اے گویا
کہ جسکو سنکے اوٹھاتی ہے روح سودا حظ

ردیف عین مہملہ

اشک سے اپنے اگر رکھتی ہے آب دانہ شمع گر ہٹا دے ہاتھ سے وہ ساقی مستانہ شمع	کس لیے ہے جمع کرتی خرمن پروانہ شمع محفل مے مین دکھائے گردش پیمانہ شمع
بنگیا ساغر چراغ اوسکے خالی ہاتھ مین یار اگر آئے تو روشن ہو مکان میرا ولے	عکس رخ سے بنگئی موج مے پیمانہ شمع ہوئے کب روشن جہان خانہ ویرانہ شمع
صورت قلقل کرے نالہ زبان شعلہ سے ہے بلورین جھاڑ سا روشن جو دیکھو دور سے	ساقیا دیکھے جو تیری نرگس مستانہ شمع ساق و ساعد شمعین ہین اور چہرۂ جانانہ شمع
ساعد روشن کی اوسکی تب بیداری کرے دود شمع داغ دل کر دیگا آخر سیاہ	کاٹ کر سر رکھدے پہلے ہاتھ مین بیگانہ شمع مثل کعبہ کے بنائیگی مرا بتخانہ شمع
روئے مین بھی ان حسینون کے سراسر گرمے	آنسوؤن کے تار سے رکھتی ہے دام دانہ شمع

کوچۂ گیسو میں داغوں کی سبب ہے کچھ گا دل
یہ ہوتا ہے شب تاریک میں ہر جا چراغ

رات بن تیرے یہ میرا حال تھا ای شمع رو
شعلے نظر آتے نہیں مری اخگر تھی اور مجھ پر چراغ

کس لیے جاتا ہے تو سرو چراغان دیکھنے
میں ہوں داغوں کی بدولت پاؤں تک سر تا چراغ

تیری شبہای جدائی میں دیا کسنے یہ رنج
اپنے شعلے سے دکھاتا تھا مجھے خنجر چراغ

سب حسینان جہان ہوتے ہیں ہر جائی ولا
دیکھ لے ہوتا ہے روشن شام کو گھر گھر چراغ

پیسیہ خانہ ہمارا یار وحشت خیز ہے
اک شب تابان اوڑاتی ہیں یہان اکثر چراغ

آہ سے اک اپنی داغوں میں لگ اوٹھتی ہے آگ
ورنہ دیکھا ہے کہ گل کردیتی ہے صرصر چراغ

مار ڈالا ہے جو اوسنے داغ دے دے کر مجھے
چاہیے روشن کرے آ آکے تربت پر چراغ

ہو فزون قدر حسینان جسقدر ہون بعید
دور سے دیکھو تو آتا ہے نظر اختر چراغ

گر حنائی ہاتھ میں لے جام مے وہ شمع رو
موج مے ہو جائے شعلہ اور بنے ساغر چراغ

میری مژگان پر نہیں ہے جلوۂ لخت جگر
ہیں لب دریا یہ روشن ای پری پیکر چراغ

دیکھی جو گردن کشی اوس شمع رو کی بزم میں
شعلہ ہے کیا پھر اپنے شعلے سے اوٹھائی سر چراغ

اوسکی تیغ ظلم سے اب نام کو عاشق نہیں
ایک بھی دانہ نہ نکلے ڈھونڈھو گر لیکر چراغ

ذکر حق سے دلکو روشن کر چلا جاتا کہا ہے شمع
گل نہیں ہوتا ہے ای گویا یہ تا محشر چراغ

ردیف فا

آپ سے جاتا نہیں میں اوس ستمگر کیطرف
خود بخود گردن کھینچی جاتی ہے خنجر کیطرف

وہ بھی آیا نہ آپ سے آپ میں ہم
اس کو کہتے ہیں انتہاے فراق

تو نہ آزار دیکھ اوس سے فراق
ہستا ہے گویا کا تو بنا کے فراق

ردیف کاف عربی

بھولا ہے بعد مرگ بھی مجھے دوست بان تلک
کب بھی نہ اوسکا پایا در سے اوٹھوان تلک
گویم نفس سے جا رہا بوستان تلک
اور اورون سے رنگ چہرہ گیا بوستان تلک
بلبل بہجوم گل ہے چمن میں بیان تلک
پھولون سے چھا گیا ہے ترا آشیان تلک
لب پہونچے اونکے ضعف سے گوش بتان تلک
سوچا غم کے سینے سے آئی زبان تلک
پرواز تپش از بن تھی مری آسمان تلک
اب تو چمن سے جا سکون آشیان تلک
ایسا کیا ضعیف غم انتظار نے
آنکھون کو میرے بار ہے خواب گران تلک
عالم ہون علم عشق کا مین کر نہ ہمسری
اے عندلیب تو ہے پڑھی بوستان تلک

آستین پھر آنسوؤن سے ہاے تر ہونے لگی
پھر لگے بہہ بہہ کے جانے اشک دامان کیطرف

ہے یقین پھر ایک ہمکو کوئین جھنگوائیگا
دل ہوا مائل پھر اک چاہ زنخدان کیطرف

آبلون کے زخم پھر شاید کہ ہوجائیں ہرے
پھر بہار آئی چلے خار مغیلان کیطرف

ای جنون رگہاے تن کو شوق نشتر پھر ہوا
دیکھتا ہون پھر کسیکی نوک مژگان کیطرف

چھٹ گئی دست خرد سے پھر عنان اختیار
پھیلا پھر توسن وحشت بیابان کیطرف

پھر ہوا شوق شہادت آہ ای گویا مجھے
پھر جھکا جاتا ہے سر شمشیر تران کیطرف

ردیف قاف

کاہش جان ہے لب پہ ہاے فراق
کس بلا مین ہے مبتلاے فراق

کوے دوزخ اوسے پہونچا ہے
نہ کسیکو خدا دکھاے فراق

کھا گیا غم ترا کلیجے کو
دل مرا ہو گیا غذاے فراق

جان دی اوسکا نام لے لے کر
بس دلا تھی یہی وفاے فراق

داد رس کوئی بھی جہان مین نہین
مین کہون کس سے ماجراے فراق

سقف گردون دون جلادی کہین
اے مرے آہ شعلہ زاے فراق

دل بھی بیگانہ ہو گیا مجھ سے
مین ہوا جب سے آشناے فراق

خوار ہون زار ہون پریشان ہون
اوس سے کہدو یہ ماجراے فراق

اوس سر کے وصف سے ہوا قبہ بلند
پہونچی اوسکی رفعت آسمان تلک
[illegible]
نامہ بر اوسکا پہونچا تو پہنچی وہان تلک
[illegible]

فصل خزان مین گلشن کا حال کیا ہے
جب بلبل نے ترک کیا آشیان تلک
دل مین بہار آرزو کی ہوا کی تلک

الخ

[illegible]

ردیف لام

[illegible]

اللہ رے دماغ فرا دیکھو اسے ہما	آیا نہ بے طلب سگِ یار استخوان تلک
اوس ماہ نے جو سر مرا اٹھکر اپایانون سے	پہونچا دماغ آج مرا آسمان تلک
نخلِ مراد بار ہوا آج بارور	صد شکر کٹکے سر مرا پہونچا سنان تلک
پھر جای تیر آکے وہ برگشتہ بخت ہون	رخ پھیرے دیکھکر مجھے اوسکی کمان تلک
مرنیکے بعد ہے سگِ جانان کا انتظار	کمبخت ہما نہ آئے مرے استخوان تلک
سو بار آکے موت بھی فرقت مین پھر گئی	برگشتگی نصیب کی کیسے کہان تلک

گویا یہ ناتوانی کا احسان مجھپہ ہے	آنے دیا نہ یار کا شکوہ زبان تلک

ردیف کاف فارسی

شمع بھاگی دیکھکر میرے سیہ خانہ کا رنگ	دیکھ لے گر سوزِ دل اوڑجای پروانیکا رنگ
ساقیا عجب رنگین مین لے وہ مست ناز	سرخ ہوجاے اگر ہو سبز پیمانے کا رنگ
تو عبث دھوتا ہے قاتل دامنِ گل کی روش	میرے خون کا تیرے دامن سے نہ جائیگا رنگ
اوس پری کی چشم کی تعریف کا کھوج ورد	ہو سلیمانی فرو جسکے ہر دانیکا رنگ
ساقیا تو ماہ ہے اور ساغرِ مے آفتاب	آسمانی چاہیے اوس تیرے میخانہ کا رنگ
نغمۂ رنگین کو سنکر مثلِ گل بنتے ہین گوش	چھا رہا ہے بزم مین ایسا ترے گانیکا رنگ
دامنِ گل گردیا ہے دامنِ کہسار کو	ابر سیکھے آکے ہم سے اشک برسانیکا رنگ
جسم سرخ ایسا ہی پہنا اوسنے جو موتیکا ہار	ہر گھر مین صاف اب ہوگی گہر دانیکا رنگ

[illegible]

ردیف میم

[illegible]

صورت مژگان جگہ آنکھوں میں ہم خنجر کو دین
اپنی کشتی ڈوبےگی تلوار ہی کے گھاٹ مین
کیون نہ اب جائے عصا مینا کی ہو ہاتھ مین
بن گئی ہے خاک بھی بعد از فنا ریگ رواں
ہم تو کیا ہین حضرت عیسیٰ دیکھیں تیغ تو نہین
تیغ ابرو کا تصور دل مین لاسکتے نہین

مثل ابرو منہ پہ کھائین یار کی تلوار ہم
دیکھکر مر جائین گے وہ ابروے خندار ہم
پیتے چشم مست ساقی کے ہوئے بیمار ہم
ڈھونڈتے پھرتے ہین اب تک کوچۂ دلدار ہم
عین صحت ہی جو اون آنکھون مین ہین بیمار ہم
ہاتھ مین دیوانے کے کس طرح دین تلوار ہم

نالہ پر درد اسے گویا سنایا چاہیے
یار کہتا ہے سنین گے درد کے اشعار ہم

مرے خون سے سُرخ کر او رکف تجھے ہاتھون کے رنگ حنا کی قسم
نہ اوٹھاؤنگا تیغ تلے سے مین سر مجھے یار ترے کف پا کی قسم
کہا لیلی نے قدر شناس ہین ہم ہین اپنی ہی مہر و وفا کی قسم
جو ہے قیس کو غم ہو بیان بھی الم کہو کھائین دوبارہ خدا کی قسم
کہا لیلی نے ناقہ جو چل نکلا یہی قیس کا بن ہی خدا کی قسم
یہ اوسی ہی کے عشق کا جذب ہوا اوسی جو چھٹی پئے سرو پا کی قسم
کبھی باغ مین گل پہ کرون نہ نظر رخ یار کے حسن و صفا کی قسم
مری نظرون مین سانپ ہی سنبل تر مجھے حلقۂ زلف رسا کی قسم
کہین آیا گولا نظر جو کبھی کہا لیلی نے باد صبا سے یہی

کبھی چٹکی نہ کوئی چمن مین کلی مجھے اوسکے دہن کی صدا کی قسم

جو چمن مین وہ لالہ عذار نہین کسی گل پہ ذرا بھی بہار نہین

کہین نغمہ بلبل زار نہین مجھے جنبش باد صبا کی قسم

دل مضطرب آہ جو کہنے مین ہو کہو سیدھی بھی بات تو ترچھی سُنو

یہ سمجھ لو جو کعبہ بھی تم ہو تو نکرون کبھی سجدہ خدا کی قسم

شب ماہ ہو اور چمن کی فضا لب نہر ہے اور ہو ٹھنڈی ہوا

کوئی جام شراب کا دے گویا تجھے ساقی ماہ لقا کی قسم

کوچۂ جانان مین جب جاتے ہین ہم
باغ مین بے یار اگر جاتے ہین ہم

شکل مژگان تیغ گوشہ موڑ لے
کیون نہ کہیے جنگ ہے یہ عین صلح

مول لیتے ہین لڑائی یار سے
اسقدر ہم جنس بے مقدار ہین

صید ہین پر کرتے رہتے ہین شکار
ہجر مین جز غم نہ کھایا ہم نے کچھ

یاد آتا ہے جو وہ رنگین ادا
آگے اوس شمشاد قامت کے مدام

کیا ہی مایوسانہ پھر آتے ہین ہم
بلبلون کی طرح چلاتے ہین ہم

سر کو اپنے کوئی سرکاتے ہین ہم
لڑتے ہی آنکھ اوس سے ملجاتے ہین ہم

دیکھے دل آنکھین لڑا آتے ہین ہم
لو جو تم نظرون مین گُھل جاتے ہین ہم

دام مین صیاد کو لاتے ہین ہم
یار کھا نیکی قسم کھاتے ہین ہم

اشک خون آنکھون سے برساتے ہین ہم
بید کے مانند تھرّاتے ہین ہم

بادشاہی کے لیے آے اُرغزال ‌ — کسکی آنکھیں دیکھکر آتے ہین ہم

وہ پری پہناے گر زنجیر زلف ‌ — تو ابھی دیوانے بن جاتے ہین ہم

ایک بھی غمخوار یہ کہتا نہین ‌ — رو نہ تو اوسکو لیے آتے ہین ہم

ان جفاکارون کو رکھتے ہین عزیز ‌ — دشمنون کے دوست کہلاتے ہین ہم

گفتگو کرتے ہین وصل یار کی ‌ — پھر یہ کہتے ہین کہ کیا گاتے ہین ہم

کھاکے بل کہتا ہے وہ موے کمر ‌ — گیسوؤنکو پیچ سکھلاتے ہین ہم

تیر مژگان اوس کا پھر یاد آگیا ‌ — پھر کمان کسطرح چلاتے ہین ہم

تار ثابت جیب و دامن مین نہین ‌ — ای جنون تیری قسم کھاتے ہین ہم

آنکھ مجھسے پھیر کر کہتا ہے وہ ‌ — گردش ایام دکھلاتے ہین ہم

نالہ پوچھے وہ اپنی تیغ سے ‌ — زخم دامن کو دکھلاتے ہین ہم

ہجر کی شب ہمکو نیند آئی نہین ‌ — زلف شبگون کی قسم کھاتے ہین ہم

تو نے نظرون سے گرایا کیا ہمین ‌ — سب کی نظرون سے گرے جاتے ہین ہم

نام لکھ لکھ کر ترا وصلی پہ روز ‌ — ہجر مین یون دل کو بہلاتے ہین ہم

سامنے آتا ہی جو یوسف جمال ‌ — اوسکے ہاتون مفت بک جاتے ہین ہم

ایسی خوش آئی ہے از خود رفتگی ‌ — آپ مین ہر یون نہین آتے ہین ہم

یہ غذا لکھی تھی کیا تقدیر مین ‌ — کیون فلک یون ٹھوکرین کھاتے ہین ہم

بھیجتے ہین خط یہ خط او شہسوار ‌ — گھوڑے اب کاغذ کے دوڑاتے ہین ہم

یہ جہان ہے کشتیِ بحرِ فنا
مرنے کو بھی لوگ کہتے ہین وصال
ضعف سے صابر ہمین کہتے ہین لوگ
گھر سے کیونکر نکلین فرطِ ضعف سے
قبر پر اوسنے کہا آؤن گا مین
دیکھیے اب شامِ غربت کیا دکھائے
ضعف سے رہتا ہے اب پاؤن پہ سر
زرد ی رخ سے ہین کشتِ زعفران
بارِ عصیان سر پہ ہے گویا بہت

بیٹھے ہین لیکن چلے جاتے ہین ہم
یہ اگر سچ ہے تو مر جاتے ہین ہم
مفت مین ایوب کہلاتے ہین ہم
بیت کے مضمون کہلاتے ہین ہم
اس توقع پر موے جاتے ہین ہم
رخصت ای صبحِ وطن جاتے ہین ہم
آپ اپنی ٹھوکرین کھاتے ہین ہم
جاے گریہ ہے ہنسے جاتے ہین ہم
کیا اوٹھائین سر جھکے جاتے ہین ہم

ردیف نون

بے سوالی صبر کی دولت اگر پیدا کرون
مین توکل سے شکیبائی اگر پیدا کرون
مقتضاے طینتِ صافی ہے باغِ دہر مین
عشق برخوردار سے چاہون کہ پھل ہووے نصیب
تب تو اہلِ دل کی خوشبو سے معطر ہو دماغ
برق سان ای دل جو دائم برزدہ دامن رہے

مثلِ گل بے منتِ مخلوق زر پیدا کرون
خاکِ صحرای قناعت سے شکر پیدا کرون
رابطہ مثلِ صبا با خشک و تر پیدا کرون
پہلے آہ و اشک سے نخلِ ثمر پیدا کرون
جستجو مثلِ صباحب در بدر پیدا کرون
بیقراری مین وہ اپنا ہمسفر پیدا کرون

یار اگر عیسیٰ بنے بیمار ہو جاؤن ابھی
نخل قد یار مین برگ و ثمر پیدا کرون
آگ لگ اوٹھے اگر مین بال و پر پیدا کرون

وہ اگر صندل لگائے درد سر پیدا کرون
کیون اوٹھاؤن وقت جانان کے گذران ہم
شام ہی سے حالت شمع سحر پیدا کرون
دل مین بس ایسا مکان مختصر پیدا کرون
اب بتا وحشت کہان کہ ہم سفر پیدا کرون
اوس پری سے صورت سایہ ہون گویا جدا
اوس پہ لحی مین اتنا تو اثر پیدا کرون
وہ چشم مہر سے جو ہم نگاہ کرتے ہین
پھر کے چاند کو بھی رشک ماہ کرتے ہین

باغ عالم مین اگر پیوند الفت ہو درست
ہو ے شبنم کی طرح پرواز میری تا فلک
طالع واژون کے دولت اندلون یہ حال ہے
کھینچے یہ چرخ ستمگر مجھپہ تیغ آفتاب
سب جہان یعقوب سان آنکھون سے نہان ہو گیا
یار تک کب اوڑ کے جانے دے یہ بخت نارسا

تو تو شاخ بید سے بھی مین ثمر پیدا کرون
پرتو خورشید سے گر بال و پر پیدا کرون
عیب جو بجا ہین مین جتنے ہنر پیدا کرون
صورت شبنم جو اوس گلشن مین گھر پیدا کرون
اپنے یوسف کی کہان سے مین خبر پیدا کرون
خود بخود کٹ جائین گر مین بال و پر پیدا کرون

ہون جو اسے گویا ابھی بحر رمل مین غوطہ زن
بے بہا اس بحر مین کیا کیا گہر پیدا کرون

ہون وہ بلبل چاہ مین گلشن اگر پیدا کرون
تیغ ابرو کے تری مضمون اگر پیدا کرون
آہ بے تاثیر مین گر کچھ اثر پیدا کرون
ہون وہ گریان بعد مردن اپنی خاک قبر سے
خود بخود جلنے لگین پروانہ سان اے شمع و
خط اگر لکھون کبھی مین اپنے رشک ماہ کو
خنجر غم سے کرون سینے کو اپنے چاک چاک
آسمان سے سب تارے ہونگے تیھر گر پڑین
بغض ایسا ہی اوس ہرگز نہ آئے بھول کر

صورت طاؤس اپنے بال و پر پیدا کرون
اپنے ہر مصرع مین سنی کا اثر پیدا کرون
گھر مین مٹھی بیٹھے اوسکے دل مین گھر پیدا کرون
سبزہ تر کے عوض مژگان تر پیدا کرون
گر دیکھنے کے لیے گر بال و پر پیدا کرون
بضیۂ گردون سے مرغ نامہ بر پیدا کرون
یاد مین اوس ایک در کی لاکھ در پیدا کرون
مین جو نخل آرزو مین بھی ثمر پیدا کرون
نقش حب کس طرح گر گتنے ہی گھر پیدا کرون

۵۲ دیوان گویا

ستم ہی تری فرقت مین آہ کرتے ہین
جو ہم ہیں فلک کو سیاہ کرتے ہین

بلبل ہے چمن مین ایک ہمدرد
آئینہ ہے جسم صاف اوس کا
کہتا ہے یہ مشتری فلک پر
رخسار وہ رکھ کے سو گیا تھا
خط لکھ کے جو ہے تلاش قاصد
مرجان کہے دیکھ دیکھ وہ ہاتھ
اتنی تو صفائین کر نہ اے بت
ابتو مجھے غیب دان کہین سب
گویا ہون وقت کا سلیمان

مین بھی کسی گل کا مبتلا ہون
کیون کر نہ کہے مین خود نما ہون
یوسف ترے ہاتون مین بکا ہون
گل تکیون کو روز سونگھتا ہون
مانند قلم مین پھر رہا ہون
مہندی کیطرح مین پس رہا ہون
آخر مین بندۂ خدا ہون
مین تیری کمر کو دیکھتا ہون
پریون ہی یہ حکم کر رہا ہون

ثانی ترا کوئی نہین حسن جمال مین
خال سیاہ یار جو دیکھون تو ہون خجل
آنکھون مین چھا رہا ہے کس لنسان کا خیال
چلنے مین پای یار سے آتی ہی یہ صدا
دھڑکا شب فراق کا دلسے نہ جائیگا
تھا دل مین بوسہ اک خط جانا لکھا مانگیے
دل نے جو عشق زلف مین صدمے اوٹھائے ہین
دل مین ہی مو کمر سے ہم آغوش ہو جیے

سورج کے قبضے مین ہر کرن چاند ڈھال مین
ٹھہرین نہ تتلیان کبھی چشم غزال مین
آتے نہین فرشتے بھی اپنے خیال مین
نسبت نہین تدرو کو کچھ چال ڈھال مین
ہوجائیگا وصال ہمارا وصال مین
کانٹے سے پڑ گئے ہین زبان سوال مین
لاکھون ہی بال پڑ گئے ہین اس سفال مین
ہے کیا خیال اس دل نازک خیال مین

کیا ہے وصف کمر ایسا جو ایک سر کیش کا
ہے آسمان مرے اشعار کے زمینون مین
خط عذار کا مضمون جو بند ہو گیا ہم سے
وہ شیخ ہین جو نگینے جبینون مین
ہزار دی مجھے گردش فلک نے مین نہ پھرا
بجھا یا شمع کو فانوس مین لگا دی آگ
یہی تو فرق ہے اشراف اور کمینون مین
کھلا بیان جو تری دیکھین آستینون مین
عدم کو قافلہ یارون کا آج جا پہونچا
نشان نقش قدم ہم ہین واپسینون مین
نکال ساقی جھوش برنگ گل سے عرق
نکھر تو غنچہ روشن ہے آستینون مین
ادا ہو شکر ترا کس طرح زبانون سے
سماتے نام ترا کیونکہ ان نگینون مین
جو میرے ماہ کو ہو ذوق شہسواری کا
رکھا ہین ہالہ فرس کی لگاؤن زینون مین
کہون مین کیون نہ گل اندام ان حسینون کو
گلاب کیسی پسینہ آتی ہے جو پسینون مین
نہ کیون ہو جام ہمارا برنگ داغ ماہ
ہے آفتاب نہان اپنے آبگینون مین

بہانہ ساقی جھوش سے ہو لپٹنے کا	نہین ہون نشے مین بیہوش ہوشیار ہون مین
نجاے بعد فنا خاک سے بھی بیٹھا بلی	مرون تو شیشہ ساعت کا پھر غبار ہون مین
دل و دماغ مرا جانتی ہے کیا بلبل	نہ اولجھون دامن گل سے کبھی وہ خار ہون مین
یقین ہے سر و لب جو بھی پائمالی ہو	جو تیرے پانو نپہ سر رکھ کے اشکبار ہون مین
ہر ایک داغ ہے گل اور آہ سرو نسیم	وہ عندلیب ہون گلشن کا یادگار ہون مین
قوا پے چاند سے ٹکڑے کو گر کیے گلزار	ہلال کہنے لگے اس چمن کا خار ہون مین

ادھر تو دیکھیو گویا نے گل کھلائے ہین
ہجوم داغ سے کہتا ہے لالہ زار ہون مین

دماغ اور ہی پاتے ہین ان حسینون مین	یہ ماہ وہ ہین نظر آئین جو مہینون مین
خیال زلف ہی یون عاشقون کے سینون مین	کہ جیسے سانپ ہون بیٹھے ہوے خزینون مین
کمال حسن ہے ای چرخ ان حسینون مین	ہین آفتاب عذارون مین مہ جبینون مین
قسم خدا کی نظارہ کرین خدائی کا	لگائین آئینہ دل جو دوربینون مین
ہمارے ماہ کو یہ زاہدون نے سجدے کیے	ستارے ٹنگ گئے کھٹے جو تھے جبینون مین
بتون سے دور ہین اب کیا خدا کی قدرت ہے	کبھی وہ دن تھے کہ ہم بھی تھے ہم نشینون مین
خوشی کا روز ہے اٹھو گلے لپٹنے دو	نظر پڑے جو مہ عید سال مہینون مین
اس ایک خال پہ ای ماہ تو نہو مغرور	ہزارون داغ ہین یان عاشقون کے سینون مین
جو ماہ شام کو نکلے تو صبح کو خورشید	ہے اتفاق نہین دیکھو حسینون مین

سخن گو نقیب ہون
ہون بادشاہ سخن کی زمینون دار مین
مرا اجارہ ہے اشعار کے زمینون دار مین
کریکا زور شتر پٹک سے بار مین
کہا بھیل لے ہے سنا سب بار مین
کیا ہے سب و نہ بعد خط حسن بار مین
محبت بن سا مطلب جس جس پسیو سے بن

[illegible]

سبزہ تک اپنی قبر کا خوابیدہ ہو گیا
پر ہمکو نیند آئی نہ اکدم مزار مین

اے برق طور تاب تجلی نہ لا سکا
پتھرا گئیں ہین آنکھین مری انتظار مین

جاتی ہیں کب آشنا ترے دریا کی سیر کو
اشکِ رواں سے رکھتے ہین دریا کنار مین

یہ کس نے آکے قبر پہ بے چین کر دیا
کیا سو رہے تھے چین سے کنجِ مزار مین

آیا ہے خواب بھی شبِ وعدہ اگر ہمین
آنکھین کھلی رہی ہین ترے انتظار مین

خاکِ چمن سے کیا ہے مرا کالبد بنا
داغون سے گل جو کھلتے ہین فصلِ بہار مین

بعد از فنا بھی حسن پرستی سے کام ہے
آئینہ سان صفائی ہے سنگِ مزار مین

آنسو بہاؤن آنکھون سے ادسکو لگا کے مین
موتی پروؤن یار کے پھولون کے ہار مین

کیون منھ سے بولتا نہین نکلا ہے اتو خط
دروازہ بند باغ کا مت کر بہار مین

روئی ہین یاد گوہرِ دندان مین رات دن
موتی بھرے ہین مثلِ صدف یان کنار مین

کھینچے وہ لعل لب خطِ مشکین مین دیکھکر
پیدا ہوا ہے لعل بدخشان تتار مین

فرہاد کی یہ آنکھین ہین شیرین کو ڈھونڈھتی
اے دل غزال پھرتے نہین کوہسار مین

موذی ہے چرخ اس سے نہین کجروی بعید
سچ یون ہے راستی نہین رفتار مار مین

تجھ بن نہین یہ جلوہ نما شب کو ماہتاب
چشمِ فلک سفید ہوئی انتظار مین

تو سن کے ساتھ دوڑون جو مین منع کر نہ تو
ظالم عنان صبر نہین اختیار مین

پھولون کا ہار بنگیا ہے موتیون کا ہار
ایسا خوشی سے پھول گیا دستیار مین

نفرت ہے ان گلون کو ہی مرنے کے بعد بھی
ہوتا نہین ہے گل مری شمعِ مزار مین

[illegible]

پانوں سر اپنے آ گئی صحرا مین بھی بہار
واجب ہے آب تیغ سے کر لیجیے وضو
دریا مین اوسکے تیر مژہ کا پڑے جو عکس
آیا کبھی نہ یار نہ آیا مین آپ مین
ناسور پڑ گئے ترے دانتوں کے رشک سے
کھا کھا کے گل ہوا ہوں چمن مین میری خاک کے
آتی ہے فصل گل مجھے جوش جنون ہوا
کرتی ہے صاف آئینے کو خاک دیکھ لے
رکھتے نہین غرور سے وہ پانوں عرش پر
بتلاؤں کیا وہ کیسی ہے آرام کی جگہ
اپنے سوا نہین ہے کوئی اپنا آشنا

چھالے ہمارے پھول پروئیں گے خار مین
سجدہ جو کیجیے خم ابروے یار مین
سوراخ ہو ہر ایک گہر آبدار مین
اپنی اور اوسکے شکوے کیے انتظار مین
روزن نہین ہے یہ گہر آبدار مین
طاؤس بنتے ہین چمن روزگار مین
زنجیر در سے باغ کے باندھو بہار مین
جوہر نہ پوچھ جو ہین ہر اک خاکسار مین
چلتے ہین سر کے بل جو رہ کوے یار مین
سو جائیں پانوں جاؤں اگر کوے یار مین
دریا کی طرح آپ ہین اپنے کنار مین

گویا کبھی ہے یاس کبھی انتظار یار
کیا کیا ہین رنج زندگی مستعار مین

روز دکھلاتا ہے طوفان دیدۂ تر سیکڑون
فرقت ساقی مین کھائے داغ دل پر سیکڑون
فتنے برپا ہوتے ہین ہر ہر قدم پر سیکڑون
اپنے رونے کے ہین لکھے دفتر سیکڑون

ایک پل مین ڈوب جاتے ہین یہان گھر سیکڑون
میکشو ہے ایک مینا اور ساغر سیکڑون
دم بدم دکھلا رہا ہے یار محشر سیکڑون
اے صبا طیار کر موجوں کے مسطر سیکڑون

[illegible]

فکر ہی ہے کسی سرو سہی کے وصف کی
راتدن سولی پہ رہتے ہین سخنور سیکڑون

چاہ مین اوسکی گرا دیتے کنوئین مین آنکو
میرے یوسف کی اگر ہوتے برادر سیکڑون

نقش جب لکھوا کے ہمنے اوس پریرو کی عشق مین
خانۂ عاشق کو بھی جھکوائین گھر سیکڑون

مثل طفلان حبشیون سے ضد ہے چرخ پیر کو
گر ملتفت کی کرین برسا پتھر سیکڑون

بندۂ ساقی کوثر ہون مین گھیا وقت نزع
لائینگی بھر بھر کے حورین جام کوثر سیکڑون

تو نہین ہے آگے آنکھون کے تو دل خورم نہین
جنبش مژگان کف افسوس کچھ کم نہین

بن ترے فردوس مین بھی دم مرا خرم نہین
نخل طوبی نخل ماتم سے مجھے کچھ کم نہین

بعد مردن بیقرار ہے قرار اک دم نہین
سنگ مدفن بھی ہمارا آسیا سے کم نہین

مثل ساغر لب سے لب اپنا ملا دے ساقیا
جام ہے شیشہ ہے ہم ہین کوئی نامحرم نہین

دل پریشان ہو گیا اوسکی پریشانی ہے ہاے
دو جہان برہم ہین وہ زلف وہ تا برہم نہین

قتل کر کے مجکو کیا وہ سر جھکاتی شرم سے
اسقدر سرکش ہے جسکی تیغ مین بھی خم نہین

وہ سلیمان ہون کہ ہے ملک جنون زیر نگین
حلقۂ خاتم سے اپنا طوق گردن کم نہین

مر گیا جب مین تو آیا قبر پر وہ سیم تن
خاک ہو جانا دلا اکسیر سے کچھ کم نہین

اے دل ناداں کبھی دیتے ہین میٹھا زہر ہے
کون کہتا ہے لب شیرین مین اوسکے سم نہین

بس گیا ہے دل کسی محبوب گندم رنگ پر
گردش اپنے محبت کی کچھ آسیا سے کم نہین

مر گیا ہون نہین وہ کہتا ہے کیا ہی کچھ فریب
دم سمجھتا ہی وہ ظالم اور مجھ مین دم نہین

کیون ہون سب رنگون او بت کی ابرو دیکھکر
سامنے کعبہ کے کیسے کس کی گردن خم نہین

باتون ہی باتون قاتل بے موت مارتے ہین
شمشیر کی زبان سے جی [illegible] پکارتے ہین

ساقی کی ابرؤون پر دل اپنا وارتے ہین
اس طاق پر [illegible] صدقے اوتارتے ہین

[illegible]

محبوب کس تو نہو یا گلشن سیبوان مین
یاد کون ہے یوسف خورشید رو ہم ذرہ اوس
کیون ہے تو مجو زیب تن ہو موت
سامان مین

گو جام سے خالی ہوا بھر نا
پیالہ عمر کا
بے دور ساغر نا پینا
دوران کے
قدرت خدا کی ہے بتو ہم او ٹھین
ورسے بیٹھے وہ

کہو رے کی بیتابی مری بالکی جھلی
کان مین
اوس لب کی سرخی دیکھکر ہو دانہ
کس قدر
سب کو شوق نشتر جسکی رنگین ہین
یان مین
جلوہ ہے اوس کا چار سو گر ہنکھ ہے
تو دیکھو تو
خورشید رو ہم ذرہ اوس

ویسی ہی اوسکے سگ سے بعد از فنا بھی الفت
آنکھین گھاؤ کسنے دیوانہ کردیا ہے
ہم سکو جانتے ہین دیوانہ اوسی پری کا
کیا ہی ہوا اجل کا مجھہ پہ قدم مبارک
کوچے مین اوسکے جاکر سر کاٹ ڈالتا ہون
اوس شہ پہ ہے مقرر شیر خدا کا سایہ

ہر استخوان سے اوسکو جیون ہی پکارتے ہین
بادام پتھرون پر سے دیدے مارتے ہین
لیلی بھی ہو تو مجنون کہکر پکارتے ہین
ہاتھون سے قبر مین وہ مجکو اوتارتے ہین
منزل تلک پہنچ کر سب بوجھ اوتارتے ہین
جسکے سگ شکاری شیرون کو مارتے ہین

بازی بدی ہے اوس سے بوسونکی ہمنے گویا
ہے حبیب یون بھی اپنی کہنے کو ہارتے ہین

پیش نظر ہو تو سدا رہتا ہون مین اس دھیان مین
آنکھون کا دون پردہ لگا جانان ترے دالان مین
بے بادہ ہے رنج و تعب آنسو روان ہین روز و شب
ہے کشتی مے کی طلب ساقی سے اس طوفان مین
تجکو جو ای رشک پری اب ان دلون نفرت ہوئی
صورت رگ افسوس کی پیدا ہوئی ہے پان مین
حاضر ہے دل سینے مین یان گر اس پہ تم ہو مہربان
رکھے نہین اب جان جان غیر از کباب اخوان مین
تجھہ بن جو بے چینی رہی وہ گوشس زد ہو جائے گی

خنجر سے بستی تیر سے کیا نازخ ہے
عیان ہین فغان سے صبر کی جھوٹی
[illegible]

[illegible]

اشک گوہر لخت دل یاقوت ہین
چال ایسی چل زمین ٹھوکر نہ کھاے
بوریے پر ہے قناعت ای فلک
کردیا یہ ضعف نے نازک مزاج
اوٹھ گیا کیا پان سے وہ شور پو سر
چشم احول مین نظر آتا ہے ایک
آسمان ہنستا ہے اوسکی چال پر
پھر گیا ہے آپ وہ مہرہ مرا
نقش پر گویائی کہتا تھا وہ شوخ

عشق کی دولت سے یان کیا کیا نہین
اس مین کیا نادان تجھے جانان نہین
آرزوے مسند دیبا نہین
نازنینونکا بھی ناز اوٹھتا نہین
جو ترے کوچے مین اب غوغا نہین
کس طرح کہیے تجھے یکتا نہین
جو کہ اپنی چال پر روتا نہین
کچھ فلک تجھ سے مجھے شکوا نہین
ق اس طرح کا آدمی ہوتا نہین

کس خوشی سے جان دی اس شخص نے
ایسا عاشق دوسرا دیکھا نہین

عطر مٹی کا لگایا چاہیے پوشاک مین
سارا عالم ہے ترے دام محبت کا اسیر
روے آتشناک پنہان کیا ہجوم خط سے ہو
کام کیا مجھ مست کو تیری گل وگلزار سے
عشق خاک پاکبازون کا گریبان گیر ہو
مین وہ ہون صید ستمدیدہ کہ مجکو دیکھکر

خاک سی رغبت رہی ملنا ہی اکدن خاک مین
صید کیا صیاد بندھتی ہین ترے فتراک مین
آگ پوشیدہ بھلا کب ہے خس و خاشاک مین
باغبان بیٹھا ہون مین بنت العنب کی تاک مین
گرد کب بھرتی ہے دامان نگاہ پاک مین
اشک بھر آتے ہین چشم حلقۂ فتراک مین

تکبیر اگر کہین تو کرین ذبح خلق کو
سب اوٹھ کھڑے ہوئین زیست سے گروہ وضو کرین
ہم شرمِ معصیت سے اگر پانی پانی ہون
زاہد تو کیا ہے اوسکے فرشتے وضو کرین
جلوہ خدا کی دید کا دیکھے بہت سا ہے
اور برقِ طور اون کے تجھے روبرو کرین
معشوق دیکھکر ترے عاشق ہون آپ ہی
شیرین بھی چھوڑ دے سر جو ترے روبرو کرین
سائے کی طرح وہ ترے پانون پہ گر پڑے
ای حور جس پری کے تجھے روبرو کرین

یوسف تو وہ ہے کہ جسے دیکھ کے آفتاب ... پہلے وضو کرین
پانی سے ایک قطرہ ... جو اوسکو وضو کرین
لاغر ہی یہ کہ ... ابرو کے ... چاہین وضو کرین تجھے
دستِ دعا دراز ابھی سب ... عشق ہے
ساقی کی بزم سے ہین جو ہم آرزو کرین
زاہد بھی آ کے سجدہ کرین اور وضو کرین
دنیا سے ہاتھ دھوئین کہ سب آبرو کرین
کچھ اس سے ... اپنا ہم طبیعت ہی ... اور بھی ہم گفتگو کرین

ای گل جو ماری ضعف کی منھ سی نہ نکلی بات
بانگِ شکستِ رنگ سی ہم گفتگو کرین

آنے لگے شراب کی بو اونکی منھ سی بھی
ہم میکشون سے زاہد اگر گفتگو کرین

محوِ شراب ایسی ہین ہم مست ساقیا
آئے صدای قلقل اگر گفتگو کرین

ہین خاک وہ ترے رخِ ناشستہ کی حضور
شبنم سے گل ہزار اگر شست وشو کرین

دیکھین چمن مین گر قدِ موزون کو تیری سرو
مانندِ شاخِ گل ابھی گردن فرو کرین

دن کو چراغ کشتۂ مہتاب جل اوٹھے
اکدم نگاہِ گرم جو یہ شعلہ خو کرین

آئے چمن مین تو جو برنگِ نسیمِ گل
ای سرو تیرا وصفِ لبِ آب جو کرین

ہنستے ہوئے تم آؤ جو گلگشت کے لیے
رونے کا میرے ذکر لبِ آب جو کرین

ہرگز نہ مین ملون وہ ہون پروانہ نزل
لیکر چراغِ مہ جو فلک جستجو کرین

ہمراہ میکدے سے لطِ مے بھی اوڑ چلے
ساقی کی وان سے اوٹھ کے جو ہم جستجو کرین

اللہ ری لاغری ہم اگر چاہین ابجون
حلقے کو چشمِ مور کے طوقِ گلو کرین

کچھ مدحِ چشمِ یار کرین ہم تو روئین جام
شیشے گلون کو کاٹین جو وصفِ گلو کرین

یوسف نہین ہے یار کہین جسپہ اونگلیان
کاٹین گلے نگاہ جو سوے گلو کرین

مانند گرد باغ سے اوڑ جای رنگِ گل
اوس گل کی ہم اگر صفتِ رنگ و بو کرین

نافے نہین غزال مضامین کو دار سے
تحریر ہم جو وصفِ خطِ مشک بو کرین

تقریر بوی گل ہے گلبرگ ہو زبان
ہم اپنے گل کی گر صفتِ رنگ بو کرین

اپنے فقرہ پہ لختِ جگر یون ہی جلوہ گر
روشن چراغ جیسے لبِ آبجو کرین

[illegible]

[illegible]

ہوں بعد مرگ صرف ہما اپنی ہڈیاں	گر پیار سے بھی ہم سگِ جاناں کو تو کریں
میں اوس نبی کریم کا گویا ہوں شیفتہ	گر سنگریزے ہاتھ میں لے گفتگو کریں

قتلِ عشاق کیا کرتے ہیں	بت کہاں خوفِ خدا کرتے ہیں
سر مرا تن سے جدا کرتے ہیں	درد کی آپ دوا کرتے ہیں
آتشِ غم نے مگر پھونک دیا	دل سے جو شعلے اوٹھا کرتے ہیں
جامۂ سرخ ترا دیکھ کے گل	پیرہن اپنا قبا کرتے ہیں
خون روتی ہے چمن میں بلبل	ہم گلوں سے جو ہنسا کرتے ہیں
خمِ ابروے صنم کو دیکھیں	ہم یہ کعبے میں دعا کرتے ہیں
اپنے ساقی کو شبِ فرقت میں	پانی پی پی کے دعا کرتے ہیں
روز دو چار کا خون کا کرتا ہے	دست و پا سرخ رہا کرتے ہیں
مر گئے پر ہدفِ تیر ہے خاک	جا بجا تودے بنا کرتے ہیں
دہنِ زخم سے ہم قاتل کے	تیغ کو چوم لیا کرتے ہیں
شورِ محشر سے ڈریں کب عاشق	ایسے ہنگامے ہوا کرتے ہیں
ہوتے ہیں دل میں نہایت نادم	خونِ بے جرم کیا کرتے ہیں
منہدی ملنے کے بہانے قاتل	کفِ افسوس ملا کرتے ہیں
عوضِ بادۂ غم ساقی میں	خونِ دل اپنا پیا کرتے ہیں

ذرا تو میان سے تلوار لیکر آزما قاتل
سوا میرے کوئی سینہ سپر ہووے تو میں جانوں

حجاب ایجان کیوں آیا ہے تجھکو میرے پاس آنے سے
سوا غم کی ترے کوئی اگر ہووے تو میں جانوں

تہِ زر ہیں پستان اور ذقن بھی سیب سیمیں ہے
کوئی ایسا نخلِ بارور ہووے تو میں جانوں

دیا بوسہ نہ ہرگز لیگیا دل چھین کر میرا
کوئی دنیا میں تجھسا مفت بر ہووے تو میں جانوں

پڑا ہے اسپہ تو زلفِ درازِ یار کا سایہ
قیامت تک شبِ فرقت سحر ہووے تو میں جانوں

زبانِ حال یہ کہتا ہے تیری کان کا موتی
صدف میں ایسی خوبی سے گہر ہووے تو میں جانوں

حنائی ہاتھ سے نسبت نہیں خورشید تاباں کو
مقابل اوس کفِ پا کے قمر ہووے تو میں جانوں

حسین لیلیٰ بھی ہے پر دیکھ میرے یار کو مجنوں
دہن ایسا ہو اور ایسی کمر ہووے تو میں جانوں

لڑائی یار سے ہے ایدلِ نازاں تری باعث
مگر تو شعر اتنا بحر جو شر ہووے تو میں جانوں

بجا ہُو کرکے یہ حیلہ کہ تھوڑی رات باقی ہے
ابھی تم کھولدو زلفیں سحر ہووے تو میں جانوں

کوئی دم سو نے دے سر رکھکے اوسکے اپنے زانو پر
جو پھر گویا کے گاہی وہ دگر ہووے تو میں جانوں

اے صنم تیوری ہے جوہر ابروِ خمدار میں
ورنہ ہے یہ عیب ہووے بل اگر تلوار میں

ہے دلِ پرداغ اپنا چین زلفِ یار میں
آشیاں طاؤس نے باندھا دہانِ مار میں

آسماں کہتے ہیں جسکو وہ زمینِ شعر ہے
ماہِ نو مصرع ہے وصفِ ابروِ خمدار میں

ای مری مہرو تو وہ یوسف ہے گر چھوٹوں نکلے
چرخ سے آئے اوتر کر مشتری بازار میں

میں وہ ہوں آتش بیاں لکھے جو میری روبرو
آگ لگ جائی زبانِ مرغِ آتشخوار میں

ازل سے ہی گیسو درازی مری ...
جب کردن تا ناخن ... زبان منقار میں
... تیغ نگاہ ... دست یار میں
... خط غبار ... غبار میں
... بیمار ... جام میں ہو وے چراغ

آرسی میں وقت رقم اگر وہ جوں خط گلزار میں
یار کو لکھا ہوں خط گویا خط گلزار میں
دارِ ہی قامت نہیں پھانسی ہے وہ گیسو نہیں
تیر ہے مژگاں نہیں تلوار ہے ابرو نہیں
درد پہلو میں رہا کرتا ہے جب سے تو نہیں
ہجر میں بھی ایک دم خالی مرا پہلو نہیں
کیا تری الفت میں رسوائی سی رسوائی ہوئی
آبرو جاتی ہے آنکھوں سے رواں آنسو نہیں
آتشِ غم سے مرا دل کیوں نہ جلکر کباب
ابر ہے مینا ہے ہے ساقی تو نہیں

رشکِ بالا ہی نہیں تیری اگر تو عیب
وہ نہیں ... الحال جب میں ہو نہیں
... تماشا رات دن
... جادو نہیں
... اجازت دن
... ہم
... نہیں

صبح ہے ساعدِ بیمار شمع ... جل جا ...
... شعلہ ... یار ... خال ...
... میں ... وار ... نہیں
... عاشق ... ابرو ... نہیں
... اپنا ... گویا ... میں
... افسران

اسیران کہن پر تازہ وہ بیداد کرتے ہین
رہی طاقت نہ جب اونکی تب آزاد کرتے ہین

جو ہم وہ مصحف رو دیکھکر فریاد کرتے ہین
تو کافر ہنسکے کیا کہتا ہی قرآن یاد کرتے ہین

کسی کافر کے کوچہ کا جو اکثر دھیان رکھتے ہین
تو سوتے مین بھی سیر گلشن شداد کرتے ہین

رقم کرتا ہون جس دم کاٹ تیری تیغ ابرو کا
گریبان چاک اپنا خامۂ فولاد کرتے ہین

جو سچ ہے نہین بیحکم جنبش ایک ذرے کو
تو بس ہم وہی کرتے ہین جو آپ ارشاد کرتے ہین

پہنکر طوق منت کا وہ مہرو ہنسکے کہتا ہے
مہ کنعان کی زندان کو ہم آج آباد کرتے ہین

جسے یہ ذبح کرتے ہین نہین پھر دیکھتے اوسکو
یہ بت اللہ اکبر کسقدر بیداد کرتے ہین

در دندان جانان کا دکھایا کرتے ہین نقشہ
ہمارے اشک کا رمانی و بہزاد کرتے ہین

دلا دیتے ہین اکثر فاتحہ ہم آب شیرین پر
سدا وحشت مین روح کوہکن کو شاد کرتے ہین

مثال زخم اوسے منھ سے بوے خون لگی آنے
کہ ہر دم ہم بیان خونریزی جلاد کرتے ہین

بڑھاتی ہین گلے سے یار کی ہم طوق منت کا
زلیخا قید سے یوسف کو آج آزاد کرتے ہین

صفت ہوتی ہی جانان جس غزل مین تیری ابرو کی
تو ہم ہر بیت پر آنکھونسے اوسکے صاد کرتے ہین

نہین ہم شغل سے رہتے ہین غافل ایکدم ہمدم
جو بت کو بھولجاتی ہین خدا کو یاد کرتے ہین

کوئی منصور کے حق کہنے کو سمجھا نہین اب تک
وہ خود کو بھولجاتے جو اوسکو یاد کرتے ہین

جنون خیزی چمن ہین کی جو اوسکی قد موزون نے
سوال اب قمریون سے طوق کا شمشاد کرتے ہین

مقید ہون مین اعضا کی رگونسے ناتوانی مین
ترددکس لیے زنجیر کا حداد کرتے ہین

نہین ہے درمند عشق کو کچھ کام نالون سے
دہان زخم کو دیکھو تو کب فریاد کرتے ہین

ردیف واو

صفت پوچھی جو ہم نے اوس کسی کی سرخی لب کی
صبا نے رکھ دیا لا کر گل تر پر برگ سوسن کو
مکان یار قاصد اس نشان سے بوجھ لینا تو
گذر میرا جہاں ہوتا ہے سب آنکھیں بچھاتے ہیں
میں وہ ہوں خاک جو ہو سرمۂ چشم دوست و دشمن کو
کفن بھی میری نظروں میں لباس شادمانی ہے
گریبان جانتا ہوں اوس ستمگر زخم گردن کو
خدا شاہد ہے اوس کافر نے گردن کی ڈوری سے
ہمیں دھاگے دیے زنار پہنا یا برہمن کو
چمن میں گل کھلائے نقش پا نے رنگین سے
عوض پھولوں کے گلچیں خاک سے بھرتا ہے دامن کو

قاصد ہو تو اب پوچھے کچھ یہ دل ہو دھڑکتا	پیغام نہ اوسکا کہیں پیغام اجل ہو
تھا آج کا وعدہ سو کہا آؤنگا میں کل	جبتک کہ ہو کل دیکھیے کیونکر مجھے کل ہو
بن تیری اگر جاؤں میں گلگشت چمن کو	سینے کو ہوا تیر ہو پھل برچھی کا پھل ہو
گل گل مری بکل اوس کرتی ہو کروں کیا	یارب دل ناداں کو کسی طرح سے کل ہو
زلفوں کی پریشانی سے کیا دل ہو پریشان	شانے کا ترے ہاتھ آگئی کہیں شل ہو
غنچہ کوئی کہتا ہے کوئی وہم دہن کو	کچھ منہ سے تو بولو کہ یہ عقدہ کہیں حل ہو
کسطرح سے ہو نسبت بھلا کچھ تو کر انصاف	بیتابی ہو یہاں اور ادھر لیت و لعل ہو
اوس گل کو چمن میں ہو جو بخواری کچھ فوق	ہر غنچۂ گلزار صراحی بہ بغل ہو
کسطرح سے کہتے ہوں اوسی چل مرے گھر کو	کہتے ہیں تب ہی بات جو کہنے کا محل ہو

گویا کے سوا کسکا ہے منہ اوس کری بات
ہر بات میں جس کا فقط ناز کے چھل ہو

چلے ہم ای جنوں جب فصل گل میں گلشن کو	عوض پھولوں کے پتھر سے بھرا گلچیں نے دامن کو
سمجھ کر چاند پہنے یار تیری روی روشن کو	کہا بالے کو ہالہ اور بہ نو طوق گردن کو
جو وہ تلوار کھینچے تو مقابل کر دوں میں دل کو	اڑاؤں دوست سے ایسی میں آنکھ پہلو کی دشمن کو
کروں آہیں تو منہ کو ڈھانپے کو شمع کہتا ہی	ہوا سے کچھ نہیں ہے ڈر چراغ زیر دامن کو
شرر سنگ لحد سے چھڑتے ہیں بطف چراغاں ہے	لگایا کرتے ہیں اوٹھ کے پتھر مرے مدفن کو
نتھا گردن کا ڈور الکم مری ایمان لینے میں	پنھایا کس لیے زنار اوس طفل برہمن کو

گرفتار جنوں ہوں ان کا وحشی ہوں
مرے سر پہ تیوری اپنے دامن کو
سنبل میں گلشن کرتا ہوں
زلفوں کی ترے جب چمن میں
نظر میں گلشن آیا

[illegible]

جھکائی ہین کنوئین چاہ ذقن کی طبع موزونکو
مجھے ذوق شہادت بعد مردن بھی ہی ای قاتل
خوشی ہوکر جو وہ مہرو گلے میرے چمٹ جاتا
دکھادی ای جنون الفت نی مجکو جبکہ بکہ نگی
بکولہ ہالۂ مہتاب ہی میرے بیابان کا
تصور اسقدر رکھا ہی مین نے زلف مشکین کا
نہایت کجھ مکدر ہو گے لیلی وہان سی پھر آئی
مے الفت کی متوالی جو ہین اے ساقی بیہوش
دکھایا اوس نے دریا پر شب مہتاب کا عالم
کہی جب وصف رخ مین شعر بندش کی صفائی کی
فلک کو ایی ہم صورت یہ تو احسان کرنا تھا
سراپا ہمنے مضمون اوس قد بالا کی باندھی ہین
مین سمجھا کوئی گل سرو گلستان نے کھلایا ہی
ہی بہتر اطلس گردون سی یہ پوشاک عریانی
صدائے قلقل مینا یہ ہی محفل مین اے ساقی
مری گردش کی افسانی سُنے ہین سالہا اس نے
کہی جب اپنی گردش کر دیا اوسکو تہ و بالا

بنایا یوسف گم گشتہ کی مانند مضمون کو
بھری دامن تو آب تیغ سے دھونا مری خون کو
ہلال عید پھر کہتا ہین اپنے بخت وارون کو
مین سمجھا خیمۂ لیلی سواد چشم مجنون کو
فلک تب کہا کرتے ہین وحشی میری ہامون کو
بنایا ہی برنگ نافہ ہر اک قطرۂ خون کو
غبار خاطر مجنون مگر سمجھی ہے ہامون کو
صراحی کہتے ہین گردن کو ساغر چشم میگون کو
مجھے روتے جو دیکھا رخ پہ کھولا زلف شبگون کو
ہزارون پیچ سے باندھا گیے زلفون کے مضمون کو
شراب عیش سے بھر تا تھا جام بخت وارون کو
زمین اپنی غزل کی کیون نہ سمجھی پست گردون کو
جو دیکھا پھول سی چہرے کو اور اوس قد موزون کو
ہمارے داغ سے نسبت نہین تاج فریدون کو
دکھادی چشم میگون کو دکھادی چشم میگون کو
اسی باعث سے ہے دوران سر مدت سے گردون کو
بنایا شیشۂ بازیگران مینائی گردون کو

مطلع نیا ن ہو خط کیا ہے تعجب
روشن ہو جہاں شمع دہان کیوں نہ دھوان ہو
جو نام کی سی بھی نشان اوس کا نہ پایا
عنقا نہ کہیں ظاہر مضمون دہان ہو
ہو سیر چمن تو سہ سامنے اگر دیوں سے کہو زرد
تو قہقہے گلگشت میں ہون جو اے گل و زعفران ہو
وہ ماہ نہ لگ جائے اگر ابر سے لگے
عید رمضان آئے نہ ماہ رمضان ہو
گویا کرے طوفان بپا ابر کرم کا
یاد دیدہ و دزدان میں اگر اشک فشان ہو

ہم ہستم مرے ... نہ یار کو
زیبا ہے ہم ... طور بہار کو
جب لکھ رکھا نہ حال دل داغدار کو
لالے کا پھول بھیجا خط میں یار کو
آنکھوں میں دے کے سرمۂ دنبالہ دار کو
کرتا زبانہ ابلق لب و دہن کو
بولا ابھی یہ باؤ کے گھوڑے پہ ہے سوار
دوش صبا پہ دیکھ کے میرے غبار کو
وحشت طبع دراز سبھی شاخ گل کرین
دیکھیں اگر چمن میں گل نقش پار کو

طوق میری ہی گلے میں کچھ نہیں ہے ناصحا	تا بہ گردن وان بھی دیکھا زلف کی زنجیر کو
جسکی جانب اوسنے دیکھا مر گئے ہم رشک سے	ہم نشانہ بن گئے جسپر لگایا تیر کو
ٹھہرنا مشکل ہے مجھ دیوانے کی تصویر کا	پانوؤن سے پہلے بنایا چاہیے زنجیر کو
یہ گھلا ہی ضعف سے پہنچا وہ اپنی جیب تک	اب گریبان گیر کہیے خار دامنگیر کو
کان کا پردہ لگا دیجے تری دالان میں	رہیے اپنے گھر میں اور سنیے تری تقریر کو

سیکڑون مضمون باندھے ہیں غزال چشم کے
فکر گویا نے کیا شرمندہ آہوگیر کو

یان شکوۂ قاتل سے نہ آلودہ زبان ہو	جو زخم لگے وہ پئے شکرانہ دہان ہو
گر دیر لگی روح روانہ مری ہو گی	قاصد سے یہ کہہ دو کہ خبر لیکے روان ہو
تو تیغ لگائے دہن زخم کی ہنس دون	قاتل ترا شکوہ نہ کبھی مجھ سے بیان ہو
گر راہ صبا بنکے چلے یار کی جانب	بے منت قاصد مرا مکتوب روان ہو
جا سکتا نہیں جنبش گریہ سے کبوتر	مرغابی ہی نامہ کو مرے لیکے روان ہو
وہ کون سی جا ہے کہ نہیں جلوہ نما تم	تسپر نہیں معلوم کہ کس جا ہو کہان ہو
سایے کیطرح کیون نکرو سرو کو پامال	تم سرو روان جان جہان آفت جان ہو
مجھ وحشی سے ہرگز نہ چھٹے دشت نوردی	مر جاؤن تو پھر خاک مری ریگ روان ہو
چھا جائے گھٹا اوس میں سی اشک کا جو ہو ذکر	منھ بر سے مرے رونیکا گر حال بیان ہو
مت پوچھ مرا ضعف اگر رونے لگوں میں	کیا دخل کہ آنسو مری آنکھوں سے روان ہو

[illegible]

[illegible]

ردیف ہا

نہین تیری جفا و وفا ہے یہ	قتل کرنا جو ہے ادا ہے یہ
سر قلم کیجیے روا ہے یہ	اپنی قسمت کا بس لکھا ہے یہ
چھن رہا ہے جگر جو مثل کباب	عشق ملکش مین بس مزا ہے یہ
خون عشاق کو وہ کہتا ہے	دست و پا کے لیے حنا ہے یہ
اتنی بدخوئیان نہین اچھین	کہہ نہ بیٹھے کوئی برا ہے یہ
کوستے ہو جو ہاتھہ اوٹھا کر تم	اپنے نزدیک تو دعا ہے یہ
گاہ ہنستا ہے گاہ چین بجبین	وہ تو شوخی ہے اور ادا ہے یہ
ٹیڑھی سیدھی نہ کیون سنے اوسکی	راست قامت ہے کج ادا ہے یہ
خط کو اپنا جواب نامہ سمجھہ	یار نے مجکو بس لکھا ہے یہ
اس کو دستار سرخ مت سمجھو	خون عاشق کا سر چڑھا ہے یہ

ہے فلک پر دماغ گویا کا
جب سے اوس کوچہ کا گدا ہے یہ

نیم بسمل کیا ادا ہے یہ	عاشقو لوٹنے کی جا ہے یہ
شب وصل صنم دلا ہے یہ	بوسے ہونٹون کے لے مزا ہی یہ
دل کو کیون پائمال کرتے ہو	نہ تو سبزہ ہے نہ حنا ہے یہ

[illegible]
طاق ابروے [illegible]
طاق ابروے مین التجا ہے یہ
قد جانان نہین قیامت ہے
زلف جانان نہین بلا ہے یہ
گو عدم مین مرے سے زندہ کرتا ہے
کون کافر کہے خدا ہے یہ
ہو شہادت نصیب گویا کو
فدوی شاہ کربلا ہے یہ

ردیف یا

[illegible]

دل مین آتا ہے راہ چشم سے وہ
خوب یہ راہ آشنائی ہے
[illegible]
[illegible]
بت کو بھی دعوے خدائی ہے
[illegible]
حضرت عشق کی دوہائی ہے
منھہ سے گویا کہا اوسکا بوسہ
بات دشمن نے یہ بنائی ہے
الفت [illegible]
جانے وہ کب کسی کی جی کی [illegible]

اوسکی رفتار کے لکھے ہین جو وصف
ناصحا عاشقی مین رکھہ معذور
کس سے دو دن اوس صنم کو مین تشبیہ
نہ مرے زخم پر رکھو مرہم
سر کٹائین گے شمع سان خاموش
ہم نہین شمع ہون جو اشک فشان
مینہہ نے گھر مرے رکھا اوس کو
دل بھی اوس سے اوٹھا نہین سکتے

کیا مری طبع مین روانی ہے
کیا کرون عالم جوانی ہے
کب خدائی مین اوسکا ثانی ہے
میرے قاتل کی یہ نشانی ہے
گر یہی اپنی بے زبانی ہے
کار عشاق جانفشانی ہے
یہ بھی تائید آسمانی ہے
ناتوانی سی ناتوانی ہے

قد موزون کے عشق مین گویا
رات دن شغل شعر خوانی ہے

حسرت اے جان شب جدائی ہے
تجھ سے مغرور کی جھکی گردن
اوس نے تلوار کو سنبھالا ہے
پھر گیا جب سے وہ صنم بخدا
بات سیدھی بھی وہ نہین کرتا
آپ کو جانتا ہے آئینہ
تم مرے کج کلاہ کو دیکھو

افسردہ اے دل کہ موت آئی ہے
یہ بھی اک شان کبریائی ہے
دیکھیے کس کی موت آئی ہے
ہمسے برگشتہ اک خدائی ہے
کج ادائی سی کج ادائی ہے
صاف یہ اوسکی خودنمائی ہے
یہ بھلا کس مین سیر زائی ہے

[illegible]

[illegible]

سوزش مری دل کی دیکھہ ایاہ
وہ طفل نصیری آئے شاید
گردن روبلی تھی شمع سرکش
بس رکھدیا خط مین برگ سوسن
ٹھکراکے چلے جبین کو میری
یہ رشک ہی منہہ جو یار دیکھے
کھولا تھا مین راہ کوے قاتل
اوسکی گردن تلک نہ پہونچا

گرسیر اس برج آتشی کی
قسمین دون مرتضیٰ علی کی
کیون اوسکی گلی سے ہمسری کی
جب لکھہ نہ سکے صفت مسی کی
قسمت کے لکھے نے یاوری کی
صورت دیکھون نہ آرسی کی
تونے اے موت رہبری کی
اے دست درازکوتہی کی

دل کو یا لاتفل مین تونے
گویا دشمن سے دوستی کی

جو پنہان تھا وہی ہر سو عیان ہے
سراپا ماہ کا تجھہ پر گمان ہے
کیا یہ سوز دل نے گرم پہلو
ٹپکتا ہے ہمارا خون اس سے
جو پہونچے ہاتھہ زنجیرون کو توڑین
گیا ہے کوچۂ قاتل مین اب دل
سنے جو پھر نجاگے تا قیامت

یہ کہیے لن ترانی اب کہان ہے
زمین قدسون کے نیچے آسمان ہے
برنگ شمع ہر اک استخوان ہے
تری تلوار قاتل گل فشان ہے
اگرچہ پانون اپنا درمیان ہے
مسلمان وارد ہندستان ہے
ہمارے عشق کی وہ داستان ہے

[illegible]

لاغری کا میری دعوے حق نے باطل کر دیا
اے صنم تیری کمر کا مو نظر آیا مجھے
آئینہ سے بھی زیادہ جسمِ جانان صاف ہے
ایک ہی جانب سے پشت و رو نظر آیا مجھے
یار کی آنکھوں نے [illegible] نرگسِ چشم پھر نے [illegible]
پھر بیابانِ مرگ [illegible] آہو نظر آیا مجھے
دل نے بھی [illegible] کی میری مصیبت پر [illegible]
مرثیہ خوان اپنا بے بازو نظر آیا مجھے
پھر در سے رونے کے [illegible] گھر [illegible] ہونے لگے
پھر وہی خانہ خراب آنسو نظر آیا مجھے

اوس طرح [illegible] جب کہ تا بازو نظر آیا مجھے
ڈر گیا بازو کی مچھلی [illegible] بجلی [illegible]
آگ مین جلتا ہوا ہندو نظر آیا مجھے
خال اوس بت کے جو دیکھا [illegible] دام مین
عارضِ آئینہ زانو نظر آیا مجھے
فکرِ عارض جب نکالی [illegible]
ایک دن گردن اوس کمر کا مو نظر آیا مجھے
مر تو نہ تک [illegible] وہ میری [illegible] صاف
جب گرا [illegible] مصرع [illegible] نظر آیا مجھے
مین سمجھا دوسرا مصراع [illegible]

دیوان ناسخ

[illegible] گریبان [illegible] تا بت
ہاتھ اپنا آج بے قابو نظر آیا مجھے
اسقدر عالم مین جانان دلربا [illegible]
دل ہی دیکھا اون مین جو پہلو نظر آیا مجھے
[illegible] ہی مغرور [illegible] مضمون دل [illegible]
[illegible] نظر آیا مجھے

زار اس حسرت سے رویا مین پسِ دیوارِ یار	دیدۂ روزن مین بھی آنسو نظر آیا مجھے
آج جو چاہی سو کہہ وعدہ ہی کل دیدار کا	لن ترانی پھر کہان جب تو نظر آیا مجھے
ابر مین بجلی چمکنے کا مجھے دھوکا ہوا	جب کھلے بالون وہ آتش رخ نظر آیا مجھے
چشمِ جانان مین جو دیکھا سرمۂ دنبالہ دار	بستہ اک زنجیر سے آہو نظر آیا مجھے
حسرتِ دیدار نے مجھکو کیا یہ محو اس	جستجو تیری رہی گو تو نظر آیا مجھے
یاد آیا دل نہین اپنا ملا تھا خاک مین	رو دیا جب وہ غبارِ کو نظر آیا مجھے
چشمِ تر مین پھر گیا اوس سروِ قامت کا خیال	سرو اگر کوئی کنارِ جو نظر آیا مجھے
کیا تصور ہے جو دیکھا اپنے جسمِ زار کو	مین یہ سمجھا اوس کمر کا مو نظر آیا مجھے
کھینچ لی تلوار جب اپنی کمر سے یار نے	باڑھ کا ڈورا کمر کا مو نظر آیا مجھے
جنتِ کوچۂ بتان مین جب رکھا مینے قدم	جامِ کوثر کاسۂ زانو نظر آیا مجھے
دوسرا مصراع ہی سایہ قد اگر مصرع ہی ایک	مطلعِ ایجادِ جانان تو نظر آیا مجھے

اک غزل کی اور بھی تکلیف دیتا ہون تجھے
شاعرون مین اب تو گویا تو نظر آیا مجھے

اے سگِ جانان نہ جسمِ تو نظر آیا مجھے	استخوان کا درد بے دارو نظر آیا مجھے
شرم سے اوس چشم مین آنسو نظر آیا مجھے	گردنِ آہو مین با گھنگرو نظر آیا مجھے
او ٹھ گئے اوس پہلو مین تو بیٹھا تو فرطِ شوق سے	دل بھی اس پہلو سے اوس پہلو نظر آیا مجھے
ہون وہ مجنون خیمۂ لیلی سمجھ دوڑا اودھر	جب سوادِ دیدۂ آہو نظر آیا مجھے

[illegible] دل [illegible] نظر آیا مجھے
[illegible] جام [illegible] حلقہ [illegible]
نظر [illegible] ہی [illegible] آج [illegible] سے
[illegible] گلستان مین [illegible] اسیری [illegible]
[illegible] حلقۂ زلف [illegible]

نہ ہو گا کوئی مجھ سا محو تصور
جسے دیکھتا ہوں سمجھتا ہوں تو ہے

مکدر نہو یار تو صاف کہدون
نہ کیونکر ہو خود بین کہ آئینہ رو ہے

کبھی رخ کی باتین کبھی گیسوؤن کی
سحر سے یہی شام تک گفتگو ہے

محبت جتاؤن تو باور نہ آئے
غرض کسقدر بدگمان یار تو ہے

ملادے لب جام کو سب سے ساقی
چمن ہے ہوا سرد ہے آب جو ہے

نہ کیونکر دماغ آسمان پر ہو پیدا
بغل مین مرے ساقیِ ماہ رو ہے

نہین ہے سوا تیرے کچھ مطلب دل
تمنا تری ہے تری آرزو ہے

ہوا ہون ز خود رفتہ مین خط جو لکھ کر
کسی نامہ بر کی مگر جستجو ہے

چمن مین بھی دیکھا تو چرچا ہے تیرا
لب برگ گل پر تری گفتگو ہے

نہو وصل تو رات دن ہے برابر
سحر کی نہ کچھ شام کی آرزو ہے

کسی گل کے کوچے سے گذری ہے شاید
صبا آج جو تجھ مین پھولون کی بو ہے

نہین چاک دامن کوئی مجھ سا گویا
نہ بخیہ کی خواہش نہ فکر رفو ہے

کیا غم ہے لہو گر تری تجخیر سے ٹپکے
ہے شرط وفا یہ نہ تری تیر سے ٹپکے

اللہ رے نزاکت جو شب ماہ مین نکلے
گرمی سے پسینا رخ بے پیر سے ٹپکے

آہون سے مری اور بھی دوزخ مین لگی آگ
جنت کا مکان رونے کی تاثیر سے ٹپکے

ہم ایسے ہین پیاسے کہ تو رکھدے جو گلے پر
پانی وہین قاتل لب شمشیر سے ٹپکے

ای گردن مین گریبان حلقۂ فتراک ہے

کھینچ کر شوق اسیری [illegible]

صورت نسیم کمان عاشق [illegible] ہے

[illegible]

مین نے گل کھایا تو لگا کہنے	خوب تازہ یہ گل کھلا بیٹھے
عدو تھین کے مثال نقش قدم	جب ترے در پہ یار آ بیٹھے

دیکھہ اوس نے سمجھ کے کرنا بات
ہے وہ گویا نہ کچھہ سنا بیٹھے

جو وہ اپنی محراب ابرو دکھادے	بشر کیا فرشتہ بھی گردن جھکادے
اثر کچھہ تو اے آہ سوزان دکھادے	رقیبون کے دو چار گھر تو جلادے
اگر دیکھے چاہِ ذقن اوسکا یوسفؑ	تو پھر آپ کو وہ کنوئین مین گرادے
مین منصور ہون زاہدو حق کہون گا	اگر کوئی سولی پہ مجھکو چڑھادے
مرے اشک اور آہ سوزان کے بس مین	یہ چاہے بہادے وہ چاہے جلادے
بھلا کچھہ تو آ کام اے جوشش گریہ	کہ غیرون کے دیوار و در کو گرادے
اجل کہہ کے اوس تیغ ابرو کا قصہ	ہے احسان شب ہجر مین گر سلادے
اگر آب ہی تیرے خنجر مین قاتل	ذرا میرے دل کی لگی کو بجھادے

پڑھے کب وہ گویا بھلا میرے خط کو
کبوتر کو جو چٹکیون مین اوڑادے

جسم وہ حیران جہان آئینۂ ادراک ہے	چاندنی اوس ماہ کی اوتری ہوئی پوشاک ہے
دست کوتہ عشق کا ہو کسقدر بیباک ہے	دامن پاک مہ کنعان کو دیکھو چاک ہے
چہرۂ گلگون ہے گلشن قامت موزون ہے سرو	گوش نازک ہین گل تر غنچہ گلکاک ہے

قسمت بھی نہین قاتل کی خالی ہے عداوت

اشارہ بھی جو کرتا ہے تو انگشت شہادت

[illegible]

تو رہا تو اسے جان جہان ہے ہوں کا آتا

[illegible] تیری رخصت سے

اگر دعوی ہے ہم سر کی [illegible] مقابل ہو وے

[illegible]

[illegible]

دیوان گویا ٤٣

لگین گر تیر مژگان لیے ہی عین آرزو میری
مجھی یہ تیر باران کم نہین باران رحمت سے

ہجوم یاس حسرت الم کیسو ہی بیکسی اکسو
ترے عاشق کا جاتا ہی جنازہ شان و شوکت سے

مین دیوانہ ہون مرہم فائدہ مجکو نہ بخشی گا
اگر اچھے کبھی ہونگے زخم تو سنگ جراحت سے

وہ مجھسے بے طرح روٹھا تھا لیکن مین نے ای گویا
منایا لاکھ منت سے خوشامد سے سماجت سے

اوسکو مجھسے روٹھا دیا کس نے
میرے دل کو دکھا دیا کس نے

دام کاکل دکھا دیا کس نے
مرغ دل کو پھنسا دیا کس نے

خم ابرو دکھا دیا کس نے
کعبۂ دل گرا دیا کس نے

اے فلک ہم تو بیٹھے ہنستے تھے
اوٹھتے اوٹھتے رولا دیا کس نے

آئینے مین دکھا کے تیری شکل
مجکو حیران بنا دیا کس نے

مین گیا اوسکے گھر تو کہنے لگا
گھر ہمارا بتا دیا کس نے

نہین معلوم شوق قتل مین کچھ
سر ہمارا اوڑا دیا کس نے

لگائے کسی کی آنکھون مین
نظرون سے گرا دیا کس نے

مانگتے ہی گناہگار ہوئے
اوس سے بوسہ لیا دیا کس نے

کل تلک دوست تھا وہ گویا کا
آج دشمن بنا دیا کس نے

ملی ہاتھون مین یہ حنا کس نے
خون سر پر ہرا لیا کس نے

نبادان چین زلفِ یار سے ہے کام ان کا سونی
عوض داغ کے اوس کے دام مین بھی لگا دانا ہے
چھپو تلوار رکھکر دوش پر تو اوٹھ چلو صاحب
پری کی سی ہے صورت صاف باقی پر لگانا ہے
کبھی مژگان دکھاتا ہے کبھی سرخی کا دنبالہ
مرے منصور کو شاید کہ سولی پر چڑھانا ہے
جھکائے دیتے ہین اگر ترے سر ہم جواے قاتل
زبانِ تیغ سے قسمت کے لکھے کو مٹانا ہے
نہین بھولے سماتین بلبلین شوقِ اسیری مین
مگر صیاد کو گلدام گلشن مین لگانا ہے

مری آنکھون سے [illegible] ڈورے سے مین [illegible]
تصور دارِ دندان [illegible] گوہر دندان جانان کا
جنم [illegible] جانب جنت روانا ہے
چلا ہے [illegible] دل جانا [illegible] کوچے مین
کیا [illegible] تجھ ناتوان کو کیا تو نانا ہے
[illegible] کی نظرون مین [illegible] اوس کا بار رہا ہون
ہماری خاک کا [illegible] اوسکے تو وہ بنانا ہے
نہین نظر اوس ناوک [illegible] افعی کو بربادی
جہان تلوار [illegible] آدمی کو چے مین جلانا ہے
جاو نظارہ کے [illegible] کی کر

چاندنی پر وہ سپہر رکھے نہ قدم
تیرے ابرو کو جو ہلال کہا
مرون تو وہ جواب نامہ لکھے
ہاتھہ اوٹھا کر لگا جو کوسنے وہ
جو ہے بیگانہ آشنا ہے وہ
ہمکو نظرون سے پیستے ہین آپ
جب سے اوس کوچے مین قدم رکھا
تجکو او نوجوان کہا بے مثل
ہمنے جب دیکھی چاندنی چھٹکی
کاسۂ ماہ جب سے دیکھہ لیا

ہم فقیرون کا بوریا سمجھے
ماہ نو سے بھی کچھہ سوا سمجھے
خط نہ آنے کا مدعا سمجھے
واہ رے ہم اوسے دعا سمجھے
ہم جو کہتے ہین کوئی کیا سمجھے
چشم بد دور توتیا سمجھے
کیمیا کو بھی خاکِ پا سمجھے
آج معنی لا فتا سمجھے
تیری اوتری ہوئی قبا سمجھے
تب سے گردون کو ہم گدا سمجھے

اپنی فہمید پوچھہ مت گویا
کچھہ نہ سمجھے یہ بارہا سمجھے

نہین کچھہ غم گلستان ہی جو فصلِ گل ہوا ناہی
کہو اوس ہمدم وحشی سے آج لازم ساتھہ جانا ہے
وہ ہین بیٹھی ہوں کہ میری زنجیر و نخاد انا ہے
مثالِ نقش پا لاکھون پڑے رہتے ہین سر اوسکا
گریبان پھاڑ کر دستِ جنون سے ہوگی کب فرصت

وہ بلبل ہون کہ گل کھاکر تازہ گل کھلانا ہی
جنازہ پہ بہار ابر رحمت شامیانہ ہے
جنون مجھہ زار کو زنجیر بھی کستا ہی تو دانا ہے
مگر قاتل ترا گنجِ شہیدان آستانا ہے
ابھی تو دامنِ صحرا کے بھی پرزے اوڑانا ہے

لگا دو [illegible] کیون [illegible] تماشا ہے
[illegible] زلفون کا نہ کرنا ہے
[illegible] تری [illegible] آئی ہین
ہماری خاک [illegible] دل ہے
[illegible] بنانا ہے
[illegible] خدا [illegible]
پھر اس [illegible] مین [illegible] آتا ہے
ہمارا [illegible] نہین آتا ہے

[illegible]

داغ

داغِ دل تازہ ہوا آہِ دلِ ناشاد سے	ہو گیا روشن چراغ اپنا گذرِ باد سے
چاہیے معشوق کے ہمنام سے بھی عشق ہو	جان شیریں کو نہ دے کہنا تھا یہ فرہاد سے
دامنِ صحرا ہوا ٹکڑے پراے دستِ جنون	جیب صبحِ حشر بھی پھاڑیں تری امداد سے
قامتِ موزوں کا سایہ دیکھ کر کہتا ہے شوخ	کسکا مصرع لڑ گیا ہے مصرعِ اوستاد سے
سر کو پھوڑا کوہکن کی عقل پر پتھر پڑیں	کھود ڈالا نہ شہر و نہ کیوں بنیاد سے
کون یہ صیاد گلزار خسار آتا ہے صبا	شورِ بلبل کم نہیں شورِ مبارکباد سے
ہوں میں وہ بلبل کہ مثلِ طائرِ قبلہ نما	منہ قفس میں بھی نہ پھیرا خانۂ صیاد سے
زخم جو لگتا ہے بنتا ہے دہانِ شکر وہ	بڑھتی ہے میری وفا ظالم تری بیداد سے
پھوڑ ڈالا سر کو سنگِ آستانِ یار سے	ہم بھی او شیریں نہیں ہیں کم تری فرہاد سے
یار اگر آتا نہیں تو ہی شبِ فرقت میں آ	اے اجل تو نے بھی کیا ہمکو بھلایا یاد سے

ہوں وہ نالاں گنبدِ گردوں نے گھبرا کر کہا
سر پھرا جاتا ہے اے گویا تری فریاد سے

ہوں مثلِ زندہ مجھے نسبت سپند سے	نالے نکل رہے ہیں مگر بند بند سے
کوچے میں زلف کی دلِ جاناں یوں ہے وہ چاہ	جسطرح دردمند ملے دردمند سے
عاشق کی آہ جائیگی اب عرش کے پرے	زلفِ دراز بڑھ گئی قدِ بلند سے
تمکو خدا دکھائے بتو انقلابِ عشق	اپنا بھی درد دیکھیے پھر دردمند سے
ہے آہ بیکسان کی رسائی خدا تلک	چڑھ جائیے فلک پہ دلا اس کمند سے

کیا نگاہِ مست سے ساقی نے نظارہ کیا
اعتبارات جہان کثرت مین قطع وحدت کو دیکھ
آج افسانے سنا کرتا ہے پھر خواب ناز
اس چمن مین خار چشم وہر گل و نرگس ہے نمین
ہے وضو بہنا لہو کا قتل ہونا ہی نماز
ڑ گئی ہے جان سی ہر ایک بیت مین اے صنم
دل ڑپ اجلتا ہی اب ہی جان تو آنکھو نمین آ
رعد ہے نالہ مرا ابر سیہ مژگان تر

محتسب سرشار ہے زاہد جو ہی مستانہ ہے
وہی مہمان وہی خانہ وہی صاحب خانہ ہے
دیکھ لینا بے خبر کل تو بھی اک افسانہ ہے
ہان مگر کچھ آشنا سا سبزۂ بیگانہ ہے
سر جھکانا زیر خنجر سجدۂ شکرانہ ہے
اندیون تیرا تجلی گاہ کیا بتخانہ ہے
دیدۂ گریان مژہ سے صورت خسخانہ ہے
جسکو بجلی کہتے ہین وہ آہ بیتابانہ ہے

قیس و گویا وامق و فرہاد پر موقوف ہے
جو ترے کوچے مین آیا اے پری دیوانہ ہے

گم ہوا ہون نظروں سے ایسی ناتوانی ہے
آنکھ اوٹھا کے گر دیکھو عین مہربانی ہے
وہ لگاتے ہین مہندی ہم بھی ہین لہو روتے
حال دل کبھی گر کہون تو کہتا ہے
پوچھتا ہی کیا ہمدم حال زندگانی کا
سیکھے ہیں ... گل رخ سیہ ماہ تابان کا
گرتے ہوا اشارہ کب ... اپنی ابرو سے

اب اودھر سے ارنی ہی پاک لن ترانی ہے
لو دعا ضعیفون کی ثمرۂ جوانی ہے
وہان ہے مشق خونریزی یہان بھی خونفشانی ہے
اور ہین سنی قصے یہ بھی اک کہانی ہے
جب جدا ہوا جانان خاک زندگانی ہے
اوسکی جو قبا کا رنگ آسمانی ہے
تیغ گر لگا بیٹھو یہ بھی مہربانی ہے

[illegible]

کشورِ دل مین کیا تلاطم ہے دل پھنسا جب ہی زلف و کاکل مین	صورت اک انقلاب کیسی ہے حالت اک پیچ و تاب کیسی ہے

دلمیہ ہمت حُسینؑ کی گویا
سب عطا بوتراب کیسی ہے

مجکو چاہِ ذقن دکھاتا ہے	میرا یوسفؑ کنوئین جھکاتا ہے
مجھ تو سیدھی بھی بات کرتا ہون	ترچھیان وہ مجھے سناتا ہے
شمع محفل وہ مجکو سمجھا ہے	شاید اسواسطے جلاتا ہے
عقل اول کے ہوش اوڑتے ہین	چٹکیو مین وہ جب اوڑاتا ہے
زلف کو چھیڑتا ہے جب شانہ	دل مرا پیچ و تاب کھاتا ہے
گر میان غیر سے نگر ظالم	جل رہا ہون عبث جلاتا ہے
برگ گل سے زیادہ لال ہین ہونٹھ	کوئی جانے کہ پان کھاتا ہے
خاک سے بھی مری غبار رہا	قبر کو ٹھوکرین لگاتا ہے
غنچے غیرت سے کھل نہین سکتے	جب چمن مین وہ مسکراتا ہے
مثل آئینہ اوس سے صاف ہین ہم	جو ہمین خاک مین ملاتا ہے
تجکو اپنی ہنسی خوشی کی قسم	کس لیے تو ہمین رولاتا ہے
دیکھیے کس کی پیاس بجھتی ہے	خنجرِ آبدار لاتا ہے
دید کی آنکھ ہی نہین رکھتے	لن ترانی کسے سناتا ہے

[illegible]

گویا اسی سبب سے ہے ابن خراب کی
بنیاد کچھ نہین ہے جہان خراب کی
مثل حباب آنکھ جو کھولی تو یہ کھلا
رکھدین سر کے سامنے فردین حساب کی
کیا انفعال ہوگا اگر کاتب عمل
تصویر بول اوٹھی مرے نام جواب کی
نقشہ بنا کے مانی نے چاہی جو داد
تھی دیر اس پہ لکھ کے مرے خط کے جواب کی
آیا جواب نامہ پس از مرگ نہ کھلا
بو اسکے چاک کیون مری مٹی خراب کی
ارزش ہی تھی غرض تو بنانا تھا جام سے

الفت جو ہے جناب سے ہے اسد مغفرت مآب کی
دشمن ہرگز نہین ہے جناب رسالت مآب کی

ہزارون منھ سے بہتر ایک تیری بدزبانی ہے
تڑپتا ہون مثال برق یاد یار جانی ہے
مجھے ہر شب ہجران بلاے آسمانی ہے
بھلا اے عشق یہ بھی کوئی اپنی زندگانی ہے
فغان ہے درد ہے غم ہے الم ہے ناتوانی ہے
مرے گھر سے چلا وقت سحر جب وہ بت کافر
خدا کو بھی تو منھ دکھانا ہے یہان تک بدگمانی ہے

دم آیا میری آنکھون مین نہ آئی تم نہ آئی تم
جسے مین دیکھتا ہون یار کی دانتون کا شیدا ہے
خرامان دیکھکر گلشن مین میرے سرو قامت کو

اجل بہتر ہے اس ہر روز کی امیدواری سے
منجم کو بھی ہر دم کام ہے اختر شماری سے
لجا لو بنگئے نخل گلستان شرمساری سے

وہین دھو جائیگا دھبے جو مجکو دفتر عصیان
کہ پانی پانی ہو جاویگا گویا شرمساری سے

پیتے ہین خون دل نہین خواہش شراب کی
پیتے ہی مجکو دار و بیہوشی ہو گئی
مسکن کو اپنے چھوڑ کے زلفون مین جا پھنسا
کس شہسوار کی ہے قدمبوس کی ہوس
کس کوچے سے نکال کے مارا ہی دشت مین
سینہ خیال یار سے بتخانہ بن گیا
بعد از فنا بھی شیشۂ ساعت کی خاک ہین
پہونچا یا مجکو کعبہ کوے بتان تلک
اے شہسوار یان بھی قدم رنجہ کیجیو
دریا روان ہی فرقت ساقی مین چشم مین
پرتو پڑا جو خواب مین اوس رشک ماہ کا
دیکھا کبھی جو خواب مین جا مری نصیب

دل بھن رہا ہے کسکو ہوس ہے کباب کی
تاثیر ہے یہ یار کی جھوٹی شراب کی
وحشت تو دیکھیو دل خانہ خراب کی
صورت جو بنگیا ہی مہ نو رکاب کی
دیکھو جنون نے کیا مری مٹی خراب کی
ناقوس آہ ہے دل پر اضطراب کی
تاثیر اب تلک ہے وہی اضطراب کی
بارے دعا خدا نے مری مستجاب کی
ہے حلقہائے چشم مین صورت رکاب کی
درکار ہوئی مجھے کشتی شراب کی
صورت لگی ستارہ سے ملنے حباب کی
بیداری سے فزون ہوئی توقیر خواب کی

شب ہجر اسکو کہتے ہین [illegible]
[illegible]

[illegible]

پڑی سایہ جو میرا مرغ آتشخوار جل جاوے
سمندر میری سوز دل کی آگے پانی پانی ہے

ہمارا نامہ دیگر آہ بھی اک کیجیو قاصد
جو پوچھے یار کہدینا یہ پیغام زبانی ہے

بچھا ہی دشت میں ہر ایک جانب فرش کانٹوں کا
جنون مجھ آبلہ پا کی مگر اب میہمانی ہے

ہماری خاک پر آتے ہوئے جو تم مکدر ہو
عوض پھولوں کی تربت پر مگر تیوری چڑھانی ہے

لکھا القاب نامے میں مجھے نامہربان اوس نے
کیا بھولے ہو اونکو یاد یہ بھی مہربانی ہے

لگایا ہی جو اپنی دانت پر میرے شکر لب نے
تو ہر بیٹھی چھری تلوار شیرین اوسکا پانی ہے

ہوا ہی تب کہیں غربال سینہ اوسکی تیروں سے
اسی امید پر جب ہمنے برسوں خاک چھانی ہے

مرا ایلچا کے نامہ تو جواب غیر لاتا ہے
یہ قاصد خط رسانی ہے ویا ایذا رسانی ہے

عوض نامے کے بھیجیں گے اوسکو لوٹن کبوتر ہم
اسی پردے میں قاصد دل کی بیتابی دکھانی ہے

ہم ایسا روئے تھے اگر روز اوسکے منھ پہ منھ رکھکر
ہوئی ہیں مدتیں چاہ ذقن میں اب بھی پانی ہے

تری تصویر اگر کھینچے دہن کی جا لکھے مانی
خدا ہی عالم الغیب ورنہ یہ سر نہانی ہے

جگر میں خار غم ہیں اور تڑپتے ہیں نہیں کہتے
ازل سے یاں تو گویا مثل ماہی بے زبانی ہے

ہمیں اس قید الم سے تو رہائی ہوتی
شب ہجران کی عوض موت ہی آئی ہوتی

آئینہ دیکھتے تم تو نہ صفائی ہوتی
اوس سے بھی آنکھ لڑاتے تو لڑائی ہوتی

خود فروشی سر بازار جو لائی ہوتی
ان بتوں کی تو خریدار خدائی ہوتی

وعدہ دیدار کا ہے شکل دکھائی ہوتی
کل جو آنی تھی قیامت ابھی آئی ہوتی

کبھی مژگان کبھی ابرو وہ دکھاتا مجھکو
کبھی برچھی کبھی تلوار لگائی ہوتی

گل نہ سنتے تری فریاد یہ یون ای بلبل
مرے نالون کی اگر طرز اوڑائی ہوتی

آبِ شمشیر سے طوفان بپا ہو جاتا
مرے اشکو نہین جو قاتل نے بجھائی ہوتی

دہنِ یوسفؑ مصری مین بھر آتا پانی
اوس شکرلب نے جو تقریر سنائی ہوتی

مہر و مہ ہوتے مری طرح ترے دیوانے
چاند سورج کی جو زنجیر دکھائی ہوتی

ہی یہ دلچسپ مکان اوسکا جو پڑتی مری آنکھ
شکل روزن نہ کبھی اوس سے جدائی ہوتی

ہمسر ساقی مین جو ہم آنکھ سے دریار دے
خود بخود کشتیِ مے لینے کو آئی ہوتی

مین وہ مجنون ہون دکھاتا جو عزیز دل
محمل ناز سے لیلی نکل آئی ہوتی

بادشہ وقت کے ہین دولت خاموشی سے
مانگتے ہم جو دعا بھی تو گدائی ہوتی

عمر بھر مین دہن خم سے غذان رہتا
تو نے ہنس ہنس کے جو تلوار لگائی ہوتی

ہون وہ دیوانہ کہ بنجاتی وہ مجنون کی شبیہ
لیکے مٹی مری لیلی جو بنائی ہوتی

تھی بہت حسرت پرواز قفس مین صیاد
بعد مرنے کے مری خاک اوڑائی ہوتی

یار کی تیغ نگہ کرتی اگر مجھکو شہید
لاکھ ہمچشمون نے آنکھون سے اوٹھائی ہوتی

درد ہوتا مری زخمون مین تو میٹھا میٹھا
اوس شکرلب نے جو شمشیر لگائی ہوتی

ہاتھ سے اپنے جو وہ رشک چمن گل لیتا
شمع فانوس مین پھولی نہ سمائی ہوتی

مرگئین تجھین وہ جمن مین تجھے لازم تھا صبا
سرو قمریون کی خاک اوڑائی ہوتی

سگِ دلبر کبھی آتا تو پے استقبال
ہڈی ہر ایک بدن سے نکل آئی ہوتی

دیوان اختر ۸۱

دکھائی جب نے یہ صورت ہمین دم آخر
اوسی کو دیکھنے کو روح اب ترستی ہے

نہ ٹوٹے شیشہ مے میرے سنگ مرقد سے
پس از فنا بھی مجھے پاس مے پرستی ہے

اسیر کرکے ہمین خوش نہو جیو صیاد
کہ تو بھی یان تو گرفتار دام ہستی ہے

عجب نہین دم عیسیٰ سے بھی جو گل ہو جاے
کہ شمع صبح ہمارا چراغ ہستی ہے

وہ مانگتا ہی مری جان رونمائی مین
یہی جو مول ہے تو جنس حسن سستی ہے

کیا ہی اس نے تو یوسف کا چاک دامن پاک
نہ پوچھو عشق کی جو کچھ دراز دستی ہے

کہو نہ ہے وہی ساقی وہی سبو وہی جام
مدام بادۂ وحدت کی محفلو مستی ہے

علم ہے تیغ دودم تیری سر جھکائے ہوئین
تری گلی مین بھی ظالم بلندی پستی ہے

جو چاہی رحمت حق عجز کر شعار اپنا
روان اودھر کو ہی پانی جدھر کو پستی ہے

سفید ہو گئے موے سیاہ غفلت چھوڑ
ہوئی ہے صبح کوئی دم چراغ ہستی ہے

ہر اک جوان کا قد خم ہوا ہے پیری سے
مآل کار بلندی جہان مین پستی ہے

وہ اپنی جنبش ابرو دکھا کے کہتا ہے
یہ وہ ہی تیغ اشارون سے جو کستی ہے

چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار
صنم بغل مین ہے دل محو حق پرستی ہے

ہے خوب پہلے سے گویا لرزون مین ترک سخن
کہ ایک دم مین یہ خاموش شمع ہنستی ہے

ہون وہ بلبل رعنا کو دی حق نے چشم تر مجھے
بجز ساقی مین جو خوش آئے مے احمر مجھے

نالون کو سنگساری بندھنی کی خاطر مجھے
باعث دوران سر ہے گردش ساغر مجھے

کیون نہ پاے جبینان پر جبین سائی کردن مجھے
غش زرین کے ستارے کا ملا اختر مجھے
کام آیا یہ مری راتون کا رونا عندلیب
مثل شبنم دامن گل کا ملا بستر مجھے
جسم مین اوس کے نہین ہے بال جز موے کمر
ایک اس آئینے مین آیا نظر جوہر مجھے
اس لیے مرتا ہون تیغ ابروے صیاد پر
[illegible]

[illegible]

پوچھون اشکِ گرم تو جلنے لگی بجلی کیطرح
مین عریانی مین ممنون ہون کسی ہمچشم کا
لے لی رخصت گریبانِ سحر کو چیر کر
تو جگر کیون سینہ پر لڑکے اوڑا یا کرتی ہین
حسرتِ دیدار کچھہ لگتی ہے اپنی یار کو
آگیا جب دم عرق اوسکے رخِ پُر نور پر
جامۂ عریانی تن چاک ہو مثلِ کتان
ناتوانی سے پڑا ہون خاک پر تو کیا ہوا
وصف تیری بے دہانی کے جو ہین وردِ زبان
انتظار نامۂ جانان نے زار اِتنا کیا
وان قبا تو نے اوتاری یار بہرِ خوابِ ناز
خانہ بر دوش اس گلستان مین رہا مین عمر بھر
وہ نشانہ ہون جہان تیغ ہوگا اوڑ کر جاؤنگا
وصفِ چشمِ مست کچھہ کیونکر اگر مین چپ رہون
کعبے اور بتخانے جانے سے بھلا کیا کام تھا
شکر اللہ گر کبھی ہوتا ہے دردِ آنکھون
اس زبان سے کیا کرون مین ساقیِ کوثر کی مدح

دہر فلک بالفرض اگر دامان ابرِ تر مجھے
جامۂ آبِ روان دے اشکِ چشمِ تر مجھے
چاک کرنا ہے ابھی تو دامنِ محشر مجھے
کیا ملے ہین اسطرح اوڑنیکے خاطر پر مجھے
آنکھہ کے ڈورے سے بنوانا ہے اب مسطر مجھے
ماہ تابان پر نظر آنے لگے اختر مجھے
گر ہلالی تیغ دکھلائے مرا دلبر مجھے
لے اوڑی ہین ہوش میرے نا فلک اکثر مجھے
اسلیے کہتے ہین سب غیب اللسان اکثر مجھے
لائے خط جبتک صبا بس نے اوڑا ہی صرصر مجھے
یان جنون نے اپنی جا سے کیا باہر مجھے
ہون وہ بلبل آشیان ہین تیر بال و پر مجھے
اتنا او ظالم ترے تیرون نے بخشے پر مجھے
صوتِ مینا کی قلقل لبِ ساغر مجھے
تیری گھر کی جستجو پھرواتی ہے در در مجھے
دیکھہ جاتی ہین سگان کوچۂ دلبر مجھے
یا الٰہی دے زبان موجۂ کوثر مجھے

[illegible]

خار چبھکر جو ٹوٹتا ہے کبھی	آبلہ پھوٹ پھوٹ روتا ہے
آنکھیں نرگس ہیں رخ ہے گل قد سرو	تو تو اے گل چمن سراپا ہے
کام پوشاک سے نہیں ہمکو	عیب پوشی ہمارا شیوہ ہے
دی سلیمان کی اوس پری کو قسم	اسطرح شیشے میں اوتارا ہے
زلف نے نقد دل کیے ہیں جمع	اب تو یہ سانپ کوڑیالا ہے
پہونچے ہیں گور کے کنارے ہم	ہم سے اب تک تمھیں کنارا ہے

جرم گویا کے بخشوا دینا
یا محمد یہ فقیر تیرا ہے

سایل ہوں اور تیر کا اوس خانہ جنگ سے	گویا زبان ہے زخم کی منھ میں خدنگ سے
مستی میں توڑ ڈالا ہے شیشوں کو سنگ سے	خود محتسب ان نشہ ہے کرے ترنگ سے
ابرو نے تیغ تیز سے مجکو کیا شہید	مژگان نے برچھیوں سے نگہ نے خدنگ سے
اور رشک نخل طور ترا سایہ گر پڑے	مثل عقیق نکلے شجر دم میں سنگ سے
پہلے ہی محتسب کے اونھیں سر کو توڑ لے	آخر وہ شیشے توڑ گیا اک وزن سنگ سے
ہر دم یہ منھ کو دیکھ مرے سر پہ توڑ ڈال	آخر بنا ہے آئینہ اے طفل سنگ سے
اے محتسب تو انکو مرے سر پہ توڑ ڈال	شیشوں کے شیشے ساقی نے لو کو نکالے سنگ سے
مطرب بھی رو دیں سنکے مری نالوں کی صدا	افزون ہے جام جمشید کہیں جلترنگ سے
مطرب نے ہجر یار میں چھیڑا او رے اگر	آواز گریہ آئیگی پھر تار چنگ سے

دیوان گویا
۳۰

[illegible]

تو چمن میں نہیں جاتا ہے تو بار غم ہے
ایک ہی دن میں قد سرو دوتا ہوتا ہے
ہمسری کی تھی کہیں ناخن پا سے اوسکے
ماہ نو اس لیے انگشت نما ہوتا ہے
کھینچ لیتا ہے وہ جو وقت ادا سے شمشیر
کام اسکے تیغ ہی میں عاشق کا ادا ہوتا ہے
[illegible]

[illegible]

دیکھ کر دیتے ہیں ہمت ہاتھ سے کھو دولت فقر
شاہ کہلاتا ہے جو کوئی گدا ہوتا ہے

عرق آتا ہی جو ابرو پہ تو کہتا ہی وہ شوخ
آب شمشیر سے طوفان بپا ہوتا ہے

غم میں اوس ماہ کے بن جائیگا شکل مہ نو
چرخ بھی آج کل انگشت نما ہوتا ہے

غل مچایا ہی جو زنجیروں نے ای زندانیان
قید سے کون گرفتار رہا ہوتا ہے

ہاتھ رکھتا ہی وہ بت اپنی بھووں پر اسطرح
جیسے محراب پہ اللہ لکھا ہوتا ہے

تھا گرفتار شب و روز نگہبانی میں
ہم جواب چھٹتے ہیں صیاد رہا ہوتا ہے

پھر بہار آتی ہے ای خار بیابان جنوں
آج کل پھر گذر آبلہ پا ہوتا ہے

ہے رخ پنجۂ مژگان ترے ابرو کیطرف
ماہ نو سچ ہے کہ انگشت نما ہوتا ہے

ایسی نفرت ہی کبھی تیر لگاتا نہیں یار
تیری مٹی سے جو تو وہ بھی بنا ہوتا ہے

ہے مری طالع خفتہ کا جگانا مشکل
شور محشر بھی اگر آئے تو کیا ہوتا ہے

مر گئے ہم تو صبا لائی جواب نامہ
وہ ہی ہوتا ہی جو قسمت میں لکھا ہوتا ہے

بات بھی منھ سے نکلتی نہیں اوسکی آگے
مجھے حیرت ہے کہ گویا تجھے کیا ہوتا ہے

نہ آسمان کے ہوئے اور نہ ہم زمین کے ہوئے
جو تیر دل پر گری ہم نہ پھر کہیں کے ہوئے

گدا جو کوچۂ گیسوئے عنبرین کے ہوئے
تو بادشاہ خطا کے ختن کے چین کے ہوئے

نہ اپنے گھر کے نہ ہم کوئے نازنین کے ہوئے
ہوئے جو آپ سے باہر نہ پھر کہیں کے ہوئے

انھیں کے عشق نے یارب مجھے کیا گمراہ
میں کیا کروں کہ صنم سنگ راہ دین کے ہوئے

مژہ اوسکی جو برگشتہ ہین آ کے دل کیا ہوا تجھ سے
نہ کیونکر اولجھی گویا یار کی زلفِ دوتا تجھ سے
گنہ کرتا ہون پر امیدِ بخشش ہے خدا تجھ سے
نہ رکھ محروم میری سر کو تو خشتِ سرِ خم سے
کیے ہین پیچ کیا کیا سر چڑھی ہی آخر اوس بت کے
بنایا ہے پریشان تو نے مجکو ای سیہ بختی
خبر کیونکر ہوئی تجکو ہماری بیقراری کی
لیا ہی دل جو میرا تو نے چشمِ مست دکھلا دے
جو تیرا نام لیون زخمی کے منھ مین پانی بھر آئے
ہر اک روزن ہی اختر ماہ نو ہر حلقۂ در سے
گریبان پھٹکے از خود بہرِ استقبال آئیگا
جلے خط لیکے سوئی یار کشتی جو قلمدان کی
کسی بے جرم کی گردن پہ یہ آ کر ٹھہرتی ہے
گرے ہین یار کی نظرون سے ہم بھی اشک کی صورت
کیا غم تو نے فنا ہم سیہ بختون کے مرنے کا
اگر خط غیر کا لے ہاتھ مین جانان جلا دینا
جو اوس کوچے کا پھرنا یاد آئے میری پاؤن نکو

کمان کیطرح ان تیر و نگا رخ کیون پھر گیا تجھ سے
کہا شکِ ختن اوسکو ہوئی کیسی خطا تجھ سے
ستم مجھ سی کرم تجھ سے خطا مجھ سے عطا تجھ سے
تمنا عالمِ وحشت مین ہے یہ ساقیا تجھ سے
رسائی سیکھے واللہ ای زلفِ رسا تجھ سے
کھنچا ہی خوب نقشہ گیسوئے دلدار کا تجھ سے
تری انگلی نکی مچھلی نے شاید کہدیا تجھ سے
عوض شیشے کی ساغر مانگتا ہون ساقیا تجھ سے
ملا ہی ای زبانِ تیغِ قاتل کیا مزا تجھ سے
مکان یار کا کہتا ہون اے قاصد پتا تجھ سے
اگر ہی آستین دستِ جنون باہر ہوا تجھ سے
دمِ تحریر کیا ای چشمِ تر دریا بہا تجھ سے
اگر ای دوشِ قاتل تیغ ہوتی ہی سوا تجھ سے
عجب کیا ہی جو قاصد خط ہمارا گر پڑا تجھ سے
جو مدت ہی صنم سرمہ لگانا چھیٹ گیا تجھ سے
تمنا ہی یہی ای آتشِ رنگِ حنا تجھ سے
نکل جائین صدا کیطرح ای زنجیرِ پا تجھ سے

گور تری جانب سے آئی [illegible]
مر گئے پر بھی ہے باقی حسرت دیدار یار
قبر میں یارو کوئی روزن بنانا چاہیے
مار ڈالا مجکو تری جنبش مژگان نے
غسل میت اب خنجر سے دلایا جائیگا
زاہدو بیت تا پڑھیں باہم نماز صبح و شام
چین گیسو سے ذرا اٹھ کر دکھایا جائیگا
ماہ تابان عکس رخ یار کو دیکھے اگر
آئینے کو چاندنی اے دل بنایا جائیگا

صبح ہو تو شمع روشن کو بجھایا جائیگا
دل سے داغ عشق پیہم ہی [illegible]
روبرو [illegible]
حال اپنا قیس کو [illegible]
دل نرم [illegible]

[illegible]

پھر مسیر ہوگا ہوا اون یہ گمان	پھر مہینے بعد وہ آنے لگے
پھر مجھے اللہ دے صبر و قرار	پھر بہت ترسا ہین ترسانے لگے
رہتی ہے پھر سینے مین تصویر یار	دل کو پھر اسطرح بہلانے لگے

پھر خیال زلف ہے گویا ہمین
پھر ہم اوسکے پیچ مین آنے لگے

کیون بہنے لگی آنکھ پھر چشم تر ایسی	کیون رہنے لگی شدت درد جگر ایسی
کیا وصف لکھون کاکل و رخسار صنم کا	دیکھی نہین ہمنے کبھی شام و سحر ایسی
کس نے یہ گلال اوس رخ روشن پہ ملا ہے	چھائی نہ شفق چہرۂ خورشید پر ایسی
اسواسطے ہے ضبط کہ تا عرش نہ جلجائے	آجائے کہین لب پہ نہ آہ جگر ایسی
نقشے تو بہت خامۂ قدرت نے بنائے	لیکن نہ بنا پھر دہن ایسا کمر ایسی
کیا ڈھونڈیے اوسکو کہ نشان تک نہین ملتا	ہمنے کبھی دیکھی نہین نازک کمر ایسی
دیکھون جو رخ یار مین آئینے کے بدلے	لگ جائیگی پھر مجھے یارب سحر ایسی
مین کیا کہون جو صبح جدائی نے دکھایا	ہوگی نہ قیامت کی بھی ہرگز سحر ایسی
جسطرح کہ ہمیشہ گہر دانت کی دانے	آگے ترے دندان کے ہے قدر گہر ایسی
کہتا ہون نہ کچھ اپنی نہ سنتا ہون کسی کی	ان روزون غشی رہتی ہے دو دو پہر ایسی
تیغ نگہ و تیر مژہ روکے جو ہر دم	جز داغ جگر لاؤن کہان سے سپر ایسی
اے حور لقا کس سے تجھے دیجیے نسبت	صورت نہ پری کی ہے نہ شکل بشر ایسی
افسردہ ہوا میر کے دم سرد سے عالم	ٹھنڈی نہین ہوتی ہے نسیم سحر ایسی

کس دل سے [illegible] سینے مین آرام ہین
اے خیال یار [illegible]
[illegible]

[illegible]

حال جس سطر مین ہوتا ہی مرے رونے کا	دائرہ اوس کا ہر اک دیدۂ تر ہوتا ہے
کبھی کچھ زلف کی باتین کبھی رخ کا مذکور	شام سے ذکر یہی تا بہ سحر ہوتا ہے
ہین سکندر وشہ دارا قید الم سے آزاد	کب گرفتار قفس مرغ نظر ہوتا ہے

یاد مین اون مہرو ندان کے جو روؤن گویا
آنکھ سے اشک نکلتے ہی گہر ہوتا ہے

دم بھر جاتی جسے سنتے ہی تقریر یہ ہے	دیکھے تو جی ہی نکلے یہ نگہ تیر یہ ہے
قتل سے نگاہین تری تیغ سے یہ لکھا ہے	جوہر تیغ نہین ہے خط تقریر یہ ہے
دیکھتے رہتے ہین ہم خواب پریشان اکثر	پیچ مین آئین گے اون زلف کی تعبیر یہ ہے
خط ہوا اشک رواں نہجۂ قاصد مژگان	چشم مژگان تری مضمون کی تاثیر یہ ہے
آسمان کی یہ ہین گردش ہی نشان کی گردش	کہکشان یہ ہی نہین ہے رخ یہ شمشیر یہ ہے
لاکھون عاشق جو وہان نقش بدیوار ہین جب	کوچۂ یار ہے یا گلشن تصویر یہ ہے
بیخودی مین گل و سنبل کو جو دیکھا تو کہا	رخ گلرنگ ہے زلف گرہ گیر یہ ہے

وصف اوس عارض و گیسو کے کرون کیا گویا
روز روشن ہے اگر وہ تو شب تیر یہ ہے

لگا کر دل بت نا آشنا سے	عبث ہم پھر گیے اپنے خدا سے
سوال بوسۂ لب سے رکے تم	لگے چڑنے فقیرون کی صدا سے
ملا یا مہروسہ نے بار ہا سنگ	نہین نسبت تمھارے نقش پا سے

بے زبان کوئی ہی کہتا کوئی بیہوش مجھے	باتین سنواتے ہین کیا کیا لب خاموش مجھے
ہاتھ مین کاسۂ سر لے کے لحد سے نکلون	ابھی گر یاد کرے ساقی مینوش مجھے
پوچھون اب کس سے نشان اپنے کمان ابرو کا	لب سوفار نظر آتے ہین خاموش مجھے
سینہ جبینون پہ کیا کرتا ہون پیراہن چاک	زیب دیتا ہی جو کہتے ہین کتانپوش مجھے
یاد گیسو مین سدا ڈھانپ کے منہ روتا ہون	ایک زنگی نے کیا خلق سے روپوش مجھے
کس سے اب پوچھیے یاران عدم کا احوال	نظر آتے ہین لب گور بھی خاموش مجھے
ایکدن شہر خموشان مین رلا جاتا تھا	للہ الحمد کیا ضعف نے خاموش مجھے
زاہدو جرم کیا کرتا ہون مین بہر ثواب	دل ہی کعبہ سے کرتا ہی سیہ پوش مجھے

بھر کے اشک آنکھون مین پی جاتا ہون مین اے گویا
یاد جب آتا ہی وہ ساقی مے نوش مجھے

چمن مین گلستان شوقین شراب پرتگالی ہے	ہو لے آغوش اپنا فرقت ساقی مین خالی ہے
فلک بھی ساقیا مست شراب پرتگالی ہے	نہین یہ ماہ تو تلوار مستی مین نکالی ہے
ستم سی کونسی بات ان ستمگارونکی خالی ہے	نگہ مین قہر آنکھو مین غضب ہونٹونپہ گالی ہے
کرینگا منع گر ناصح تو پھر ہوگی شکر رنجی	زبان پر یار کا افسانہ شیرین مقالی ہے
رخ پر نور پر تیرے نظر آجای جب ابرو	لکھو مین چشمۂ خورشید مین کشتی ہلالی ہے
فغان سن سن کے میری اور خمیدہ دیکھ کر قامت	کہا کرتا ہی وہ مجکو فغانی ہے ہلالی ہے
چمن مین خط ساقی نے دکھایا سبز باغ ایسا	پیالی گلگلی نظرون مین زمرد کی پیالی ہے

جلنے لگے تلوے جو چلے یاد مین اوسکی
گویا ہے غضب یار کی رفتار مین گرمی

خاکساری چاہیے عبدِ خدا کیواسطے
باوفا تھا مر گیا اک بیوفا کیواسطے

باغبان دیوارِ گلشن تک تو آنے دے مجھے
بے طلب گر موت بھی آئے تو شادی مرگ ہون

آئی گر وقتِ دعا محرابِ ابرو کا خیال
ای ہمایش فقیری سلطنت کیا مال ہے

اوسکے لب پر سرخیٔ پان دیکھکر کہتا ہے خضر
بعد مرنیکے بھی پیسین ہمکو طفلانِ حسین

منھ دکھا بعد اک مہینے کے تو ای خورشید رو
بلبلو عریان وہ ہون جاؤن اگر گلشن کو مین

چھوڑ دنیا کر قناعت بیٹھ کنجِ فقر مین
جانبِ گلشن مجھے صیاد لیجاتا نہین

ہوگیا نایاب جب عقدہ یہ تب ثابت ہوا
خاک ہو جا پھر سیہ بختی کا ہرگز ڈر نہین

ہون وہ مجرم کانپتا ہے خوف سے سارا بدن

کبر زیبا ہے جنابِ کبریا کیواسطے
آشنا تھا جان دی ناآشنا کیواسطے

قینچیان لگوانہ ای ظالم خدا کیواسطے
منتِ عیسیٰ نہ لون ہرگز دوا کیواسطے

تیغ ہو محراب بھی دستِ دعا کیواسطے
بادشہ آتے ہین پابوسِ گدا کیواسطے

خون یہ کسکا ہوگیا آبِ بقا کیواسطے
لین ہماری خاک کی گل آسیا کیواسطے

ماہ نو ہی سر جھکا کے التجا کیواسطے
دامن اپنا پھاڑ کر دین گل قبا کیواسطے

خاک مت سر پر اوڑا ظلِ ہما کیواسطے
تو ہی از خود رفتگی لیچل خدا کیواسطے

اوس کمر کی دید ہی اہلِ فنا کیواسطے
ہی جگہ آنکھو نمین ای دل تو تیا کیواسطے

ہاتھ اوٹھاتے شرم آتی ہے دعا کیواسطے

خط میں لکھنی ہے حقیقت کچھ دل افگار کی … چاہیے مہر قلم منقار ہو سیفار کی
کیجیے تعریف کیا کیا اوس پری رخسار کی … ناز کی انداز کی رفتار کی گفتار کی
ہجر کی شب بس یہی ڈر ہی جھپکی نہ آنکھ … منتین کرتا ہون کیا کیا دیدۂ بیدار کی
جاگلی گلچین گجے شعلے شاخ گل سی عندلیب … دیکھ لیتا باغ مین جب آہ آتشبار کی
سرخی لب کے تصور نے لگادی دل مین آگ … آتش یاقوت سے گرمی ہی یان بازار کی
مر گئے ہین سہم ولے آنکھین کھلی ہین دیکھ لے … بعد مردن بھی رہی حسرت ترے دیدار کی
پھر لگا تلوار قاتل سنتے ہین زخم بدن … زعفرانی دیکھکر رنگت تری دستار کی
دیکھ لینا مر گیا جس روز مین دل سوختہ … سرد ہو جائیگی یہ گرمی ترے بازار کی
مین ہون ای جراح کشتہ اوسکے خط سبز کا … زخم پر پٹی لگا نا مرہم زنگار کی

آپ سے گذری جو گویا ہو نجو کو دیا رنگ
بیخبر جب ہو گئے پائی خبر شب یار کی

ترکیب بند

یہ کیا الم ہے جو ہی چاک جیب سحر … یہ کیا الم ہے جو ہی خورشید تک برہنہ سر
ہی چاندنی مین دلا سیل اشک کا عالم … وفور گریہ سے اب ہے سفید چشم قمر
سیاہ پوش ہوا ہی الم سے چرخ کبود … برنگ داغ دل ماہی ہر اک اختر
بنا ہی چاند کا ہالہ بھی حلقہ عالم … ہی برج آبی گردون اشک دیدۂ تر

[illegible]

مجھے ہی رنج کسی حور کی جدائی کا
جہانِ آنکھوں مین تاریک اسقدر ہی کہ اب
مدام رہتی ہی اب آہ گرم شعلہ فشان
جو میری حال ہی ہوتی ہے گر کبھی آگہ
ہوجہ نیش الم نے یہ کاوشین کی ہین

قریب مرگ ہون مین اور ہی وہ مجھسے دور
نظر مین ایک ہین لیل و نہار ظلمت و نور
عجب نہین ہی گرین کر کبابِ مرغ کی طیور
تو نالے کرنے مین کرتی نہین ہی حور قصور
دل و جگر کو بنایا ہی خانۂ زنبور

کیون چہ سان نشوم بیقرار یا اللہ
ز تیغ ہجر دلم شد فگار یا اللہ

فلک نے مجکو دیا داغ نوجوان افسوس
بھلا ہو خاک مری زیست جب جدا ہو جاے
ملایا خاک مین اوس رشک ماہ تابان کو
خیال یار جب آتا ہی روکے کہتا ہون
نہ کوئی دوست نہ مونس نہ کوئی ہمدم ہے
چمن مین مثل صبا کس امید پر جاؤن
مری الم مین اگر روئین یہ مری آنکھین
نہ آشنا کوئی گل ہی نہ کوئی بلبل یار
چمن مین پھیر لی نرگس نے بھی آنکھ اب مجھسے
بگریہ آنچنم اگر گل بباغ می خندد

یہ دو شگفتہ ہوا خاک مین نہان افسوس
انیس جان دلارام نکتہ دان افسوس
زمین پہ گر نہ پڑا کیون یہ آسمان افسوس
رفیق و مونس و دلدار و مہربان افسوس
کرون مین کس سے یہ احوالِ دل بیان افسوس
کرلی کا بیکو سوسن بصد زبان افسوس
دہن کرے مرا افسوس بازبان افسوس
ہی مثل سبزۂ بیگانہ بوستان افسوس
نہین نظارے کے قابل ہین ناتوان افسوس
بگریہ آنچنم چو بلبل بباغ می خندد

[illegible]

اکیلا راتون کو روتا ہون ڈھانپ ہاتھون کی منھ
گیا جو زیر زمین قوت ضمیری جان آرام
قرار و صبر فقط تھا ترے سبب دل کو
کبھی مین سر در و دیوار سے پٹکتا ہون
کبھی یہ کہتا ہون کیا ہو گیا ارے اللہ
فلک نے دیکھے ہین میری جو صدمۂ شب ہجر
برنگ شمع جو ہون ایجان بیقرار ایسا
اگر مین نالۂ پر درد کر کے رونے لگون

بیان مین کس کرون آہ یہ غم پنہان
پڑا ہون خاک پہ مین صورت تن بیجان
جو تو ہی پاس نہین پھر قرار و صبر کہان
کبھی مین کہتا ہون اب گھر ہے خانۂ زندان
کبھی ہون صورت آئینہ ششدر و حیران
طلب ہلال سے کرتا ہی پھر نالہ زبان
جو موتی ہاتھ مین لون ہو وہ گوہر غلطان
زمین کانپ اوٹھے رو دے گنبد گردون

فلک بگریہ در آید ز اشکباری من
زمین بلرزہ در آید ز بیقراری من

اگرچہ جانتا ہون دہر کا کیا بھروسا ہے
رہے نہ حضرت یوسف نہ حسن پاک اونکا
نہ اب ہی لیلی و شیرین نہ قیس فرہاد
نہ اب ہی قیصر و خاقان نہ سلطنت نہ حشم
نہ جنکو بستر مخمل پہ نیند آتی تھی
نہ گل سے گال ہین اونکے نہ آنکھ نرگس سی
سر عزیز پہ تھا جنکے تاج سلطانی

یہان پہ آیا جو وہ ایکدن روانا ہے
رہی نہ اب وہ زلیخا نہ عشق اوسکا ہے
نہ اب جہان مین وامق ہی اور نہ عذرا ہے
نہ ہین سکندر و جمشید اور نہ دارا ہے
سو اونکے واسطے اب خاک کا بچھونا ہے
نہ مثل سنبل تر کاکل چلیپا ہے
ہر اک غیر کی ٹھوکر سر اونکا کھاتا ہے

روان ہی آنکھو نسے دریا لگی ہی دلمین آگ امید وصل نہین تابہ زلیست یا قسمت	ہوا ہون مین تری فرقت مین غرق آتش و آب دکھائے دیکھیے کیا کیا یہ ہجر خانہ خراب

امید نیست دگر دفع این ملال شود
مگر بمیرم و اے جان بتو وصال شود

بلای جسم ہی جان اور وبال دوش ہی سر نہو گا مجھسا کوئی خستہ و پریشان حال اگرچہ کہنے کو گویا ہون خلق مین مشہور کسی نے بات جو کی روکے بس جواب دیا الم گذرتے ہین جو جو خدا ہی واقف ہے نہین ہے اسکا بھی کچھ غم اگر ہی تیر دھیان جو تو ہی پاس نہین کیا کرونگا مال و منال تری مزار پہ جاروب کرلیے مژگان سے ہوس ملک کی دلمین نہ مال کا ہی خیال	ہر ایک دم دم خنجر ہر ایک مو نشتر ستم رسیدۂ ہجران و بیکس مضطر تری فراق مین پرہین خروش آٹھ پہر کسی نے حال جو پوچھا دکھایا داغ جگر ہزار داغ مصیبت ہین اک مرد دلیر نہ اپنی جی کا مجھے ہوش ہی نہ دل کی خبر فقیر ہون یہی آتا ہی اب خیال اکثر چھڑکیے پاکی طینت سے آب دیدہ تر نہ آرزو مجھے دولت کی ہی نہ خواہش زر

کنون نماند تمنا دگر اسیر شوم
سر مزار تو بنشینم و فقیر شوم

سلام

سلامی پیاسا مارا گر ہو نبی دین کی رہبر کو	سند ھارا ساقی کوثر کا بیٹا حوض کوثر کو

روز قتل شاہِ دیں ہے سب جہاں غمناک ہے
[illegible] صبح شہادت تک گریباں چاک ہے
[illegible] تنہا نہیں روتا غمِ شبیر میں
[illegible]

سلام

[illegible]

حرم نے رو کے کہا ہو گئے شہید امام
سمجھ کے پانی بلکتا تھا اصغرِ بے شیر
غضب ہے جسکا پدر ہو وہی ساقیِ کوثر
چلے یہ کہکے سکینہ سے نہر کو عباسؑ
کہا امام نے صابر ہوں ورنہ مثلِ پدر
امام کہتے تھے ہونگا میں اس زمیں پہ شہید
ہوا شہید جو فرزندِ مصحفِ ناطق
پیادہ لے گئے تا شام اوسکو کرکے اسیر
یقیں یہ ہے کہ تری مغفرت ہوای گویا

صدای گریۂ زہرا جو آئی باہر سے
جو اشک بہتے تھے بانو کے دیدۂ تر سے
کنارِ نہر وہ اک بوند پانی کو ترسے
نہ پانی ملیگا تو لاؤنگا آب کوثر سے
جو چاہوں قلعے اوکھاڑوں ہزاروں خیبر سے
سنی ہے میں نے خبر بارہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے
صدا تلاوتِ قرآن کی آئی تھی سر سے
محال اوٹھنا تھا جس ناتوان کا بستر سے
کمال تجکو محبت ہے ابن حیدر سے

سلام

شہ کہتے تھے مجرائی یہاں رنج بھی راحت ہے
آگے ہے سرِ سرور پیچھے شہیدوں کے
وابستہ سلاسل سے دیکھا تو کہا شہ نے
زینب نے کہا بیٹے مرنے کو مری جائیں
نے کہا رو رو میں وعدہ کر آیا تھا
تنہا تھے کھڑے سرور آسکتے نہ تھے اعدا
نوشہ جو بنا قاسم ماں کہتی تھی قاسم کی

گر سر چڑھے نیزے پر معراجِ امامت ہے
کیا خوب امامت ہے کیا خوب جماعت ہے
زنجیر کو عابد کے اب ہاتھوں پہ بیعت ہے
پر یہ نکہی کوئی شبیر کی رخصت ہے
صغرا کے نہ لانے کی کیا مجکو ندامت ہے
ہیبت یہ شہ دیں کی اللہ کی ہیبت ہے
چہرے کو ذرا دیکھو اللہ کی قدرت ہے

[illegible]

یہ شاہ کہتے تھے بانو سے دیکھ مقتل کو
چلا ہے لڑنے کو اکبر یہ شادمان کیسا

سنان پہ دیکھکے سر شہ کا لوگ کہتے تھے
نئی طرح کا ہی یہ برج مین نشان کیسا

جو لائے خیمے مین اصغر کو شہ تو بولا حرم
لہو ہی حلق سے یا شاہ دین روان کیسا

تباہ لوٹے ہوئے سر کھلے پریشان حال
چلا ہی شام کو زہرا کا کاروان کیسا

جو نونہال تھا اصغر نہ اوسکو ہی چھوڑا
قلم ہوا ہے پیمبر کا بوستان کیسا

موے پہ مادر قاسم یہ بین کرتی تھی
مری نبی کو بنایا ہے خونفشان کیسا

شقی یہ کہتے تھے پیدل ہی لیچلین گے ہم
علی کا پوتا ہی بیمار و ناتوان کیسا

ستم ہوا ہی کہ باد خزان اعدا سے
خدا کے شیر کا اوجڑا ہے گلستان کیسا

کریم بخش دے تو اوسکے سب گناہونکو
ترے حسین کا گویا ہی نوحہ خوان کیسا

سلام

لازم ہے مجرئی کو اطاعت حسین کی
مغفور پہلے ہو گی جماعت حسین کی

مشکین بہائی ریت پہ ہنستے تھے اہل شام
تغیر تھی جو پیاس سے حالت حسین کی

روتی تھے زار زار نبی بہشت مین
کرتے تھے جبکہ یاد مصیبت حسین کی

سجدے مین سر جھکا دیا محراب تیغ مین
غمون سے طاق سب ہوئی طاقت حسین کی

بیعت طلب حسین سے کی ظالمون نے ہاے
واجب تھا کہ کرتے وہ بیعت حسین کی

بھیجے تھے سر شہیدون کی آگے سر امام
دیکھو فنا کے بعد امامت حسین کی

خنجر چلا کیا نہ اوٹھی سجدے سے جبین
افزون ہے سب جہان سے عبادت حسین کی

شہ کہتے تھے یعقوب سے یوسف تو ملا تھا — لیکن نہ ہمارا مہ تابان نظر آیا
اکبر نے شب عقد جو قاسم پہ نظر کی — آئینے کے مانند وہ حیران نظر آیا
جو زخم تھا سو گل کی روش آہ تھا خندان — سرور کا تن پاک گلستان نظر آیا
زندان میں گئی ہائے جو وہ زینت جنت — بہتر کہیں جنت سے وہ زندان نظر آیا
کرتا ہوں بیان شاہ کا روتا ہوں میں دن رات — گویا مری بخشش کا یہ سامان نظر آیا

مجرئی باندھی شقی ہاے وہ زنجیر میں ہاتھ — ید بیضا سی فزون جو کہ ہے تنویر میں ہاتھ
سینۂ شاہ شہیدان تھا سنان کا مشتاق — خواہش تیغ میں سر تھا طلب تیر میں ہاتھ
خون ناحق کا وہ شبیر کا ہوگا شاہد — آئیگا روز جزا شمر کا تقریر میں ہاتھ
ہو گئے زینب مظلوم کے بیٹے جو شہید — روئی شہ ڈال کے پھر گردن شبیر میں ہاتھ
مارا دلبند ید اللہ کو جس شخص نے تیر — کام سے جاتا رہا اوسکا بس اک تیر میں ہاتھ
شہ کو تلواریں لگاتے تھے شقی دیکھ فریب — تھی زبان ذکر میں مشغول تو تدبیر میں ہاتھ
کیا کہوں اہل حرم روئے جو وقت رخصت — شمر نے بانو کا دیا جب کف شمشیر میں ہاتھ
ایک سجاد کا تھا ہاتھ بندھا رسی سے — ایک تھا ہاے کف ظالم بے پیر میں ہاتھ
محو تھے ذکر خدا میں شہ دین وقت نماز — دہن زخم سے مشغول تھے تکبیر میں ہاتھ
کہا سجاد نے کیا ضعف ہے اللہ اللہ — نہ اوٹھے وقت نماز اوسکے جو تکبیر میں ہاتھ
حر نے کی آکے جو بیعت تو کیا سر کو نثار — اشقیا بولے عجب شہ کا ہے تسخیر میں ہاتھ
قدم شاہ پہ گر گر کے عدو کہتے تھے — نظر آیا جو اونھیں قبضۂ شمشیر میں ہاتھ

بادشاہ [illegible] سے فضل [illegible] ایمان ہو گیا

بند ۲

[illegible]

بند ۳

کشتی تھی بانو بیٹے [illegible]
اور جا [illegible] دیکھے [illegible]
ہاں ہوں میں [illegible]

جب ہوئے رخصت مزار شاہ سے
بولے عابد جیتے جی ہم مر چلے

دفن اصغر کو کیا اکبر کو بھی
ہائے ان ہاتھوں سے کیا کیا کر چلے

روتی تھی بانو یہ کر کر کے بین
گھٹنیوں بھی تم نہ اے اصغر چلے

ہو جہاں تابع سلیماں جاہ کا
چرخ پر بھی حکمت اختر چلے

دوست میرے شاہ کے گویا ہوں شاہ
تیر اور تلوار دشمن پر چلے

سلام

چرخ پر ماہ محرم جب نمایاں ہو گیا
اے سلامی ہر ستارہ چشم گریاں ہو گیا

باغ جنت کو چلیں گے یہ خوشی تھی شاہ کو
زخم جو تن پر لگا تھا رو کے خنداں ہو گیا

گرد صحرا کی پڑی جب چہرۂ شبیرؑ پر
مثل مہ ابر غباری میں وہ پنہاں ہو گیا

کچھ خوشی اپنی رہائی کی نہ تھی سجاد کو
غم یہی تھا خانۂ زنجیر ویراں ہو گیا

اسقدر عباس نے کھائے تھے زخم تیغ و تیر
دم میں وہ گل سا بدن رشک گلستاں ہو گیا

زینب و کلثوم نے سر سے ردائیں پھینک دیں
چاک جب صبح شہادت کا گریباں ہو گیا

حضرت مسلمؑ نے کوفے سے یہ نامے میں لکھا
دوست ہم سمجھے تھے جسکو دشمن جاں ہو گیا

یک قلم کٹ کٹ گرے جب نونہالان حسینؑ
عاقبت باغ امامت صاف میداں ہو گیا

ہل گئے ارض و سما اور عرش تھرانے لگا
خاک و خوں میں جب شبیرؑ غلطاں ہو گیا

تیر اک ظالم نے مارا جو سر پر نور پر
خوں سے تر عمامۂ شاہ شہیداں ہو گیا

بند ۴

سمجھانا یہ شفقت کے سکینہ ہائے بچی ہے
کانٹے پڑے ہیں پیاس سے ساری زبان پر
مطلق رہا نہ دل میں ید اللہ کا خطر
دوڑا ایا ہاتھ اوسنے جو گوہر کیواسطے

بند ۵

تھی لہر اہلبیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بنا ہے خلد
زندان ہوا نصیب او [illegible] بجا خلد
[illegible] کے واسطے [illegible]
تاج بادہ ہو گئے چادر کیوا [illegible]

بند ۶

زینب پہ کیسی تھی [illegible]
[illegible]

بند ۷

[illegible]

بند ۱۲

عباس نے جو دوش پہ مشکیزہ کا رکھا
اس وقت آئی عالم بالا سے یہ ندا
[illegible] ہوے جلد ادہر [illegible]
[illegible] کیواسطے

بند ۱۳

سبطِ رسول پاک کی [illegible]
مقتل میں آئے [illegible] جسم ہو [illegible]
رو رو کے کہتی تھی [illegible]
[illegible] کی خاطر [illegible] کیواسطے

بند ۱۵

صغرا کو چھوڑ کر جو چلے کربلا کو شاہ
اہلِ حرم کا حال تھا کس مرتبہ تباہ
دختر بلکتی تھی ماں کی خاطر [illegible]
مادر تڑپتی جاتی تھی دختر کیواسطے

بند ۱۶

جاتے تھے پا برہنہ جو سجاد ناتواں
کانٹے تھے [illegible] مبارک میں [illegible]
دیکھا جو پانوں [illegible]
[illegible] کیا یہ میرے [illegible] کیواسطے

صغرا کو ناگوار جو تھی فرقتِ پدر	لکھتی تھی خط کو بال کبوتر سے باندھکر
لاے اُلکی جلد مرے اب کی خبر	شبیر ہے یہ نامہ کبوتر کیواسطے

بند ۸

سب کٹ گئے تو لُٹ گیا خیمہ امام کا	بے رحم جبکہ سر سے لگے چھیننے ردا
رو رو کے ظالموں سے سکینہ نے تب کہا	چادر تو چھوڑ دو مری مادر کیواسطے

بند ۹

جب سر حسینؑ ابن علیؑ کا کرین جدا	کیونکر برا انہو وے بھلا فوجِ شام کا
یہ کس حدیث کون سی آیت میں ہے روا	آلِ نبیؐ کو قتل کرین زر کیواسطے

بند ۱۰

زینب پکاری قتل کیا سکو ظالمو	اتنا تو رحم حال پہ بیوؤں کے تم کرو
سر پہ ہمارے ایک تو سرور کو رہنے دو	دیتی ہوں تمکو روحِ پیمبرؐ کیواسطے

بند ۱۱

تمنے تو شا یونہ کیا پاس مصطفیؐ	ہو کسکے دین میں کون تمہارا ہی رہنما
یہ کیا جفا و جور ہے اے قوم بے حیا	سبطِ نبیؐ کی عترتِ اطہر کیواسطے

بند ۱۲

آیا جو غیظ میں پسرِ شاہِ ذوالفقار	آہ تیغ میں کانپ کے بولی وہ بدشعار
حضرت کے ہاتھ میں ہے وہی تیغِ آبدار	اوتری تھی آسمان سے جو حیدر کیواسطے

بند ۱۷

[illegible]
[illegible] کیواسطے

بند ۱۸

[illegible]
[illegible] کیواسطے

بند

[illegible]

گویا فقیر ہے ترے نانا کے نام کا
روضہ ہے جن میں خیر الانام کا

یا شاہ دین ہے بس یہی مطلب غلام کا
تھوڑی سی جا ملے مجھے بستر کیواسطے

سلام

رتبہ نہ کیون بلند ہو میرے سلام کا
ہاتف ذی کی ندا کہ سخی کا ہے سر بلند
شبیر چاہتا تو وہ ملتا زمین سے آب
شہ غیظ مین جو آئی تو ہاتف ذی کی ندا
کرتا نہین غزال حرم کو بھی کوئی صید
کم تھا نہ کربلا مین تجلی طور سے
جب آفتاب صبح قیامت کی ہون عدو
کوفے سے خط جو آئے حرم مین تو بولی شاہ
رو رو کے کہہ رہے تھے ہم حاملانِ عرش
کرتے تھے شہ سے ماہ بنی ہاشم التجا
قاسم ہوئے شہید تو کہنے لگے امام
خون دیدۂ فلک سے روان کتنے دن رہا
کرتے نہ کیون امام کو مردود بے نشان

مجرائی ہون حسینؓ علیہ السّلام کا
نیزے کی نوک پر جو چڑھا سر امام کا
محتاج تھا وہ آپ سی پانی کے جام کا
رکھیے نشان امتِ خیر الانام کا
کاٹا لعین نے سر شہ بیت الحرام کا
جلنا حسینؓ ابن علی کے خیام کا
ہو کیون نہ منہ سیاہ بھلا فوج شام کا
مضمون مین ہی طور اجل کے پیام کا
بلوا ہے خاصگان خدا پر عوام کا
اب قتلگہ مین نام ہو روشن غلام کا
گلگون ہوا ہے سر حسنِ سبز فام کا
غم اسقدر ہے یاد شہ تشنہ کام کا
منظور تھا مٹانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا

	تو اوسکے سوگ مین لعفون نے پیچ و تاب کیا
کبھی یہ کہتے تھے شہ مرگئے علی اکبر پھٹا ہی جاتا تھا سوز الم سے دلبند جگر	کبھی پکارتے تھے ای شبیہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم حسینؑ کہتے تھے اکبر کی لاش پر جاکر
	تمھارے داغ نے بابا کا دل کباب کیا
جب آیا لاشۂ اکبر حرم کرڑھے سارے کہا یہ شاہ نے حسرت سے کرکے نظارے	یہ بانو روکے لگی کہنے سو گئے پیارے نہ نیند آتی تھی اصغر کو پیاس کے مارے
	گلے پہ تیر جو آکر لگا تو خواب کیا
یہ غم سے پیٹی کہ بس نیلا کردیا منھ کو مگر نہ اوسنے کیا شرم سے سیہ منھ کو	لہو یہ روئی کہ گلرنگ کردیا منھ کو نبی کی لاش جو آئی چھپا لیا منھ کو
	دلھن نے حضرت قاسم کا کیا حجاب کیا
نہ لب پہ آیا گلہ اوس امام زادی کے بندھے تھے ہاتھ ہی کیا اوس امام زادی کے	چھدے تھے خار سے پا اوس امام زادی کے گلے مین طوق بھی تھا اوس امام زادی کے
	خدا نے جسکے تئین مالک الرقاب کیا
ہر ایک گام پہ گر پڑتے تھے امام ہدا زمین اولٹ نہ گئی آسمان گر نہ پڑا	یہ فرط ضعف تھا ہرگز چلا نہ جاتا تھا سوار گھوڑے پہ اعدا پیادہ شہزادہ
	عجب طرح کا زمانے نے انقلاب کیا
وہ دیکھتا جو کبھی جام شہ کا نور العین	تو یاد آتی لب خشک سید الکونین

تاریخ دیوان خواجه [illegible] حسن تصنیف

[illegible]

ور نه او کعبهٔ دنیا دارد	روی دل جانب عقبی دارد
دست او وقت جهادِ اصغر	دل او محو جهادِ اکبر
سرورِ لشکرِ اهلِ اسلام	روح در پیکرِ اهلِ اسلام
چشم او هست حیا آلوده	دل او هست وفا آلوده
وعده‌اش صادق و عهدش واثق	زین حشم هست زیاده لائق
دخل اغراق بتقریرم نیست	یک قلم شبهه بتحریرم نیست
گر پیاده پدرش رو بنهد	اسپ با ساز و یراقش بدهد
سائل اسپ چو گردید دوچار	گرد فی الحال ورا فیل سوار
عدل او شرع همیشه باشد	خویش و بیگانه برابر باشد
سیم و زر بخشد و منت ننهد	مزد بی رنج و مشقت بدهد
صد و سی سال سلامت باشد	هر دم افزونی دولت باشد
نظم او وزن فصاحت دارد	نثر او سجع بلاغت دارد
می چکد عشق ز هر مصرعهٔ او	نور صد حسن ز هر مطلع او
قصهٔ عشق همه دیوانش	داستانِ دلِ او دستانش
دفتر شعر مرتب فرمود	گلشنِ نظم مرطب فرمود
سالِ اتمام و حسن ترتیبش	گفت دل هست کتاب دلکش

	ایضاً	۴۲ ۱۲ھ

۱۰۱ ایضاً [illegible]

صد و بیست سالش بود زندگانی
با اقبال و با جاه و با کامرانی
نصیبش بود صحت و عافیت هم
قرینش بود عشرت و شادمانی
بود لطف نظمش [illegible]

[illegible]

[illegible]

دو آتش خم وکلک او بادہ نوشست بچو مائل بترتیب و تالیف آن شد ازتالیف و ترتیب دیوان نمودہ بگفتند سالش زمہ تا بماہی	مضامین او ہمہ مستی بجوشست بہر صفحہ رنگ گلستان عیان شد کہ او نخلبندی بستان نمودہ کہ ترتیب دیوان ہمایون الٰہی

تاریخ از مضطرب

از نظر دیوان گویا چون گذشت ہر زمین شعر بر گردون رساند از محبان شہ مردان چو ہست ناظم ملک معانی طبع او چون کلام خویش را ترتیب داد چون پے تاریخ گشتم مضطرب پیش فکر بلند گویا دیوان دیکھا تو مضطرب نے جسدم پڑھے شعر عاشقانہ اللہ رے رتبۂ فصاحت	یافتم فکرش ہمہ جانان سخن اللہ اللہ شوکت شان سخن چون نباشد مرد میدان سخن ہست فکرش زیب دیوان سخن شد فراہم حملہ سامان سخن گفت ہاتف وہ چہ بستان سخن تاریخ نہ کچھ حساب دیکھا چون سحر اثر کتاب دیکھا بس دل کو پر اضطراب دیکھا بجد اور بے حساب دیکھا

در تاریخ ترتیب دیوان از شیخ امام بخش ناسخ

[illegible]

دیوان ناسخ ۱۰۲

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تاریخ

[illegible]

ترتیب کی تاریخ جو ناسخ نے طلب کی	بولا کہ یہ دیوان ہی گلستان فصاحت

تاریخ

ہر اک بحر دیوان گویا ہے دُر خیز یہ تاریخ ترتیب دیوان ہے ناسخ	نہ کیون بے بہا پائی دریائی موتی پروئے ہین لڑیون مین گویا موتی

تاریخہاے ترتیب دیوان انعز از فرخ شاعر

شعر فقیر محمد خان کی لسکہ ہین زنگ نقص سے پاک لسکہ ہر اک غزل مین نقد معانی ہین بہید جب کیا تقسیم اوس نے دیوان فرخ نے یہ قلم سے کہا	جلسے مین ہین شاعرون کے دعاوت آئینہ حیرانی زا رنگین خوشتر سخن کا ہے اوسکے باغ و بہار جوانی زا لکھ دیباچہ باغ و بہار و گنج نظم معانی زا

تاریخ

جو دیکھی ہر بحر شعر گویا دُر معنی سے وہ بھری ہے نہ کیون ملک سخن پہ قبضہ کرتا ہو عرب کا شاعر وہ جب اپنا دیوان اوس نے باندہا روش غیب نے یہ صدا کی	ہو کیون نہ لفظون مین آبداری کہ معنی تر سے وان ترہی ہے کہ تیغ بران زبان گویا ہے زور طبع و بہادری ہے کرامت شاعری کی تاریخ کیا کرامات شاعری ہے

تاریخ

[illegible]

اوسکا دیوان ہے کہ گنج بحرین سخن
لب ہر اک ساحل و ہر بحر غزل جیحون ہے
سال ترتیب کی تاریخ نکالا جو خیال
لکھا فرخ نے کتاب سخن موزون ہے

سنہ ۱۰۳ دیوان اسعد

خاتمة الطبع

الحمد خدا اجل و علا اور حضرت محمد مصطفےٰ ختم الانبیاء صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کہ دیوان بلاغت و فصاحت نشان قیم محمد خان اوخلہ اللہ فی الجنان کا مطبع فیض منبع جناب منشی نو لکشور واقع بمقام لکہنو ماہ نومبر سنہ ۱۸۸۸ عیسوی باہتمام فقط کتبہ محمد ابراہیم میں چہاپا گیا

Allama Iqbal Library
28726
JAMMU & KASHMIR UNIVERSITY
LIBRARY
No.............
Date.......
SRINAGAR

دیوان بہار عرب۔ درنعت خاتم الرسالت مولفہ حاجی محمد نذیر مصطفےٰ آبادی۔

دیوان لطف۔ پاکیزہ دیوان غزلیات مع معراج نامہ محامد سرور کائنات مین مصنفہ حافظ محمد لطف علیخان بریلوی

ایضاً نعت سروری۔ غزلیات تمام ردیفون کی محامد خاتم المرسلین مین از بہار نمای طبع بلند مفتی غلام سرور لاہوری

دیوان ہنجار سالک۔ عمدہ کلام از مرزا قربان علی بیگ متخلص بہ سالک۔

دیوان نیاز۔ از روشنی صافی طبع نازک پسند شاہ نیاز احمد بریلوی نیاز۔

دیوان شہیدی۔ مصنفہ کرامت علیخان شہیدی تخلص۔

دیوان امیر مسمی بمرآۃ الغیب۔

دیوان غالب دہلوی۔ کئی مرتبہ یہ دیوان مختلف مقامات مین چھپا اور بڑی خواہش سے بکا اور ہنوز خواہش خریداران اسیطرح ہے کیون نہو بڑے عالی پایہ مرزا اسد اللہ خان دہلوی کا کلام ہے جسکا مثل و نظیر ہندوستان مین نہین ہے یہ مطبوعہ مطبع نظامی کا نقل ہو کر طبع ہوا۔

دیوان نشاط الاحباب۔ مصنفہ بابو ہرگوبند سہائے

دیوان جرار۔ مصنفہ مرزا حسین بیگ تخلص جرار۔

دیوان امیر۔ خرد طبع زاد سید امیر الدین امیر۔

دیوان قلق مسمی بہ مظہر عشق۔ کلام استاد کامل آفتاب الدولہ خواجہ اسد تخلص قلق۔

دیوان واسطی۔ نادر کلام مولوی سید فضل رسول خان تعلقہ دار سندیلہ۔

دیوان عاشق۔ کلام لطیف از پنڈت کنہیا لال تخلص عاشق۔

دیوان خواجہ میر درد۔ شاعر صاحب باطن۔

دیوان بحر اسرار حقیقت۔ در نعت سید مجتبےٰ مصنفہ قاضی علی احمد تخلص صل علےٰ۔

دیوان ہشیار۔ مصنفہ گوکل رام۔

دیوان صبا مسمی بہ غنچہ آرزو۔ از میر وزیر علی صبا۔

دیوان ضامن۔ از سید ضامن علی شاہ۔

دیوان نواب علاء الدولہ سید محی الدین خان بہادر تخلص فقیر عرف نواب بوڈھن صاحب۔

دیوان مخزن شوق۔ غزلیات مطرح حضرت ذوق دہلوی مصنفہ منشی ہرچند رائے سردہی تخلص ہرچند ایک کالم مین کلام ذوق دوسری کالم مین کلام ہرچند

ایضاً شائستہ پاسخ بمقابلہ غزلیات ناسخ از منشی ہرچند رائے

دیوان ولی۔ یہ دیوان قدیم زبان ریختہ موجد شعر گوئی زبان ریختہ شاہ ولی اللہ گجراتی کا کلام ہے اول زبان ریختہ مین اسی شاعر عالی نے شعر کہا ہے بڑی تلاش سے دستیاب ہوا۔

چمنستان جوش۔ دیوان نواب احمد حسن خان جوش از فرزندان نواب حافظ رحمت خان۔

مجمع الاشعار۔ غزلہای اردو و فارسی اساتذہ۔

چمن بی نظیر۔ اشعار اردو فارسی اساتذہ فراہم کردہ مولوی ابراہیم بن شہاب الدین۔

گلدستہ امانت۔ جسمین چیدہ چیدہ غزلیات اساتذہ کی ہین۔

گلدستہ نعت۔ اشعار فارسی و اردو مولفہ شیخ محمد جمیل الدین احمد۔

گلدستہ خندان۔ کلام موزون منشی منور علی تخلص خندان۔

شمس فیض۔ قصائد ولیعہد بہادر والی سورٹھہ و فسانہ خیالی منظوم از منشی غلام محمد خان تخلص خبیر

گلشن فیض۔ قصائد مدحیہ از شیخ بہاء الدین۔

خریطۂ سرور۔ تہنیت نامہ کتخدائی نواب بہادر خان ولیعہد ریاست سورٹھہ۔

کلیات و دواوین فارسی

کلیات حزین۔ یہ مجموعہ نوادر روزگاری ہے جسمین چند رسائل [illegible]

۱- سوانح عمری حضرت مصنف - ۲- تواریخ سلاطین
۳- قصائد نعتیہ ائمہ اطہار علیہم السلام - ۴- دیوان مصنف
۵- مثنویات صفیر دل وچمن انجمن - ۶- مثنویات خرابات
۷- فرہنگ نامہ - ۸- تذکرۃ العاشقین -
مصنفہ شاعر عدیم النظیر وحید العصر شیخ محمد علی حزین -

کلیات خاقانی جسمین قصائد عربی فارسی و غزلیات و رباعیات کا پورا ذخیرہ ہے ایسا کلیات اس جامعیت کے ساتھ کمیاب ہی جو اس مطبع مین محشی مع حل معانی اشعار عربی کے دو جلد مین چھپا ہے -

کلیات مرزا بیدل - اس کلیات مین چار کتابین ہین
۱- دیوان بیدل غزلین سب ردیفون کی - ۲- عناصر بیدل - ۳- رقعات بیدل - ۴- نکات بیدل نتیجہ طبع شاعر نازک خیال مرزا عبد القادر بیدل -

دیوان بیدل - فقط نقل از نسخہ قلمی محررہ ولایت

کلیات سعدی شیرازی جسمین رسائل ذیل ہین - ۱- دیباچہ کلیات - ۲- کریما محشی - ۳- گلستان - ۴- بوستان - ۵- قصائد عربیہ وفارسیہ و مراثی و ترجیعات ۶- طیبات و بدائع و خواتیم و غزلیات قدیم و مقطعات و صاحبات و مثنویات و قطعات و رباعیات و مفردات و ہزلیات از نتائج طبع حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی رح -

کلیات نظم غالب - مرزا اسد اللہ خان غالب دہلوی

انتخاب کلیات عناصر خسرو - اسمین چار دیوان ہین
۱- دیوان تحفۃ الصغر - صغر سن کا کلام ہے
۲- دیوان وسط الحیات - عنوان شباب کا کلام ہے
۳- دیوان غرۃ الکمال - جو کمال عمر چالیس برس مین تالیف ہوا
۴- دیوان نفیہ نقیہ کلام ہنگام پیری -
یہ کلیات ایک انتخاب ہر چار دیوان زاد ذہن طبع سخنور معانی جسے کمال ملقب بہ طوطی ہند حضرت امیر خسرو دہلوی ہے

کلیات جامی - تصنیف ملا عبد الرحمن جامی -

کلیات نظیری نیشاپوری - از خوش فکری ملا نظیری نیشاپوری -

کلیات ظہیر فاریابی - تصنیف صدر الحکما ابو نصر فاریابی -

دیوان ظہیر فاریابی - تصنیف ایضاً -

دیوان صائب کامل - از مرزا محمد علی صائب تبریزی
ایضاً - انتخاب دیوان -

دیوان حافظ محشی خوشخط از انکشاف طبع روشن صاحب باطن ملقب بلسان الغیب حضرت خواجہ شمس الدین حافظ شیرازی -
ایضاً - مطبوعہ جدید خوشخط

شرح دیوان حافظ - باحل معانی و مصطلحات صوفیہ از تصنیفات مولوی سید محمد صادق علی از جانب مطبع

دیوان شمس تبریز مشہور راز روشنی طبع ولی مادر زاد محمد بن ملک داد معروف بہ شمس تبریز -

دیوان حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رح کلام بہ تاثیر -

دیوان حضرت احمد جام - زندہ پیل سر حلقہ عارفان

دیوان خواجہ معین الدین چشتی - دیوان نایاب محض عنایت ایزدی سے اس مطبع کو ملا اور طبع ہوا -

دیوان حضرت غوث الاعظم - پیر دستگیر شیخ محی الدین عبد القادر گیلانی قدس سرہ -

دیوان مخفی - ادستاد اہل زبان کا کلام ہے از جلوۂ طبع مخفی رشتی اور جو نا واقف کلام زیب النسا کہتے ہین وہ نادرست ہی تذکرہ دیکھنے سے ظاہر ہے

دیوان غنی - درسی دیوان مصنفہ ملا محمد طاہر غنی کشمیری

دیوان مہتاب - از سخنور نازک فکر منشی مہتاب رائے شہری و استوبہ رئیس کیڑہ

دیوان موزون - از خوش فکری عالیجناب راجہ رام نرائن سہری و استوبہ کھرے

دیوان ناصر علی - شاعر نامور کا کلام -

THE JAMMU & KASHMIR UNIVERSITY
LIBRARY.

DATE LOANED

Class No. ۸۹۱۵۴۳۱ Book No. ۲۶۶۹ گ

Vol. ____________ Copy ____________.

Accession No. ۲۸۶۲۴

ALLAMA
IQBAL LIBRARY
UNIVERSITY OF KASHMIR
HELP TO KEEP THIS BOOK
FRESH AND CLEAN.

The Jammu & Kashmir
University Library,
Srinagar.

1. Overdue charge of *one* *anna* per-day will be charged for each volume kept after the due date.
2. Borrowers will be held responsible for any damage done to the book while in their possession.